روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAI RAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 262, Monday- 21 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلدنمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۶۲ ۞ پیر، ۲۱ر ستمبر،۲۰۲۶، ۹ر ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ر روپئے، صفحات:۸

صبح صادق	05:13
طلوع آفتاب	06:26
زوال آفتاب	12:32
غروب آفتاب	06:37

آج کی حدیث

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکری ذبح کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (دِلداری کے لئے اظہارِ مسرت کے طرز پر) فرمایا کہ بظاہر ان لوگوں کو یہ علم ہے کہ ہمیں گوشت مرغوب ہے۔ (ترمذی)

حامد انصاری کے بیان پر سیاسی ہنگامہ

نہرو کے پرانے بیان کے حوالے سے ہندو دائیں بازو کی فرقہ واریت پر نئی بحث

نئی دہلی: نئی دہلی میں منعقدہ اے جی نورانی میموریل لیکچر میں حامد انصاری نے اے جی نورانی کی تحریروں اور قوم پرستی سے متعلق ان کے خیالات پر گفتگو کی۔ اسی دوران انہوں نے نورانی کی کتاب کے تعارف میں درج جواہر لال نہرو کے ایک پرانے بیان کا حوالہ دیا۔ انصاری کے مطابق نورانی نے اپنی کتاب میں وزارت خارجہ کے افسران کی ایک میٹنگ کے دوران نہرو کے کہے گئے الفاظ کا ذکر کیا تھا، جنہیں اس وقت کے خارجہ سکریٹری جگت سنگھ گنڈیویا کے ریکارڈ سے جوڑا گیا تھا۔ انصاری نے نورانی کی کتاب کے حوالے سے نہرو کا یہ بیان پیش کیا کہ بھارت کے لیے خطرہ کمیونزم نہیں بلکہ 'ہندو دائیں بازو کی فرقہ واریت' ہے۔ سابق نائب صدر حامد انصاری کے ایک بیان کے بعد سیاسی بحث تیز ہوگئی ہے۔ حامد انصاری نے اے جی نورانی میموریل لیکچر کے دوران سابق وزیر اعظم جواہر لال نہرو کے ایک پرانے بیان کا حوالہ دیا۔ انہوں نے یہ حوالہ معروف آئینی ماہر اور مصنف اے جی نورانی کی 2019 میں شائع ہونے والی کتاب 'The RSS: A Menace to India' کے حوالے سے دیا۔ ان کے بیان کے بعد بی جے پی کی جانب سے اعتراضات سامنے آئے اور شہری قوم پرستی، ثقافتی قوم پرستی اور فرقہ واریت کے موضوع پر بحث شروع ہوگئی۔ نئی دہلی میں منعقدہ اے جی نورانی میموریل لیکچر میں حامد انصاری نے اے جی نورانی کی تحریروں اور قوم پرستی سے متعلق ان کے خیالات پر گفتگو کی۔ اسی دوران انہوں نے نورانی کی کتاب کے تعارف میں درج جواہر لال نہرو کے ایک پرانے بیان کا حوالہ دیا۔ انصاری کے مطابق نورانی نے اپنی کتاب میں وزارت خارجہ کے افسران کی ایک میٹنگ کے دوران نہرو کے کہے گئے الفاظ کا ذکر کیا تھا، جنہیں اس وقت کے خارجہ سکریٹری جگت سنگھ گنڈیویا کے ریکارڈ سے جوڑا گیا تھا۔ انصاری نے نورانی کی کتاب کے حوالے سے نہرو کا یہ بیان پیش کیا کہ بھارت کے لیے خطرہ کمیونزم نہیں بلکہ 'ہندو دائیں بازو کی فرقہ واریت' ہے۔ اپنی تقریر میں حامد انصاری نے شہری قوم پرستی اور ثقافتی قوم پرستی کے درمیان فرق کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ برسوں میں ایسے رجحانات سامنے آئے ہیں جو شہری قوم پرستی کے قائم شدہ تصور کو چیلنج کرتے ہیں اور اس کی جگہ ثقافتی قوم پرستی کو پیش کرتے ہیں۔ انصاری کے مطابق ایسی سوچ انتخابی اکثریت کو مذہبی اکثریت کے طور پر پیش کرنے اور سیاسی طاقت پر اجارہ داری قائم کرنے کی کوشش کرسکتی ہے۔ حامد انصاری کے

بیان کے بعد بی جے پی کی جانب سے بھی ردعمل سامنے آیا۔ پارٹی اور اس سے وابستہ لیڈروں نے ان کے تبصرے پر اعتراض کرتے ہوئے اسے کانگریس کی سیاست سے جوڑ کر سوال اٹھائے۔ اس معاملے پر ہندو تنظیموں کی جانب سے بھی تنقید سامنے آئی ہے۔ وی ایچ پی کے ترجمان نے انصاری کے بیان کی مخالفت کی اور کہا کہ ایسے تبصروں پر اعتراض ہے۔ یہ بیانات ان تنظیموں اور لیڈروں کے اپنے سیاسی موقف ہیں۔ اس پورے معاملے کا مرکز حامد انصاری کی جانب سے پیش کیا گیا جواہر لال نہرو کا پرانا حوالہ اور اسے موجودہ سیاسی حالات کے تناظر میں پیش کرنا ہے۔ انصاری نے اے جی نورانی کی کتاب کے حوالے سے شہری قوم پرستی، ثقافتی قوم پرستی اور مذہبی شناخت سے متعلق سوالات اٹھائے، جبکہ ان کے ناقدین نے اس بیان اور اس کے سیاسی مفہوم پر اعتراض کیا ہے۔ یوں ایک تاریخی بیان کا حوالہ موجودہ سیاسی بحث کا حصہ بن گیا ہے اور مختلف سیاسی وسماجی حلقے اس کی اپنی اپنی تشریح کر رہے ہیں۔ یہ تنازع ستمبر 2026 میں ممتاز آئینی ماہر اور مصنف اے جی نورانی کی یاد میں منعقدہ اے جی نورانی میموریل لیکچر کے دوران سامنے آیا حامد انصاری نے اے جی نورانی کی 2019 کی مشہور کتاب The RSS: A Menace to India کا ذکر کرتے ہوئے جواہر لال نہرو کے اس تاریخی انتباہ کو دہرایا جو انہوں نے وزارت خارجہ کے افسران کی ایک میٹنگ میں دیا تھا اور جسے اس وقت کے سیکریٹری خارجہ گنڈیویا نے ریکارڈ کیا تھا۔

یمن میں پاکستان کی مداخلت کی صورت میں

حوثیوں کی جانب سے فیصلہ کن ردعمل کی دھمکی

اسلام آباد: یمن کے حوثی باغیوں اور سعودی عرب کے درمیان دوبارہ شروع ہونے والے حملوں کے باعث کشیدگی میں اضافے کے ساتھ ہی، حوثی گروپ نے پاکستان اور ترکی کو براہِ راست خبردار کیا ہے۔ انہوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر ان میں سے کوئی بھی ملک سعودی عرب کے ساتھ مل کر یمن میں عسکری مداخلت کرتا ہے تو انہیں 'فیصلہ کن اور تکلیف دہ ردعمل' کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انصار اللہ کے سیاسی بیورو کے رکن اور دھمار کے گورنر، محمد البخیتی نے یہ بات عراقی ٹیلی ویژن پروگرام اینادر ریڈنگ کو دیے گئے ایک انٹرویو کے دوران کہی۔ البخیتی نے کہا، خدا کی قسم، اگر ترکی اور پاکستان اس معاملے میں ملوث ہوئے تو ہم آہنی ہاتھوں سے ان کا مقابلہ کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر یہ دونوں ممالک یمن کے خلاف سعودی جارحیت (جیسا کہ انہوں نے اسے قرار دیا) میں شامل ہوئے تو حوثی انہیں سبق سکھائیں گے۔ یہ انتباہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب سعودی عرب پر حوثیوں کے مسلسل حملوں کے باعث سعودی عرب، پاکستان اور ترکی کے درمیان مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے پر توجہ بڑھ گئی ہے۔ اس کے باوجود، البخیتی نے پاکستانی اور ترک عوام کی جانب سے یمن کے لیے گہری ہمدردی کا اعتراف کیا اور کہا کہ ان کا انتباہ ان ممالک کی حکومتوں کے لیے تھا، بشرطیکہ وہ عسکری طور پر اس تنازع میں شامل ہوں۔ حوثیوں کی اس دھمکی نے رواں سال کے اوائل میں پاکستان، سعودی عرب اور ترکی کے درمیان طے پانے والے دفاعی معاہدے کے تناظر میں پاکستان کے موقف پر دوبارہ توجہ مرکوز کروا دی ہے۔ ترکی، پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان 7 اگست کو طے پانے والا یہ معاہدہ، بڑھتی ہوئی علاقائی اور عالمی عدم استحکام کے تناظر میں مشترکہ ذمہ داری اور علاقائی ملکیت کے اصولوں پر مبنی ہے۔ اس کا مقصد اجتماعی دفاعی صلاحیت کو مضبوط بناتے ہوئے سلامتی، امن، استحکام اور خوشحالی کو فروغ دینا ہے۔ معاہدے کے تحت، معاہدے میں شامل کسی بھی ملک پر حملہ تمام فریقین پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ حوثیوں اور سعودی عرب کے درمیان دوبارہ شروع ہونے والے حملوں اور معاہدے میں شامل ممالک کی ممکنہ عسکری شمولیت کے بارے میں بڑھتے ہوئے خدشات کے پیش نظر اس معاہدے کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔

سازش کے تحت درج ہوئے ۳۵۰ مقدمات

اعظم خان کی حمایت میں سماجوادی پارٹی کے کارکنان کا دہلی میں مظاہرہ

اتر پردیش کے سابق وزیر اعظم خان کی حمایت میں سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے کارکنان نے اتوار (20 ستمبر) کو دہلی میں احتجاجی مظاہرہ کیا۔ پارٹی کارکنان نے اعظم خان کی رہائی اور ان کے خلاف درج مقدمات واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ سماجوادی پارٹی کے قومی سکریٹری اور جونپور سے سابق رکن اسمبلی محمد ارشد خان کی قیادت میں اتوار کو پارٹی کارکن جنتر منتر پہنچے۔ محمد ارشد خان نے الزام عائد کیا کہ انہیں جنتر منتر پر پرامن مظاہرہ کرنے سے روکا گیا۔ اس کے بعد سماجوادی پارٹی کے کارکنان نے پارلیمنٹ اسٹریٹ پولیس اسٹیشن کے باہر علامتی احتجاج کیا۔ محمد ارشد خان نے خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے پاس مظاہرے کی اجازت تھی، لیکن پولیس نے اچانک اسے منسوخ کردیا۔ ہم لوگ یہاں مظاہرہ کرنے پہنچے تو پولیس نے چاروں طرف بیریکیڈنگ کر کے راستہ روک دیا۔

ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ 2019 میں تمام سازشوں کے باوجود اعظم خان کو کامیابی ملی تھی۔ آئندہ چند ماہ میں ان کے اور ان کے اہل خانہ کے خلاف تقریباً 350 مقدمات درج کر دیے گئے۔ اتنی بڑی تعداد میں مقدمات درج ہونا سرکاری سازش کا ہی نتیجہ تھا۔ اعظم خان اور ان کے خاندان کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ محمد ارشد خان نے یہ بھی کہا کہ رامپور کی جوہر یونیورسٹی جائز طریقے سے بنی ہوئی ہے، لیکن 3 ماہ پہلے 38 عمارتوں کو منہدم کرنے کا نوٹس دے دیا گیا۔ یہ نوٹس غلط طریقے سے دیا گیا۔ مطالبہ ہے کہ انہدام کا نوٹس واپس لیا جائے۔ احتجاج کے دوران سماجوادی پارٹی رہنماؤں نے وزیر اعظم کے نام ایک میمورنڈم بھی لے کر پہنچے۔ اس میں انہوں نے لکھا کہ "یہ بات سب کو معلوم ہے کہ 2019 میں محض 3 سے 4 ماہ کی مختصر مدت میں اعظم خان، عبداللہ اعظم خان اور ان کے اہل خانہ کے خلاف تقریباً 350 مجرمانہ مقدمات درج کیے گئے۔ ایک ہی خاندان کے خلاف اتنے کم وقت میں اتنی بڑی تعداد میں مقدمات درج ہونا پہلی نظر میں سیاسی انتقام اور انتظامی اختیارات کے غلط استعمال کا خدشہ پیدا کرتا ہے۔ اس سے یہ شبہ مزید گہرا ہوتا ہے کہ کیا اتنے مقدمات حقیقی جرائم پر مبنی ہیں یا سیاسی مخالفت کی قیمت وصول کرنے کے لیے درج کیے گئے ہیں؟" میمورنڈم میں یہ بھی لکھا کہ "رامپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی جانب سے جوہر یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کو منہدم کرنے کا نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ یہ ہزاروں طلبہ کے مستقبل کا سوال ہے۔

مغربی بنگال ضمنی انتخاب: ریجی نگر سے آزاد امیدوار سیف الاسلام گرفتار

مغربی بنگال میں ضمنی انتخابات سے قبل جاری سیاسی سرگرمیوں میں نیا موڑ آگیا ہے

آزاد امیدوار سیف الاسلام کو 2021 کے اسمبلی انتخابات کے دوران 2 گروپوں کے درمیان ہوئی جھڑپ کے 5 سال پرانے معاملے میں ہفتے کے روز گرفتار کیا گیا۔ مغربی بنگال میں ضمنی انتخابات سے قبل جاری سیاسی سرگرمیوں میں نیا موڑ آگیا ہے۔ نندی گرام کے بعد اب پولیس نے ریجی نگر کے آزاد امیدوار کو گرفتار کرلیا ہے۔ آزاد امیدوار سیف الاسلام کو 2021 کے اسمبلی انتخابات کے دوران 2 گروپوں کے درمیان ہوئی جھڑپ کے 5 سال پرانے معاملے میں ہفتے کے روز گرفتار کیا گیا۔ 'پی ٹی آئی' کی رپورٹ کے مطابق ہمایوں کبیر کی قیادت والی عام جنتا اُنّین پارٹی (اے جے یو پی) سے وابستہ سیف الاسلام کی گرفتاری کا واقعہ پولیس کی جانب سے کانگریس کے نندی گرام اسمبلی ضمنی انتخاب کے امیدوار ملن پردھان کو گرفتار کیے جانے کے ایک دن بعد پیش آیا۔ ملن پردھان کو زمین کے حصول کے خلاف ہوئے احتجاج کے دوران درج تقریباً دو دہائی پرانے معاملے میں گرفتار کیا گیا تھا۔ ہمایوں کبیر کے نوادہ سیٹ کو اپنے پاس رکھنے اور ریجی نگر سیٹ سے استعفیٰ دینے کے فیصلے کی وجہ سے یہ ضمنی انتخاب ضروری ہوگیا تھا۔ اے جے یو پی نے اس ضمنی انتخاب کے لیے کبیر کے بیٹے غلام نبی آزاد کو میدان میں اتارا ہے۔ پولیس کے ایک افسر نے کہا کہ برہمپور تھانے کے افسران نے سیف الاسلام کو گزشتہ اسمبلی انتخابات سے متعلق ایک معاملے میں گرفتار کیا ہے۔ اس وقت دو گروپوں کے درمیان جھڑپ ہوئی تھی۔

انہوں نے بتایا کہ اس معاملے میں اسلام کا نام درج تھا۔ دریں اثنا برہمپور پولیس نے ہفتے کے روز اے جے یو پی کے سربراہ (ہمایوں کبیر) کو بھی ایک معاملے میں تفتیشی افسران کے سامنے پیر کے روز پیش ہونے کا نوٹس بھیجا ہے۔ یہ معاملہ مبینہ طور پر دو برادریوں کے درمیان کشیدگی بھڑکانے کی سازش سے متعلق ہے۔ اس سلسلے میں ایک سینئر افسر نے بتایا کہ یہ معاملہ 14 ستمبر کو درج کیا گیا تھا۔

پی ایم مودی، کانگریس صدر کھڑگے اور راہل گاندھی سمیت

کئی سرکردہ رہنماؤں کا صحافی پائل مہتا کے انتقال پر اظہار تعزیت

کھڑگے نے 'ایکس' پر لکھا کہ "پائل مہتا جی کے انتقال سے گہرا دکھ ہوا ہے۔ وہ ایک محنتی اور لگن سے کام کرنے والی صحافی تھیں، جنہوں نے پارلیمنٹ کی کوریج کی اور عوامی امور کی گہری سمجھ رکھتی تھیں۔" وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ، کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی سمیت کئی سرکردہ سیاسی رہنماؤں نے سینئر صحافی پائل مہتا کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے 'ایکس' پر لکھا کہ "پائل مہتا جی ایک محنتی صحافی تھیں، جو ہمیشہ زمین سے مضبوطی سے جڑی رہیں اور اپنی رپورٹنگ میں قومی مسائل کی گہری سمجھ پیش کی۔ اپنے کام کے علاوہ، انہیں ان کی مہربانی اور گرمجوشی کے لیے بھی یاد کیا جائے گا، جس کے ذریعے انہوں نے بہت سے لوگوں کی زندگیوں کو متاثر کیا۔ ان کا اچانک اور بے وقت انتقال انتہائی افسوسناک ہے۔ ان کے خاندان، دوستوں اور ساتھیوں سے میری دلی تعزیت۔ دعا ہے کہ وہ اس مشکل گھڑی میں حوصلہ رکھ سکیں۔ اوم شانتی۔" وزیر داخلہ امت شاہ نے 'ایکس' پر لکھا کہ "سینئر صحافی پائل مہتا جی کے انتقال سے گہرا دکھ ہوا ہے۔ وہ ایک مکمل پیشہ ور تھیں، جو کسی بھی معاملے سے متعلق ہر تفصیل اپنے قارئین اور ناظرین تک پہنچانے کے لیے پرعزم رہتی تھیں اور ایک گرمجوش شخصیت کی مالک تھیں۔ ایسی باصلاحیت اور محنتی صحافی کا بے وقت انتقال صحافت کے شعبے کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ میں ان کے سوگوار خاندان اور دوستوں سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں اور ایشور سے دعا گو ہوں کہ وہ انہیں اس گہرے دکھ کو برداشت کرنے کی طاقت دے۔ اوم شانتی۔" کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے 'ایکس' پر لکھتے ہیں کہ "پائل مہتا جی کے انتقال سے گہرا دکھ ہوا ہے۔ وہ ایک محنتی اور لگن سے کام کرنے والی صحافی تھیں، جنہوں نے پارلیمنٹ کی کوریج کی اور عوامی امور کی گہری سمجھ رکھتی تھیں۔ ان کا بے وقت انتقال انتہائی افسوسناک ہے۔ ان کے خاندان، دوستوں اور ساتھیوں سے میری دلی تعزیت۔ دعا ہے کہ وہ اس مشکل گھڑی میں حوصلہ رکھ سکیں۔" لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے 'ایکس' پر لکھا کہ "پارلیمنٹ کی کوریج کرنے والی صحافی پائل مہتا جی کے بے وقت انتقال سے دکھ ہوا ہے۔ ان کے خاندان، دوستوں اور ساتھیوں سے میری دلی تعزیت۔" قابل ذکر ہے کہ ملک کی معروف سینئر صحافی پائل مہتا کا انتقال ممبئی میں ہوا۔ ان کے قریبی ساتھیوں کے مطابق ہفتہ کی دیر رات مہتا نے بے چینی محسوس کی۔

روس پر امریکی شکنجہ سخت، ہندوستان پر 100 فیصد تک محصولات کا خطرہ

نئی دہلی: امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے روس اور ایران کے خلاف پابندیوں میں توسیع کرنے والے متنازع قانون پر دستخط کردیئے ہیں، جس کے بعد روس کے توانائی شعبہ، مالیاتی اداروں، دفاعی نظام اور ان جہازوں کے خلاف کارروائی کا دائرہ وسیع ہوگیا ہے جو امریکی پابندیوں سے بچتے ہوئے روسی تیل کی ترسیل میں استعمال ہوتے ہیں۔ نئے قانون میں روس سے بڑی مقدار میں تیل اور قدرتی گیس خریدنے والے ممالک پر بھی بھاری محصولات عائد کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے، جس کے باعث ہندوستان اور چین پر خاص توجہ مرکوز ہوگئی ہے۔ امریکی ایوان نمائندگان نے 16 ستمبر کو یہ قانون 159 کے مقابل 262 ووٹوں سے منظور کیا تھا، جبکہ سینیٹ اس کی منظوری 7 اگست کو 11 کے مقابل 86 ووٹوں سے دے چکا تھا۔ قانون کا نام آنجہانی امریکی سینیٹر لنڈسے اوگراہم کے نام پر رکھا گیا ہے، جو روس کے خلاف سخت پابندیوں کے بڑے حامی تھے۔ صدر ٹرمپ نے 18 ستمبر کو اس قانون پر دستخط کرتے ہوئے اسے نافذ کردیا۔ قانون کی سب سے اہم دفعات میں امریکی صدر کو یہ اختیار دینا شامل ہے کہ روسی خام تیل یا قدرتی گیس کے پانچ بڑے خریداروں سے درآمد ہونے والی اشیاء پر 100 فیصد تک محصولات عائد کئے جاسکیں۔ اس قانون کا مقصد ایسے ممالک پر اقتصادی دباؤ بڑھانا ہے جو روسی توانائی کی خریداری جاری رکھتے ہیں یا روس کو امریکی پابندیوں سے بچنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ تاہم یہ وضاحت اہم ہے کہ قانون ہندوستانی اشیاء پر فی الحال ازخود 100 فیصد محصول عائد نہیں کرتا، بلکہ مخصوص شرائط پوری ہونے کی صورت میں امریکی انتظامیہ کو یہ اقدام کرنے کا قانونی اختیار دیتا ہے۔ نئے قانون کے تحت روسی مصنوعات پر 500 فیصد تک اضافی محصولات عائد کرنے کی گنجائش بھی رکھی گئی ہے، جبکہ روسی حکومت، عہدیداروں، مالیاتی اداروں، دفاعی شعبے، توانائی کی صنعت اور نام نہاد 'شیڈو فلیٹ' کے خلاف پابندیوں کو مزید وسعت دی گئی ہے۔ ایران کے خلاف موجودہ پابندیوں میں بھی مزید پانچ سال کی توسیع کی گئی ہے۔ امریکی قانون کے ہندوستان پر ممکنہ اثرات کے بارے میں سوالات کے جواب میں وزیر مملکت برائے امور خارجہ کیرتی وردھن سنگھ نے واضح کیا ہے کہ ہندوستان اپنی خارجہ پالیسی آزادانہ طور پر جاری رکھے گا اور ملک کے مفادات کو اولین ترجیح دی جائے گی۔

مختصر مگر اہم خبریں

ملائیشیا کے وزیر اعظم انور ابراہیم کا دورۂ بھارت

کوالالمپور کو تجارت اور سرمایہ کاری میں بڑے فوائد کی امید

نئی دہلی: ملائیشیا کے وزیر اعظم انور ابراہیم کا حالیہ دورۂ بھارت ایک بالی ووڈ گیت گانے کی وجہ سے سوشل میڈیا پر توجہ کا مرکز بنا، تاہم اس دورے کا بنیادی مقصد بھارت کے ساتھ اقتصادی اور اسٹریٹجک تعلقات کو مزید مضبوط کرنا تھا۔ انور ابراہیم نے 12 اور 13 ستمبر کو نئی دہلی میں برکس سربراہی اجلاس میں شرکت کی، جہاں ملائیشیا پارٹنر ملک کے طور پر موجود تھا۔ اس موقع پر انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی اور بعد میں بھارت میں سیاسی وکاروباری رہنماؤں کے ساتھ بات چیت کے ذریعے دونوں ممالک کے درمیان سرمایہ کاری اور تجارتی مواقع بڑھانے پر زور دیا۔ دورے کو ایسے وقت میں خاص اہمیت حاصل ہے جب امریکا اور چین کے درمیان بڑھتی مسابقت کے باعث ملائیشیا اپنی اقتصادی اور اسٹریٹجک شراکت داریوں کو متنوع بنانے کی کوشش کررہا ہے۔ بھارت کی بڑی منڈی اور تیزی سے بڑھتی معیشت کوالالمپور کے لیے تجارت، سرمایہ کاری اور صنعتی تعاون کے ایک اہم موقع کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ انور ابراہیم کا کشور کمار کا مشہور گیت "خواب ہو تم یا کوئی حقیقت" گانے کی ویڈیو بھارت میں وائرل ہوئی اور دونوں ممالک کے درمیان ثقافتی قربت کی علامت بن گئی۔ تاہم دورے کا وسیع تر پیغام یہی تھا کہ ملائیشیا بھارت کے ساتھ تعلقات کو محض سیاسی سطح تک محدود رکھنے کے بجائے اقتصادی اور اسٹریٹجک شراکت داری میں تبدیل کرنا چاہتا ہے۔

کینیڈا کے ہائی کمشنر کی صدر بی جے پی نبین سے ملاقات

نئی دہلی: ہندوستان میں کینیڈا کے ہائی کمشنر کرسٹوفر کوٹر نے ہفتہ کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے صدر نتن نبین سے یہاں بی جے پی ہیڈکوارٹر میں ملاقات کی۔ اس ملاقات کے دوران مسٹر نبین نے انہیں بی جے پی کے تنظیمی ڈھانچے، زمینی سطح پر اس کی موجودگی اور ملک بھر میں لوگوں کے ساتھ مسلسل رابطہ بنائے رکھنے میں کارکنوں، مورچوں اور شعبوں کے کردار کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ اس دوران مسٹر نبین نے مسٹر کوٹر کو 17 ستمبر سے 17 اکتوبر تک منعقد کیے جارہے 'سیوا سنکلپ ابھیان' کے بارے میں بھی بتایا۔ انہوں نے کہا کہ اس مہم کا مرکز عوام کی خدمت، عوام کی شرکت، 'وکست بھارت 2047'، ڈیجیٹل نظام اور انتودیہ پر ہے۔ بی جے پی کی طرف سے جاری کردہ ریلیز میں بتایا گیا کہ میٹنگ میں ہندوستان-کینیڈا تعلقات میں بڑھتے ہوئے مثبت رجحان پر بھی بات چیت ہوئی۔

حوثی حملوں کے بعد سعودی عرب میں تشویش برقرار

ریاض: سعودی عرب کے محکمہ شہری دفاع نے ہفتہ کے روز ریاض اور دارالحکومت کے مشرق میں واقع شہر الخرج میں ممکنہ خطرے کے حوالے سے جاری کردہ الرٹ واپس لے کر خطرہ ٹل جانے کا اعلان کیا ہے۔ جمعہ اور ہفتہ کی علی الصبح یہ انتباہات ایسے وقت میں جاری کیے گئے، جب ایران نواز حوثی گروپ کی جانب سے سعودی عرب پر حملوں میں اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ ریاض کے لیے جاری کیے گئے یہ انتباہات حوثیوں کی جانب سے سعودی عرب پر حملوں میں حالیہ شدت آنے کے بعد پہلی بار جاری کیے گئے تھے۔ روئٹرز کے ایک صحافی نے ریاض کے علاقہ العلیا میں دو دھماکوں جیسی آوازیں سننے کی اطلاع بھی دی ہے۔ یہ پیش رفت اس بیان کے چند گھنٹے بعد سامنے آئی، جس میں حوثیوں کے فوجی ترجمان نے دعویٰ کیا تھا کہ گروپ نے یمن کے دارالحکومت صنعاء میں بعض "مجرمانہ کوششوں" کو ناکام بنادیا ہے۔ انہوں نے ان واقعات کا ذمہ دار سعودی عرب کو ٹھہرایا اور جواب دینے کا عزم ظاہر کیا۔ سعودی حکومت کے میڈیا دفتر کی جانب سے حوثیوں کے اس بیان پر فوری طور پر کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔ حوثی، جو یمن کے شمالی اور گنجان آباد علاقوں پر کنٹرول رکھتے ہیں۔

وائٹ ہاؤس میں سی این این، پولیٹیکو اور ایم ایس ناؤ کے صحافیوں پر پابندی 'پہلی ترمیم' کی خلاف ورزی

ڈبلیو ایچ سی اے کی صدر جیکی ہینرک نے ایک بیان میں کہا کہ آج سی این این، پولیٹیکو اور ایم ایس ناؤ کے صحافیوں کی رسائی منسوخ کرنے کی کارروائی پہلی ترمیم کی خلاف ورزی کرتی ہے۔

ڈبلیو ایچ سی اے کی صدر جیکی ہینرک نے ایک بیان میں کہا کہ آج سی این این، پولیٹیکو اور ایم ایس ناؤ کے صحافیوں کی رسائی منسوخ کرنے کی کارروائی پہلی ترمیم کی خلاف ورزی کرتی ہے۔ وائٹ ہاؤس کورسپونڈنٹس ایسوسی ایشن (ڈبلیو ایچ سی اے) نے ٹرمپ انتظامیہ سے سی این این، پولیٹیکو اور ایم ایس ناؤ کے صحافیوں کی رسائی فوری طور پر بحال کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ڈبلیو ایچ سی اے کی صدر جیکی ہینرک نے ایک بیان میں کہا کہ آج سی این این، پولیٹیکو اور ایم ایس ناؤ کے صحافیوں کی رسائی منسوخ کرنے کی کارروائی 'پہلی ترمیم' کی خلاف ورزی کرتی ہے۔ یہ بیان اس وقت آیا، جب ان تینوں اداروں کے صحافیوں کو وائٹ ہاؤس میں داخلے سے روک دیا گیا۔ سی این این کی سینئر وائٹ ہاؤس رپورٹر بیٹسی کلین اور ایم ایس ناؤ کی نامہ نگار اکا یلا گارڈنر کوان کے پریس بیج غیر فعال ہونے کے بعد داخلے کی اجازت نہیں دی گئی۔ پولیٹیکو کی وائٹ ہاؤس رپورٹر شیین ہیسلٹ کو بھی داخلے سے روک دیا گیا اور خبر رساں اداروں کے مطابق ان کا کریڈینشل ضبط کرلیا گیا۔ یہ کارروائی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے تینوں اداروں کو وائٹ ہاؤس سے ممنوع قرار دینے کے اعلان کے ایک دن بعد ہوئی ہے۔ ٹرمپ نے ان پر فرضی خبریں دکھانے کا الزام لگایا تھا۔ بعد میں اپنے فیصلے سے متعلق پوچھے جانے پر ٹرمپ نے کہا کہ اس کے پیچھے کوئی ایک واقعہ نہیں ہے اور گزشتہ کچھ برسوں کی کئی خبروں کا نتیجہ قرار دیا۔ ہینرک نے کہا کہ اس فیصلے کا اثر صرف ان 3 اداروں تک محدود نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کا اثر آگے تک ہوگا۔ کسی نیوز ادارے کو اس کی کوریج کی وجہ سے باہر کرنے کے لیے استعمال کیا گیا معیار مستقبل میں کسی بھی نیوز ادارے پر نافذ کیا جاسکتا

ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی عوام کو ایک آزاد پریس کے ذریعے اقتدار میں منتخب لوگوں کی جانچ پڑتال کرنے کے قابل ہونا چاہیے، چاہے سرکاری عہدیدار اسے موافق نظر سے دیکھیں یا نہیں۔ ہینرک نے کہا کہ قائم شدہ قانونی نظیر حکومت کی جانب سے رسائی واپس لینے کی صلاحیت پر اس وقت پابندی عائد کرتی ہے، جب ایک بار رسائی دے دی گئی ہو۔ انہوں نے کہا کہ اسی لیے عدالتوں نے بارہا تسلیم کیا ہے کہ ایک بار وائٹ ہاؤس صحافیوں کو رسائی فراہم کر دے تو وہ منمانے طور پر یا ان کی رپورٹنگ کے مواد کی بنیاد پر اس رسائی سے انکار نہیں کرسکتا۔ ڈبلیو ایچ سی اے انتظامیہ سے ہمارے ساتھیوں کی رسائی فوری طور پر بحال کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ تینوں خبر رساں اداروں نے کہا ہے کہ وہ اپنی رپورٹنگ جاری رکھیں گے اور پہلی ترمیم کے تحت اپنے حقوق کا دفاع کریں گے۔ پولیٹیکو کے گلوبل ایڈیٹر ان چیف جوناتھن گرین برگر نے کہا کہ ادارہ پہلی ترمیم کے تحت اپنے حقوق کا بھرپور دفاع کرے گا۔ ایم ایس ناؤ نے کہا کہ وہ اپنے حقوق اور آزاد صحافت کے کردار کے تحفظ کے لیے ضروری اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ سی این این نے اس پابندی کو اپنے آئینی حقوق پر غیر قانونی حملہ قرار دیا۔

بی جے پی 14 رفٹ سے اونچے جھوپڑوں کے معاملے پر اپنا موقف واضح کرے

ایس پی رکن اسمبلی رئیس شیخ کا مطالبہ، وزیر اعلیٰ سے ممبئی میونسپل کارپوریشن کارروائی پر روک لگانے کا مطالبہ کارروائی سے لاکھوں جھونپڑیوں جھوپڑپٹی مکینوں کے بے گھر ہونے کا خطرہ

ممبئی :(اسٹاف رپورٹر)ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے اچانک 14 فٹ سے زیادہ اونچائی والی جھونپڑیوں کے خلاف کارروائی شروع کردی ہے،جس سے 34 ہزار جھونپڑیوں کے مکین غیر یقینی صورتحال کا شکار ہوگئے ہیں۔کارپوریشن میں حکمراں بی جے پی شیو سینا اتحاد نے اس سے قبل 18 فٹ تک اونچی جھونپڑیوں کے تحفظ کا موقف اپنایا تھا۔اس صورتحال کے پیشِ نظر، سماج وادی پارٹی کے رکن اسمبلی رئیس شیخ نے مطالبہ کیا ہے کہ بی جے پی اور شیوسینا جھونپڑیوں کے خلاف میونسپل کارپوریشن کی اس کارروائی کے حوالے سے اپنا موقف واضح کرے۔اس تناظر میں رکن اسمبلی رئیس شیخ نے کہا کہ بی جے پی اور شیوسینا ریاستی حکومت اور ممبئی میونسپل کارپوریشن، دونوں جگہوں پر اقتدار میں ہیں۔ انتخابات کے دوران، حکمراں اتحاد نے 18 فٹ تک اونچی جھونپڑیوں کو باقاعدہ (ریگولرائز) کرنے اور 14 فٹ سے اونچی جھونپڑیوں کے تحفظ کی وکالت کی تھی۔ممبئی کے عام شہری اب یہ سوال کررہے ہیں کہ کارپوریشن نے یکم اکتوبر سے 14 فٹ سے اونچی جھونپڑیوں کے خلاف اچانک مسماری کی مہم کیوں شروع کردی ہے۔یہ ممبئی کے رہائشیوں کے ساتھ دھوکہ دہی کے مترادف ہے۔سلم ری

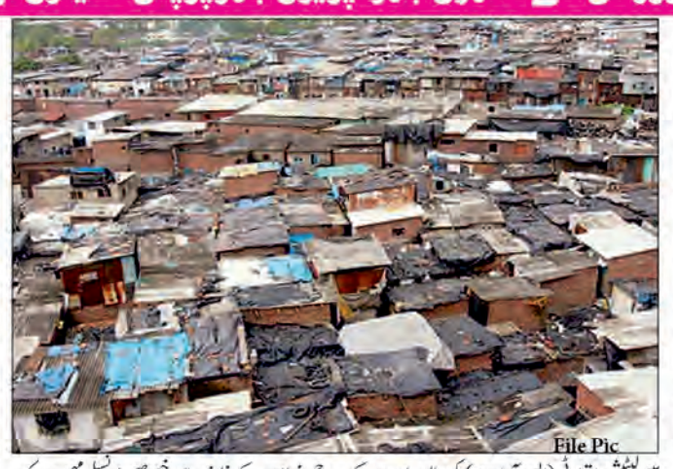
File Pic

ہبی لیٹیشن اتھارٹی (ایس آر اے) کی حالیہ رپورٹ کے مطابق ممبئی کی میونسپل حدود میں 90 لاکھ جھونپڑیوں کے مکین آباد ہیں اور جھونپڑیاں شہر کے کل رقبے کا 24 فیصد حصہ گھیرے ہوئے ہیں۔جھونپڑیوں کے مکین ممبئی کی کل آبادی کا 50 فیصد ہیں۔غریب لوگ ہی ممبئی شہر کا نظام چلاتے ہیں لہٰذا، کارپوریشن ان جھونپڑیوں کے خلاف اس طرح کی اچانک کارروائی نہیں کرسکتی۔رکن اسمبلی رئیس شیخ نے مطالبہ کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس جھونپڑیوں کے خلاف اس خصوصی میونسپل مہم پر روک لگائیں۔ممبئی میونسپل کارپوریشن کے اعداد و شمار کے مطابق، میونسپل حدود میں 2,23,150 جھونپڑیاں موجود ہیں۔ان میں سے 39,111 جھونپڑیوں کی اونچائی 14 فٹ یا اس سے زیادہ ہے۔میونسپل کارپوریشن کی اس خصوصی مہم کے نتیجے میں ممبئی کے کم از کم 150,000 غریب رہائشی بے گھر ہوجائیں گے۔ ایک طرف مہایوتی حکومت ایس آر اے (SRA) کے منصوبوں پر زور وشور سے عمل درآمد کررہی ہے،تو دوسری طرف وہ جھونپڑیوں کو مسمار کررہی ہے۔ایم ایل اے رئیس شیخ نے مطالبہ کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس میونسپل کارپوریشن کی اس مہم پر نظرِ ثانی کریں اور 14 فٹ سے زیادہ اونچائی والی جھونپڑیوں کے مالکان کو راحت فراہم کریں۔ممبئی میں بانہوں ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) کی جانب سے ۱۴ رفٹ یا اس سے اونچے غیر قانونی جھوپڑوں کے خلاف ۱ر اکتوبر سے ۳۱ر دسمبر ۲۰۲۶ء تک شروع کی جانے والی خصوصی انہدامی مہم پر سیاسی بحث تیز ہوگئی ہے۔۲۰ر ستمبر ۲۰۲۶ء کو سماجوادی پارٹی کے ایم ایل اے رئیس شیخ نے بی جے پی سے مطالبہ کیا کہ وہ اس مہم پر اپنا موقف واضح کرے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس کارروائی سے ممبئی کے تقریباً ۳۹ ہزار خاندان متاثر ہوں گے اور تقریباً ڈیڑھ لاکھ لوگ بے گھر ہوسکتے ہیں۔بی ایم سی کے ریکارڈ کے مطابق ممبئی میں کل ۱۵۰,۲۳,۲ جھوپڑے ہیں،جن میں سے ۱۱۱,۳۹ جھوپڑے ۱۴ر فٹ یا اس سے زیادہ اونچے پائے گئے ہیں۔ بی ایم سی انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ یہ غیر قانونی تعمیرات خود ہی ہٹادیں، ورنہ سخت کارروائی کی جائے گی۔

مالیگاؤں کے ۱۰ر پرائیوٹ اسپتالوں کو میونسپل کارپوریشن کی نوٹس

لائسنس منسوخ کرنے اور جرمانے کا انتباہ، مریضوں سے وصول کی جانے والی فیس چارٹ اور حقوق کی تفصیلات نمایاں نہ کرنے پر کارروائی ہوگی

مالیگاؤں: (خیال اثر) مالیگاؤں شہر کے نجی اسپتالوں میں مریضوں کے حقوق اور علاج کے اخراجات سے متعلق مقررہ معلومات نمایاں طور پر آویزاں نہ کیے جانے کے معاملے میں میونسپل کارپوریشن کے محکمۂ صحت نے کارروائی شروع کردی ہے۔محکمۂ صحت کی جانب سے شہر کے 10 نجی اسپتالوں کو نوٹس جاری کرتے ہوئے وضاحت طلب کی گئی ہے۔ذرائع کے مطابق ممبئی نرسنگ ہوم ایکٹ 1949 اور 2021 کی ترمیم شدہ دفعات کے تحت میونسپل حدود میں آنے والے نجی اسپتالوں، کلینکس اور سونوگرافی مراکز کے لیے علاج کے مختلف اخراجات کا شرح نامہ (Rate List) اور مریضوں کے حقوق کا منشور (Patient Rights Charter) نمایاں مقام پر آویزاں کرنا ضروری ہے۔میونسپل کارپوریشن کے محکمۂ صحت کی جانب سے نجی اسپتالوں کا اچانک معائنہ کیا گیا۔اس دوران بعض اسپتالوں میں مذکورہ معلومات کے بورڈ نمایاں طور پر موجود نہ ہونے کی نشاندہی ہوئی۔محکمۂ صحت کے مطابق، بعض مقامات پر ضابطوں کی خلاف ورزی سے متعلق دیگر امور بھی سامنے آئے، جس کے بعد متعلقہ اسپتالوں کو نوٹس جاری کیے گئے۔ان 10 اسپتالوں کو نوٹس میونسپل کارپوریشن کے ہیلتھ ڈپارٹمنٹ کی جانب سے جن 10 نجی اسپتالوں کو نوٹس جاری کیے گئے ہیں، ان میں ایس اسپتال، اقرا اسپتال، سائی سیوا اسپتال، دیا آئی کیئر اسپتال، پوار اسپتال، سنکلپ اسپتال، من شری اسپتال، شیوم اسپتال، جاجو اسپتال اور آشیرواد ڈے کیئر اسپتال شامل ہیں۔محکمۂ صحت نے متعلقہ اسپتال انتظامیہ سے ضابطوں کی خلاف ورزی کے سلسلے میں وضاحت طلب کی ہے۔انتظامیہ کو ہدایت دی گئی ہے کہ مریضوں کے حقوق کا منشور اور علاج کے اخراجات کا شرح نامہ فوری طور پر نمایاں جگہ پر آویزاں کیا جائے۔خلاف ورزی جاری رہی تو سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ڈاکٹر جتیندر ڈولارے نے شہر کے تمام نجی اسپتالوں، کلینکس اور سونوگرافی مراکز سے اپیل کی ہے کہ وہ مقررہ قوانین کی پابندی کرتے ہوئے مریضوں کے حقوق کا منشور اور شرح نامہ نمایاں مقام پر آویزاں کریں۔انہوں نے انتباہ دیا کہ آئندہ معائنے کے دوران اگر کسی اسپتال میں یہ معلومات آویزاں نہیں پائی گئیں تو ممبئی نرسنگ ہوم ایکٹ کے تحت جرمانہ عائد کرنے کے ساتھ لائسنس معطل کرنے جیسی انتظامی کارروائی بھی کی جاسکتی ہے۔میونسپل کارپوریشن کے اس اقدام سے شہر کے نجی اسپتالوں اور طبی مراکز میں ضابطوں کی پابندی کو لے کر انتظامیہ کی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں۔

ناسک میں ہورڈنگ کیلئے ۵۵ر درختوں کو کاٹنے کا انکشاف!

۳۰ر ستمبر کی رات پیش آنیوالے معاملے میں ۶ر افراد کو گرفتار کیا گیا

ناشک :درختوں کی غیر قانونی کٹائی کے ایک معاملے پر ہنگامہ مچ گیا ہے۔ جبکہ ان درختوں کی مجموعی قیمت تقریباً پونے تین لاکھ روپے بتائی جارہی ہے۔جن درختوں کو کاٹا گیا، ان کی عمر تقریباً ۸ر سے ۱۲ر سال بتائی گئی ہے۔ یہ درخت گنگاپور روڈ کے ڈیوائیڈر پر لگائے گئے تھے۔ ان کا مقصد سڑک پر سایہ فراہم کرنے کے ساتھ علاقے کی خوبصورتی برقرار رکھنا تھا۔ پولیس کی ابتدائی تفتیش کے مطابق اشتہاری بورڈز واضح طور پر نظر نہ آنے کی وجہ سے درختوں کو ہٹانے کی بات سامنے آئی ہے۔ پولیس اسی پہلو سے پورے معاملے کی تفتیش کر رہی ہے۔شری کانت ایرناک کی شکایت کی بنیاد پر گنگاپور پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔تفتیش کے دوران ایڈورٹائزنگ ایجنسی سے وابستہ افراد کا کردار سامنے آیا ہے۔ مشتبہ ملزم مچھندر دیشمکھ کو ایک نجی ایڈورٹائزنگ ایجنسی کا ڈائریکٹر بتایا گیا ہے۔ یہ ایجنسی میونسپل کارپوریشن اور دیگر نجی اداروں کے اشتہارات کا کام کرتی ہے۔ الزام ہے کہ مچھندر دیشمکھ نے اجمیمنو کھیر نار کو اپنے اشتہاری ہوڈنگز کے راستے میں آنے والے درختوں کو ہٹانے کے لئے ۱۰ر ہزار روپے دیے تھے۔ پولیس کی تفتیش کے مطابق یہ درخت ۳۰ر اگست کی علی الصبح تقریباً ۲ر بجے سے ۵ر ۴ء ۳ر بجے کے درمیان کاٹے گئے۔

ایک رپورٹ کے مطابق ناسک کے گنگاپور روڈ پر درختوں کی کٹائی کے معاملے نے اب نیا رخ اختیار کرلیا ہے۔ جہاں سرکل اور بینڈو کو لے نگر کے درمیان ڈیوائیڈر پر لگے ۵۵ر درختوں کو راتوں رات کاٹ دیا گیا۔معاملہ سامنے آنے کے بعد گنگاپور پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی گئی اور تفتیش شروع کی گئی۔ابتدائی جانچ میں معلوم ہوا ہے کہ یہ درخت اسٹریٹ لائٹس پر لگے ڈبل اشتہاری ہوڈنگز اور سڑک سے گزرنے والی گاڑیوں کے درمیان آرہے تھے۔ الزام ہے کہ ہوڈنگز واضح طور پر نظر آئیں، اس لئے درختوں کو ہٹانے کا فیصلہ کیا گیا۔سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ مبینہ طور پر ان درختوں کو کاٹنے کے لیے صرف ۱۰ر ہزار روپے دیے گئے۔

ممبرا جلوس غوثیہ، ۲۷ر ستمبر بروز اتوار جلوس نکالنے کا حتمی فیصلہ

علماء وسماجی شخصیات کی شرکت، سیرتِ غوثِ اعظمؒ اور تعلیماتِ اولیاء کو عام کرنے، خدمتِ خلق اور اصلاحِ معاشرہ پر زور

ممبرا/تھانہ: آلِ رسول، پیر طریقت علامہ سید شاہ معین الدین اشرف المعروف معین میاں الاشرفی الجیلانی، سجادہ نشین آستانہ عالیہ درگاہ کچھوچھہ مقدسہ وصدر آل انڈیا سنی جمعیت العلماء کی سرپرستی میں جلوسِ غوثیہ کے سلسلے میں ایک اہم مشاورتی میٹنگ منعقد ہوئی، جس میں ممبرا، کوسہ اور تھانہ کے متعدد علماء کرام، ائمۂ مساجد اور سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ میٹنگ کا آغاز حضرت مولانا حافظ وقاری سجاد عالم مصباحی خطیب وامام غریب نواز مسجد، ممبرا کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔اس موقع پر علامہ مفتی توکیل احمد شمسی، صدر شعبۂ دارالافتاء، دارالعلوم اشرفیہ غریب نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے میٹنگ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور جلوسِ غوثیہ کے انتظامات وتیاریوں کے حوالے سے علماء اور ذمہ داران کی توجہ مبذول کرائی۔علامہ ابراہیم آسی صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ جلوسِ غوثیہ کے اہتمام کا بنیادی مقصد حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی شخصیت کا تعارف، آپ سے اظہارِ محبت اور آپ کی تعلیمات کو عام کرنا ہے۔انہوں نے علماء کرام سے اپیل کی کہ مساجد اور اپنے خطابات میں حضرت غوثِ پاکؒ کی سیرت وتعلیمات کو نمایاں طور پر بیان کریں، تاکہ عوام کو اس عظیم اجتماع کے حقیقی مقصد سے واقف کرایا جاسکے۔علامہ قاری عطاء اللہ قادری، خطیب و امام سنی جامع مسجد نے موجودہ حالات کے پیشِ نظر 24 ستمبر، 11 ربیع الثانی کے بجائے 27 ستمبر کو جلوسِ غوثیہ کے انعقاد کے فیصلے کو سراہتے ہوئے اس کی حمایت کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ حضور معین ملت نے بروقت حالات کی رہنمائی فرمائی اور ہم سب پر ایک عظیم احسان کیا۔انہوں نے اس فیصلے پر حضرت معین میاں صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالات کے پیشِ نظر ذمہ دارانہ فیصلہ کیا گیا ہے۔قاری عطاء اللہ قادری نے مزید کہا کہ جلوسِ عید میلاد النبی ﷺ کے دوران راستے میں مختلف مقامات پر لنگر کا اہتمام دیکھنے کو ملا۔ اسی طرح جلوسِ غوثیہ میں بھی حضور غوثِ اعظمؒ سے منسوب محبت وعقیدت کے اظہار کے طور پر لنگر کا خصوصی اہتمام کیا جانا چاہیے، تاکہ عوام کی خدمت بھی ہو اور ایصالِ ثواب کا ذریعہ بھی بنے۔میٹنگ کے سرپرست اور صدر آل انڈیا سنی جمعیت العلماء آلِ رسول، پیر طریقت علامہ سید شاہ معین الدین اشرف المعروف معین میاں الاشرفی الجیلانی نے علماء کرام اور ذمہ داران سے خطاب کرتے ہوئے موجودہ دور کے حالات اور معاشرتی ضروریات کے مطابق طریقۂ دعوت و اصلاح میں حکمت کے ساتھ تبدیلی اور جدتِ طریقہ کی ضرورت پر زور دیا۔انہوں نے فرمایا کہ ہمیں اپنے بزرگوں کی کرامات اور واقعات کے بیان کو ہی ترجیح دینے کے بجائے عوام کے سامنے حالات کے مطابق قرآن و حدیث کی تعلیمات کو زیادہ نمایاں کرنا چاہیے۔ قرآن و حدیث انسان کے دل میں اثر پیدا کرتے ہیں اور انسان کی زندگی میں حقیقی اصلاح کا ذریعہ بنتے ہیں۔حضرت معین میاں صاحب نے علماء کرام کو مخاطب کرتے ہوئے اصلاحِ معاشرہ اور سماجی خرابیوں کے خاتمے کے لیے عملی کوششوں پر زور دیا۔انہوں نے کہا کہ دینی واصلاحی سرگرمیوں کے ساتھ فلاحی اور امدادی کاموں کو بھی ترجیح دی جائے۔ آج معاشرے میں ایسے بہت سے افراد موجود ہیں جو غربت اور بے بسی کے باعث علاج معالجہ تک کے لیے پریشان ہیں، لہٰذا علماء اور دینی تنظیموں کو خدمتِ خلق اور ضرورت مندوں کی امداد کو اپنی ترجیحات میں شامل کرنا چاہیے۔

ممبئی مانخورد جھولا چھاپ ڈاکٹر کے خلاف کرائم برانچ کا ایکشن

ممبئی: کرائم برانچ نے فرضی اور جھولا چھاپ ڈاکٹروں کے خلاف کارروائی میں شدت پیدا کردی ہے ممبئی کرائم برانچ کی یونٹ نے ممبئی میں بلا کسی اسناد کے مطب کلینک چلانے والے جھولا چھاپ ڈاکٹر کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ مانخورد پولیس میں مہاراشٹر میڈیکل پریکٹیشنرز ایکٹ، 1961 کی دفعات 33 اور 36 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔۱۹ ستمبر کو دوپہر 12:40 بجے سمر آیورویدا کلینک، سنی مسجد کے ساتھ والی گلی، مانخورد سینئر ملزم نہال شرافت حسین شیخ، عمر 42 سال، پیشہ: آیورویدک ڈاکٹر؛ رہائشی: کمرہ نمبر 105، پہلی منزل، ممبرا ہاؤس، ممبرا دیوی روڈ، ممبرا، تھانے۔ ضبط شدہ اشیاء نقد رقم (1,100 روپے) اور آیورویدک تیل ضبط کیا ہے تفصیلات کے مطابق آج یونٹ ۶ کو خفیہ اطلاع موصول ہوئی کہ ڈاکٹر نہال شیخ نامی ایک شخص مانخورد (مغربی)، ممبئی میں واقع مذکورہ کلینک پر بغیر کسی جائز لائسنس کے غیر قانونی طور پر مریضوں کا معائنہ اور علاج کر رہا ہے۔ اس اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے، یونٹ 6 کی پولیس ٹیم نے میونسپل کارپوریشن کی خاتون میڈیکل آفیسر اور دو پنچوں (گواہوں) کے ہمراہ حقائق کی تصدیق کے لیے جائے وقوعہ کا دورہ کیا؛ مذکورہ شخص کلینک پر مریضوں کا علاج کرتا ہوا پایا گیا۔ دستاویزات کی جانچ پڑتال پر یہ انکشاف ہوا کہ وہ مہاراشٹر میڈیکل کونسل کے ساتھ رجسٹرڈ نہیں تھا مزید برآں، اس کے پاس کوئی جائز طبی سرٹیفکیٹ نہ ملنے پر، میونسپل کارپوریشن کی میڈیکل آفیسر نے مانخورد پولیس اسٹیشن میں مذکورہ ڈاکٹر کے خلاف شکایت درج کرائی، جس کے نتیجے میں مقدمہ درج کیا گیا۔ مذکورہ شخص اور ضبط شدہ سامان کو مزید کارروائی کے لیے مانخورد پولیس اسٹیشن کے حوالے کردیا گیا ہے۔ یہ کارروائی ممبئی کرائم برانچ کے عملے نے کی ہے۔ ممبئی پولیس کی کرائم برانچ نے برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کے ہیلتھ افسران کے ساتھ مل کر مانخورد، گوونڈی اور دیونار کے پچی آبادی والے علاقوں میں غیر قانونی کلینک چلانے والے جھولا چھاپ اور فرضی ڈاکٹروں کے خلاف ایک بڑا کریک ڈاؤن کیا ہے۔ کرائم برانچ کی یونٹ-6 اور یونٹ-8 نے کارروائی کرتے ہوئے شہر کے مشرقی مضافات میں ایسے کئی ٹھکانوں پر چھاپے مارے ہیں جہاں بغیر کسی مستند ڈگری یا رجسٹریشن کے مریضوں کا ایلوپیتھک علاج کیا جارہا تھا اور ان کی جانوں سے کھلواڑ ہورہا تھا۔ حالیہ مہم کے دوران پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے متعدد فرضی ڈاکٹروں کو دھر دبوچا ہے۔

قبائلی اسکول ٹھیک کرو مہم کے تحت ابھیجیت دِپکے تاڈگاؤں اسکول پہنچے

سی جے پی سربراہ کو گاؤں والوں نے بتایا کہ ''ضلع پریشد اسکول کے ٹیچر ہمیشہ نشے میں دھت رہتے ہیں

کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کی ''قبائلی اسکول ٹھیک کرو'' مہم کا سلسلہ جاری ہے اور ہر دن چونکانے والے انکشافات منظر عام پر آرہے ہیں۔مہم کے دوسرے دن ابھیجیت دپکے نے ضلع کے بھامرا گڑھ تعلقہ کے تاڈگاؤں کے ضلع پریشد کیندرا اسکول کا اچانک دورہ کیا۔گاؤں والوں کو اس بات کی خبر لگتے ہی سینکڑوں افراد وہاں جمع ہوگئے اور بتایا کہ اس ضلع پریشد اسکول کے اساتذہ روزانہ نشے میں دھت اسکول آتے ہیں۔ اسکول کی عمارتیں خطرناک حد تک خستہ حال ہیں، بیت الخلاء بھی انتہائی مخدوش حالت میں ہیں اور پینے کے پانی کی سہولت بھی میسر نہیں ہے۔ابھیجیت دِپکے نے میڈیا کو بتایا کہ،اسکول کے اساتذہ کی مبینہ بداطواری اور اسکول کے مسائل جان کر میں حیران ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ تاڈگاؤں کے اسکول میں پہلی سے ساتویں تک کی کلاسیز ہیں اور اس میں صرف ۲۰ر طلبہ اور ۳ر اساتذہ ہیں۔تاہم طلباء کو تعلیم کے لیے درکار بنیادی سہولیات سے محروم رکھا گیا ہے۔اسکول میں پینے کے پانی کا کوئی انتظام نہیں ہے۔بجلی اور پنکھے نہ ہونے کی وجہ سے طلبہ کو پریشانی کا سامنا ہے۔ بیت الخلاء کی حالت بھی انتہائی خستہ ہے اور حیران کن بات یہ کہ لڑکوں اور لڑکیوں کے بیت الخلاء کے دروازے نہیں تھے۔اس دوران ایک استاد کے نشے میں دھت اسکول آنے کی اطلاع ملی۔گاؤں والوں نے بتایا کہ اسکول میں تین ٹیچر ہیں جو ہمیشہ نشے دھت رہتے ہیں جس سے بچوں کی تعلیم متاثر ہورہی ہے اور بچوں پر اس کے غلط اثرات مرتب ہورہے ہیں۔ اس دوران کھانا تیار کرنے والے عملے کو صرف ۵۰ر روپے یومیہ ادا کئے جانے کا معاملہ بھی سامنے آیا۔اتنی معمولی تنخواہ پر جو لوگ کام کررہے ہیں ان کے خاندان کی کفالت کیسے ہوگی یہ سوال کرتے ہوئے دپکے نے انتظامیہ سے ان کی تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ کیا۔ یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ اسکول میں کھانا پکانے کیلئے گیس سلنڈر فراہم کیے جائیں۔وہی سہولتیں جو ممبئی اور پونے کے طلبہ کو ملتی ہیں قبائلی طلبہ کو بھی فراہم کی جانی چاہئے۔ دِپکے نے کہا کہ اس دورے کے دوران جو خامیاں اور مسائل ہمیں نظر آرہے ہیں ہم حکومت کی توجہ اس طرف دلانے کی پوری کوشش کریں گے۔

ممبئی کاسٹل روڈ پر دلخراش حادثہ تین کی موت ایک زخمی

حاجی علی جانب جانے والی بی ایم ڈبلیو کار کے ساتھ حادثہ، کیس درج تفتیش جاری

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کے کوسٹل روڈ پر ایک بی ایم ڈبلیو کار فلمی انداز سے برتیج سے نیچے جا گری یہ کوئی فلمی منظر نہیں تھا بلکہ دلخراش حادثہ تھا اس معاملہ میں پولس نے لاپروائی اور رش ڈرائیونگ سمیت دیگر دفعات کے تحت کیس درج کیا ہے اس سانحہ میں تین ہلاکتیں ہوئی ہیں جبکہ ایک زخمی ہے۔ پولس کے مطابق 20 ستمبر 2026 کو صبح تقریباً 03:05 بجے، ایک سیاہ رنگ کی بی ایم ڈبلیو (BMW) کار (رجسٹریشن نمبر MH 01 CDD 6302) مرین ڈرائیو سے حاجی علی کی جانب جارہی تھی۔کوسٹل روڈ کی شمالی سمت والی لین پر سفر کے دوران خاص طور پر لالہ لاجپت رائے کالج اور لوٹس جیٹی کے قریب یہ گاڑی کوسٹل روڈ پل کے کنارے سے نیچے اس علاقے میں جا گری جہاں کار پارکنگ کی تعمیراتی سرگرمیاں جاری تھیں۔اس حادثے میں چار افراد شامل تھے ممبئی کے نائر ہسپتال کے طبی حکام نے ان میں سے تین کو مردہ قرار دیا ہے۔ایک شخص زخمی ہوا ہے اور اس وقت نائر ہسپتال، ممبئی میں زیرِ علاج ہے۔زخمی شخص کا نام 1) آدتیہ گلیشپور اوسوال، عمر 23 سال ہے جبکہ جن تین کی اموات ہوئی ہے اس میں 1) دھیریادرشن سیٹھ، عمر 17 سال 2) آدتیہ جگا سانیا، عمر 19 سال 3) شبھ گجر، عمر 21 سال ٹارڈیو پولیس اسٹیشن کے افسران اور ٹیم جائے وقوعہ پر موجود ہے، اور واقعے کی مزید تفتیش جاری ہے۔اس معاملہ میں ابتدائی تفتیش کے بعد مقدمہ درج کرنے کی تصدیق ڈی سی پی جینت پاٹنے کی ہے۔

بھارت اور کینیڈا کے درمیان تجارتی معاہدہ سال کے آخر تک طے ہونے کی امید

ممبئی: کینیڈا نے امید ظاہر کی ہے کہ بھارت کے ساتھ جامع اقتصادی شراکت داری معاہدے (CEPA) پر مذاکرات 2026 کے اختتام تک مکمل ہوسکتے ہیں۔کینیڈا کے وزیرِ بین الاقوامی تجارت منندر سدھو نے کہا کہ مذاکرات میں پیش رفت کے حوالے سے وہ خاصے پُرامید ہیں۔ بھارتی تجارتی مذاکرات کار آئندہ ماہ کینیڈا جانے کی توقع ہے، جبکہ دونوں ممالک کے رہنما دسمبر میں ہونے والے جی 20 اجلاس کے موقع پر بھی ملاقات کرسکتے ہیں۔ دونوں حکومتیں سال کے اختتام تک مذاکرات مکمل کرنے کا مشترکہ ہدف رکھتی ہیں۔ مذاکرات میں توانائی ایک اہم شعبہ ہے۔کینیڈا بھارتی کمپنیوں کے ساتھ اپنے ایل این جی منصوبوں تک رسائی، سرمایہ کاری اور طویل مدتی سپلائی کے امکانات پر بات کررہا ہے۔ جوہری توانائی میں تعاون بڑھانے پر بھی غور کیا جارہا ہے، جہاں بھارت اپنی پیداواری صلاحیت میں نمایاں اضافہ چاہتا ہے۔ اس کے علاوہ ریلائنس انڈسٹریز، مہندرا اینڈ مہندرا اور جے ایس ڈبلیو گروپ سمیت بڑی بھارتی کمپنیاں کینیڈا میں اہم معدنیات کے منصوبوں میں سرمایہ کاری کے امکانات کا جائزہ لے رہی ہیں، جس کا مقصد سپلائی چین کو زیادہ محفوظ بنانا ہے۔ دونوں ممالک نے 2030 تک دوطرفہ تجارت کو 70 ارب کینیڈین ڈالر سالانہ تک پہنچانے کا ہدف رکھا ہے۔ 2025 میں بھارت اور کینیڈا کے درمیان اشیا اور خدمات کی مجموعی تجارت 30.4 ارب کینیڈین ڈالر رہی تھی۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟ ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:
شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور موثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 70399 66616 = 75061 00010
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

آج ہی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

مستحق اور ہنرمند خواتین کو خودکفیل بنانے کی جانب جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد کا ایک اور مضبوط اقدام

وقتی امداد سے کوئی مستقل فایدہ نہیں مل پاتا اور دوبارہ مانگنے کے روجھان کو بڑھاوا ملتا ہے جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد اپنے اسی تجربے کی بنیاد پر یہ قدم اٹھارہی ہے

اورنگ آباد: جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب کی قیادت اور جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی رہنمائی میں جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد کی جانب سے مزید 10 مستحق خواتین میں سلائی مشینوں کی تقسیم؛ بروز جمعہ بتاریخ اٹھارہ ستمبر بمقام مرکزی دفتر جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد نزد مدینہ مسجد، کریم کالونی، روشن گیٹ میں ایک خصوصی اور اہم پروگرام منعقد ہوا اس پروگرام کی صدارت جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد کے صدر محترم حافظ شیر خان صاحب نے فرمائی، جبکہ حضرت مولانا نسیم الدین صاحب مفتاحی اور قاری امین الدین صاحب جامعی بطور خصوصی مہمان شریک ہوئے اور ان کے ہاتھوں مستحق خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم کی گئی اس موقع پر جناب منور بیگ صاحب، سید ندیم صاحب محمد کاظم صاحب جناب عمران پٹیل صاحب، جناب اکبر ٹیلر صاحب اور حافظ زبیر صاحب رفیع الدین صاحب خواجہ ریاض صاحب بھی موجود تھے، جمعیۃ کے ذمہ داران و کارکنان کے علاوہ دیگر معززین نے بھی پروگرام میں شرکت کی اور اس اقدام کو سراہا۔اس موقع پر ضلع صدر حافظ شیر خان صاحب نے کہا کہ ضرورت مند افراد کو محض وقتی مالی امداد فراہم کرنے کے بجائے انہیں باعزت روزگار اور خودکفالت کے مواقع فراہم کرنا اس رفاہی اقدام کا بنیادی مقصد ہے، تاکہ خواتین اپنے گھروں سے ہنر کے ذریعے باعزت ذریعۂ معاش اختیار کرکے اپنی معاشی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے اہلِ خانہ کے لیے بھی سہارا بن سکیں۔ واضح رہے کہ ابھی چند ہی روز قبل جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد کی جانب سے مستحق خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم کی گئی تھیں۔اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے مزید 10 ہنر مند خواتین کو یہ سہولت فراہم کی گئی۔ وقتی امداد سے کوئی مستقل فایدہ نہیں مل پاتا اور دوبارہ مانگنے کے روجھان کو بڑھاوا ملتا ہے جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد کا اسی تجربے کی بنیاد پر یہ قدم اٹھارہی ہے۔اس کا مقصد ضرورت مند خاندانوں کو وقتی امداد دیکر محدود رکھنے کے بجائے انہیں مستقل طور پر اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی ایک فعال ضلعی اکائی ہونے کی حیثیت سے دینی، سماجی اور رفاہی میدان میں مختلف خدمات انجام دے رہی ہے مستحق طلبہ کے لیے تعلیمی اسکالرشپ، غریب و ضرورت مند مریضوں کے لیے طبی امداد، بیوہ خواتین کے لیے وظائف، پانی کی قلت سے متاثرہ دیہی علاقوں میں بورویل کی تنصیب، اور دیگر فلاحی منصوبوں کے ذریعے مختلف طبقات تک عملی تعاون پہنچایا جاتا ہے۔اس موقع پر نسیم الدین صاحب مفتاحی نے کہا کے ان تمام رفاہی سرگرمیوں کو منظم انداز میں آگے بڑھانے میں جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد کے جنرل سکریٹری جناب شیخ مجیب صاحب کا فعال اور متحرک کردار قابلِ ذکر ہے۔ وہ قوم وملت کے مسائل کے تئیں گہری فکر رکھتے ہیں اور شب و روز اپنی استطاعت کے مطابق ان کی مدد اور مسائل کے حل کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ اور مزید کہا کہ سلائی مشین ایک ایسا ذریعہ ہے جس کے ذریعے خواتین گھر بیٹھے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے آمدنی حاصل کرسکتی ہیں اور اپنے خاندان کی کفالت میں اپنا کردار ادا کرسکتی ہیں پروگرام کے اختتام پر مستحق خواتین کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا اور اس عزم کا اعادہ کیا گیا کہ جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد آئندہ بھی ضرورت مند اور کمزور طبقات کی عملی مدد کے لیے اپنی رفاہی سرگرمیاں جاری رکھیں گی۔ سلائی مشینوں کی یہ تقسیم مستحق خواتین کے ہاتھوں میں صرف ایک مشین نہیں، بلکہ ہنر، روزگار، خود اعتمادی اور خودکفالت کا ایک ذریعہ فراہم کرنے کی عملی کوشش ہے۔

بنگلہ دیش: طلبہ تحریک کے دوران تھانوں سے لوٹے گئے ہتھیار جرائم پیشہ افراد تک پہنچے

بنگلہ دیش کی اسپیشل رسپانس بٹالین (ایس آر بی) تھانوں سے لوٹے گئے تمام ہتھیار برآمد نہیں کر سکی ہے۔

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کی اسپیشل رسپانس بٹالین (ایس آر بی) تھانوں سے لوٹے گئے تمام ہتھیار برآمد نہیں کر سکی ہے۔ 2024 میں طلبہ تحریک کے دوران تھانوں سے ہزاروں ہتھیار لوٹ لیے گئے تھے۔ اب تک 306,1 ہتھیار لاپتہ ہیں۔ ان میں سے کچھ ہتھیاروں کا بعد میں جرائم پیشہ افراد نے استعمال کیا۔ انہی ہتھیاروں سے قانون نافذ کرنے والے اداروں پر حملے کیے گئے۔ اس بات پر تشویش بڑھ گئی ہے کہ باقی ہتھیاروں کا استعمال آئندہ مقامی انتخابات میں اپنا دباؤ قائم کرنے کے لیے کیا جاسکتا ہے۔ ایس آر بی کو 9 ستمبر کو ان ہتھیاروں کی برآمدگی کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ ڈھاکہ ٹریبیون کی رپورٹ کے مطابق، ایس آر بی عوام سے مدد مانگ رہی ہے۔ اطلاع دینے والوں کو انعام دینے کی پیشکش کی گئی ہے۔ لوگوں کو یقین دلایا جارہا ہے کہ ان کی شناخت خفیہ رکھی جائے گی۔ پولیس ہیڈکوارٹر کے مطابق، 5 اگست 2024 کو مختلف تھانوں سے 763,5 ہتھیار لوٹ لیے گئے تھے۔ ان میں سے 14 ستمبر تک 457,4 ہتھیار برآمد کر لیے گئے، جبکہ 306,1 اب بھی لاپتہ ہیں۔ اسی دوران 008,52,6 راؤنڈ گولہ بارود بھی لوٹا گیا تھا۔ ان میں سے 895,94,3 راؤنڈ برآمد کر لیے گئے ہیں، جبکہ 113,57,2 راؤنڈ اب بھی لاپتہ ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ زیادہ تر ہتھیار اور گولہ بارود نوعمر گینگ کے ارکان اور سیاسی کارکنوں نے لوٹے تھے۔ کچھ ہتھیار بعد میں کم قیمت پر جرائم پیشہ گروہوں کو فروخت کر دیے گئے۔ اب ان ہتھیاروں کا استعمال قتل، جبری وصولی، ڈکیتی، منشیات کے کاروبار اور زمین پر قبضہ کرنے جیسے جرائم میں کیا جارہا ہے۔ کچھ ہتھیار ڈاکوؤں، اغوا کاروں، نوعمر گینگ، سمندری قزاقوں اور جنگل میں لوٹ مار کرنے والوں تک بھی پہنچ گئے ہیں۔ پولیس نے حال ہی میں تصدیق کی ہے کہ 26 اگست کو چٹاگانگ کے مجرم مبارک حسین عرف گلا کاٹا مبارک کو گرفتار کرنے کے آپریشن کے دوران پولیس پر جس پستول سے فائرنگ کی گئی، وہ 5 اگست 2024 کو چٹاگانگ کے کوتوالی پولیس اسٹیشن سے لوٹی گئی تھی۔ پولیس کے مطابق، مبارک نے تفتیشی افسر کو بتایا کہ اسے یہ ہتھیار ایک دوسرے مجرم سے ملا تھا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوٹے جانے کے بعد یہ ہتھیار کئی افراد کے ہاتھوں سے گزرا تھا۔ ایک اور معاملے میں میرپور سے برآمد کی گئی ایک غیر ملکی پستول کے بارے میں معلوم ہوا کہ اسے 5 اگست کے بعد ایک تھانے سے لوٹا گیا تھا۔ 2 مارچ کو سید آباد بس ٹرمینل کے علاقے میں ایک آپریشن کے دوران نارکوٹکس کنٹرول ڈپارٹمنٹ کے ایک انسپکٹر کو گولی ماردی گئی تھی۔ پولیس نے اس واقعے میں ملوث مشتبہ مجرم اور منشیات فروش آٹو ساجل کو گرفتار کیا۔ اس سے حاصل معلومات کی بنیاد پر پولیس نے سومی باغ میں ایک کرائے کے مکان سے دو غیر ملکی پستول، چار میگزین، 77 راؤنڈ کارتوس اور 59 گرام ہیروئن برآمد کی۔ ساجل نے پولیس کو بتایا کہ یہ ہتھیار اگست میں واری پولیس اسٹیشن سے لوٹے گئے تھے۔ گزشتہ ہفتے کے روز پولیس نے ارایمبز ار بازار سینٹرل جامع مسجد کی دوسری منزل پر ایک شیلف سے ایک پستول، دو میگزین اور 20 کارتوس برآمد کیے۔ پولیس نے بتایا کہ یہ سامان 2024 کی بغاوت کے دوران ارایمبز ار پولیس اسٹیشن سے لوٹے گئے ہتھیاروں میں شامل تھا۔ پولیس کی تفتیش میں لوٹے گئے ہتھیاروں کی فروخت کے شواہد بھی ملے ہیں۔ کچھ لوگوں نے لوٹی گئی پستولیں محض 50 ہزار ٹکا میں فروخت کر دی تھیں۔ ایس آر بی کے سینئر افسر ونگ کمانڈر اے زیڈ ایم انتخاب چودھری نے لوگوں سے اپیل کی کہ اگر انہیں لوٹے گئے یا غیر قانونی ہتھیاروں کے ٹھکانوں کے بارے میں کوئی معلومات ہوں تو وہ اطلاع دیں۔ انہوں نے کہا کہ ہتھیاروں کی برآمدگی کے لیے خصوصی مہم شروع کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا، کھلنا، راجشاہی اور چٹاگانگ سمیت کئی علاقوں میں غیر قانونی ہتھیاروں کے بارے میں کچھ ابتدائی معلومات ملی ہیں۔ بنگلہ دیش کی اسپیشل رسپانس بٹالین (SRB) اور دیگر قانون نافذ کرنے والے ادارے اب بھی 306,1 ہتھیار برآمد کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ تحریک کے دوران ہزاروں ہتھیار اور لاکھوں گولیاں لوٹی گئی تھیں۔ سیکورٹی اداروں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ لاپتہ ہتھیاروں میں سے کچھ اب جرائم پیشہ گروہوں کے پاس پہنچ چکے ہیں، جس سے امن وامان کی صورتحال کے لیے سنگین خطرات پیدا ہو رہے ہیں۔ بنگلہ دیشی حکومت نے ملک میں ہونے والے آئندہ انتخابات اور مقامی بلدیاتی انتخابات کے پیش نظر ان ہتھیاروں کی واپسی کے لیے ملک گیر مہم شروع کی ہے اور ہتھیاروں کی واپسی کے لیے نقد انعامات کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔

افغانستان کو اپنے دفاع کا حق ہے

پاکستان کو سرحد پار حملوں پر طالبان کی وارننگ

کابل: طالبان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے کہا ہے کہ افغانستان کو کسی بھی پاکستانی فوجی کارروائی کے خلاف اپنی سرزمین کے دفاع کا حق حاصل ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر پاکستان نے افغانستان کے اندر حملے کیے تو کابل کی جانب سے سخت جواب دیا جائے گا۔ العربیہ انگلش کو دیے گئے ایک انٹرویو میں ذبیح اللہ مجاہد نے پاکستان کے ان الزامات کو مسترد کر دیا کہ افغان سرزمین کو عسکریت پسند گروپوں کی بھرتی۔ تربیت اور پاکستان کے خلاف حملوں کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ ذبیح اللہ مجاہد نے کہا کہ اگر پاکستان افغان سرزمین کی حرمت کی خلاف ورزی کے لیے اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 51 کا حوالہ دیتا ہے تو افغانستان کو اپنے ملک کے دفاع کا حق حاصل ہے اور وہ اس حق کا استعمال کرے گا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ افغانستان کے اندر کسی بھی فوجی کارروائی کو افغان خودمختاری کی خلاف ورزی تصور کیا جائے گا اور اس کے نتیجے میں کابل کی جانب سے سخت ردعمل سامنے آسکتا ہے۔ ذبیح اللہ مجاہد کا یہ بیان پاکستانی فوج کے ترجمان کی جانب سے العربیہ انگلش کو دیے گئے ایک سابقہ انٹرویو کے بعد سامنے آیا۔ پاکستانی فوجی عہدیدار نے الزام عائد کیا تھا کہ عسکریت پسند گروپ افغان سرزمین پر جنگجوؤں کو بھرتی۔ تربیت اور مسلح کر رہے ہیں جو بعد میں پاکستان کے اندر حملے کرتے ہیں۔ طالبان ترجمان نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ کابل تحریک طالبان پاکستان یعنی ٹی ٹی پی کو افغان سرزمین سے کارروائیاں کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ انہوں نے اس دعوے کی بھی تردید کی کہ طالبان انتظامیہ دوسرے ممالک کے خلاف حملے کرنے والے مسلح گروپوں کی حمایت کرتی ہے۔ ذبیح اللہ مجاہد نے اس کے بجائے پاکستان پر زور دیا کہ وہ اپنے داخلی سیکیورٹی مسائل پر توجہ دے۔ ان کا کہنا تھا کہ ٹی ٹی پی اور بلوچ مسلح گروپوں سے متعلق بدامنی افغانستان میں طالبان کی دوبارہ اقتدار میں واپسی سے پہلے کی ہے۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب کابل اور اسلام آباد کے درمیان تعلقات کشیدہ ہیں۔ پاکستان مغربی سرحد پر عسکریت پسندوں کی سرگرمیوں کے حوالے سے بارہا تشویش کا اظہار کرتا رہا ہے۔ فوجی کارروائی کے خلاف انتباہ کے باوجود ذبیح اللہ مجاہد نے کہا کہ افغانستان پاکستان کے ساتھ بات چیت کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے سیکیورٹی سے متعلق خدشات دور کرنے کے لیے مشترکہ جنس معلومات کے تبادلے اور دوطرفہ تعاون کے بہتر نظام قائم کرنے پر زور دیا۔ طالبان ترجمان نے دونوں ممالک کے درمیان ثالثی میں سعودی عرب کے زیادہ فعال کردار کا بھی خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا کہ ریاض کے افغانستان اور پاکستان دونوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات ہیں اور وہ اختلافات دور کرنے کی کوششوں میں مثبت کردار ادا کرسکتا ہے۔ طالبان اس سے قبل بھی پاکستان کے ساتھ تنازعات کے حل کے لیے بات چیت پر زور دیتا رہا ہے۔ دوسری جانب اسلام آباد مسلسل ان عسکریت پسند گروپوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرتا رہا ہے جن کے بارے میں اس کا کہنا ہے کہ وہ افغان سرزمین سے پاکستان کے خلاف سرگرم ہیں۔

یونیسیف کے انتباہ کے باوجود ویکسین خریداری کا نظام تبدیل

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں عبوری حکومت کی جانب سے یونیسیف کے ذریعے خسرہ اور روبیلا ویکسین کی خریداری روک کر اوپن ٹینڈر کا نظام اپنانے کے بعد ویکسین کی فراہمی میں تاخیر ہوئی، معمول کی حفاظتی ٹیکہ کاری متاثر ہوئی اور ملک کو خسرے کی سنگین وبا کا سامنا کرنا پڑا۔ رپورٹ کے مطابق ستمبر 2025 میں پروفیسر محمد یونس کی قیادت والی عبوری حکومت نے یونیسیف کے ذریعے ویکسین خریدنے کا پرانا طریقہ تبدیل کر دیا تھا۔ یونیسیف نے اس فیصلے کی مخالفت کرتے ہوئے خبردار کیا تھا کہ اس سے ویکسین کی فراہمی متاثر ہوسکتی ہے۔ تاہم نیا ٹینڈر عمل بیوروکریٹک تاخیر کا شکار ہوا اور ویکسین کا ذخیرہ ختم ہونے لگا۔ مارچ کے وسط سے ملک میں خسرے کے 32 ہزار سے زائد مشتبہ کیسز اور 250 سے زیادہ اموات رپورٹ ہوئیں، جن میں زیادہ تر بچے شامل تھے۔ وبا 64 میں سے 58 اضلاع تک پھیل گئی اور 21 ہزار سے زیادہ مریضوں کو اسپتال میں داخل کرنا پڑا۔ اعداد وشمار کے مطابق 2025 میں اہل بچوں میں سے صرف 59 فیصد کو خسرے کی ویکسین مل سکی، جبکہ مؤثر تحفظ کے لیے تقریباً 95 فیصد کوریج کا ہدف رکھا جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق غذائی قلت، کمزور صحت کا نظام اور وٹامن اے کی تقسیم میں تعطل نے بھی صورتحال کو مزید خراب کیا۔ بعدازاں حکومت نے اپریل میں یونیسیف کے ذریعے ویکسین کی خریداری دوبارہ شروع کر دی اور عالمی اداروں کے تعاون سے ہنگامی ویکسینیشن مہم شروع کی گئی۔ عبوری حکومت کے ایک سابق صحت مشیر نے خریداری کے نظام میں تبدیلی کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ مقصد اسے زیادہ باقاعدہ اور شفاف بنانا تھا۔

مصنوعی ذہانت کے بڑھتے استعمال سے چین میں ملازمتوں پر دباؤ

بیجنگ: چین میں مصنوعی ذہانت کے تیزی سے بڑھتے استعمال کے باعث مختلف شعبوں میں ملازمتیں متاثر ہونے لگی ہیں، جبکہ نوجوان کارکنوں کو روزگار کے حصول میں سب سے زیادہ مشکلات کا سامنا ہے۔ چین میں 16 سے 24 سال کی عمر کے نوجوانوں میں بے روزگاری کی شرح اگست میں 18.9 فیصد تک پہنچ گئی، جبکہ ملک میں مجموعی شہری بے روزگاری کی شرح تقریباً 5 فیصد ہے۔ طلبہ کو نوجوانوں کی بے روزگاری کے ان اعداد وشمار میں شامل نہیں کیا جاتا۔ مصنوعی ذہانت کا اثر سافٹ ویئر، پروگرامنگ، ترجمہ، میڈیا اور دیگر شعبوں میں نمایاں ہورہا ہے۔ بیجنگ میں ایک 40 سالہ پروگرام کو تقریباً 160 دیگر ملازمین کے ساتھ اس وقت ملازمت سے فارغ کر دیا گیا جب کمپنی میں یہ سوال اٹھا کہ پروگرامنگ کا کتنا کام مصنوعی ذہانت کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔ چینی صنعتوں میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کی رفتار بھی تیزی سے بڑھی ہے۔ 2024 میں صرف 6.9 فیصد صنعتی ادارے اے آئی ماڈلز اور ایجنٹس استعمال کر رہے تھے، لیکن گزشتہ سال یہ شرح بڑھ کر 5.47 فیصد ہوگئی۔ ڈاک کی چھانٹی، ٹریفک کنٹرول اور خوراک کی ترسیل جیسے کاموں میں بھی روبوٹس اور خودکار نظاموں کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق مصنوعی ذہانت پیداواری صلاحیت میں اضافہ کرسکتی ہے، لیکن اس کے نتیجے میں روزگار میں خلل چین کے پہلے سے دباؤ کے شکار روزگار کے نظام کے لیے ایک بڑا چیلنج بن سکتا ہے۔ خواتین بھی زیادہ متاثر ہوسکتی ہیں کیونکہ کئی ایسے شعبوں میں ان کی تعداد زیادہ ہے جہاں خودکاری تیزی سے انسانی محنت کی جگہ لے سکتی ہے۔ چینی حکومت اپنی ''اے آئی پلس'' حکمت عملی اور 2030 تک کے منصوبوں کے تحت معیشت اور صنعت میں مصنوعی ذہانت کے وسیع استعمال کو فروغ دے رہی ہے۔ تاہم تیزی سے بڑھتی خودکاری کے ساتھ اب یہ سوال بھی اہم ہوتا جارہا ہے کہ نئی ٹیکنالوجی سے پیدا ہونے والی ترقی اور روزگار کے تحفظ کے درمیان توازن کیسے قائم کیا جائے۔

چین پر امریکی مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجی حاصل کرنے کے الزامات

واشنگٹن: مصنوعی ذہانت کے میدان میں امریکا اور چین کے درمیان بڑھتی مسابقت کے دوران یہ خدشات سامنے آرہے ہیں کہ چینی کمپنیاں جدید امریکی اے آئی ماڈلز کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھا کر تیزی سے اپنے ماڈلز تیار کر رہی ہیں۔ امریکی کمپنیاں رواں سال ڈیٹا سینٹرز، جدید چپس اور کمپیوٹنگ انفرااسٹرکچر سمیت مصنوعی ذہانت کے شعبے میں تقریباً 700 ارب ڈالر خرچ کرنے کی تیاری کر رہی ہیں۔ تاہم چین کے اوپن ویٹ اے آئی ماڈلز کی تیزی سے بڑھتی مقبولیت نے امریکی ٹیکنالوجی کمپنیوں کے لیے نئی مسابقت پیدا کر دی ہے۔ ڈیپ سیک، مون شوٹ کے کمی اور علی بابا کے کوین جیسے چینی ماڈلز، جو کچھ عرصہ قبل تک عالمی کاروباری حلقوں میں نسبتاً کم معروف تھے، اب متعدد بڑی بین الاقوامی کمپنیوں میں استعمال کیے جارہے ہیں۔ اس پیش رفت میں چینی انجینئرنگ اور تحقیق کے ساتھ ساتھ ''ڈسٹلیشن'' نامی تکنیک کا کردار بھی زیر بحث ہے۔ اس طریقے میں ایک انتہائی جدید اے آئی ماڈل سے بڑی تعداد میں سوالات پوچھ کر اس کے جوابات کی بنیاد پر دوسرے ماڈل کو تربیت دی جاسکتی ہے، جس سے نسبتاً کم وسائل اور سرمایہ کاری کے ذریعے پہلے ماڈل کی بعض صلاحیتیں حاصل کرنا ممکن ہوتا ہے۔ ڈسٹلیشن بذات خود ایک تسلیم شدہ تکنیک ہے اور اجازت کے ساتھ تحقیق اور تجارتی منصوبوں میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ تاہم امریکی حلقوں میں تشویش یہ ہے کہ اگر جدید ماڈلز کی صلاحیتوں کو بغیر اجازت بڑے پیمانے پر چینی ماڈلز کی تربیت کیلئے استعمال کیا گیا تو اس سے امریکی کمپنیوں کی بھاری سرمایہ کاری اور تکنیکی برتری متاثر ہوسکتی ہے۔ مصنوعی ذہانت کی یہ دوڑ اب محض بہتر سافٹ ویئر بنانے کا مقابلہ نہیں رہی بلکہ ٹیکنالوجی، سرمایہ کاری، دانشورانہ ملکیت اور عالمی منڈی میں مستقبل کی برتری کی وسیع تر کشمکش بنتی جارہی ہے۔

پاکستان کو افغان میڈیکل اسٹوڈنٹس کے اخراج کا حکم واپس لینا چاہئے

ماہرین نے کہا کہ یہ حکم طب اور دندان سازی کی تعلیم حاصل کرنے والی خواتین کے تعلیمی کیریئر کو مستقل طور پر ختم کرسکتا ہے

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ماہرین نے پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ افغان میڈیکل اور ڈینٹل طلباء کو ملک بدر کرنے کے اپنے فیصلے کو فوری طور پر واپس لے، انتباہ دیتے ہوئے کہ اس پالیسی سے درجنوں افغان طالب علموں بالخصوص خواتین کی تعلیم اور تحفظ کو خطرہ ہے جنہیں طالبان کے دور میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے روک دیا گیا تھا۔ ماہرین نے کہا کہ یہ حکم طب اور دندان سازی کی تعلیم حاصل کرنے والی خواتین کے تعلیمی کیریئر کو مستقل طور پر ختم کرسکتا ہے اگر انہیں افغانستان واپس جانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کے ماہرین نے کہا کہ کم از کم 100 افغان میڈیکل اور ڈینٹل طلباء اس ہدایت سے متاثر ہوئے ہیں، جن میں ایک اندازے کے مطابق 20 سے 40 خواتین شامل ہیں جو پاکستان کے صوبہ پنجاب کے اداروں میں داخل ہیں۔ انہوں نے اس فیصلے کو انسانی حقوق کی سنگین تشویش قرار دیا کیونکہ افغانستان کے طالبان حکام نے خواتین کو یونیورسٹیوں اور طبی تربیت پر پابندی عائد کر رکھی ہے، جس سے نکالے جانے والوں کو اپنی تعلیم جاری رکھنے کا عملی طور پر کوئی موقع نہیں ملا۔ یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب پاکستان نے کابل میں طالبان انتظامیہ کے ساتھ بگڑتے تعلقات کے درمیان، غیر دستاویزی مہاجرین اور کچھ ویزا ہولڈرز سمیت افغان شہریوں کی وطن واپسی کے لیے اپنی ملک گیر مہم تیز کر دی ہے۔ پاکستانی حکام نے گزشتہ سال کے دوران ملک بدری میں تیزی لائی ہے جس سے ملک میں مقیم لاکھوں افغان متاثر ہوئے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ماہرین نے خبردار کیا کہ میڈیکل اور ڈینٹل کالجوں میں داخلہ لینے والی افغان خواتین کو نکالنے کے فوری اور طویل مدتی نتائج ہوں گے کیونکہ طالبان کی موجودہ پابندیوں کے تحت وہ قانونی طور پر افغانستان میں اپنی تعلیم دوبارہ شروع نہیں کرسکتیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اس پالیسی سے افغان خواتین کی ایک نسل کو ڈاکٹر اور دندان ساز بننے کے مواقع سے محروم ہونے کا خطرہ ہے جب کہ افغانستان میں خواتین کی صحت کی دیکھ بھال کرنے والے پیشہ ور افراد کی شدید ضرورت ہے۔ ماہرین نے اس بات پر بھی زور دیا کہ بین الاقوامی انسانی حقوق کے قانون کے تحت پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ وہ قومیت کی بنیاد پر امتیاز کے بغیر اعلیٰ تعلیم تک مساوی رسائی کو یقینی بنائے۔ ان کا کہنا تھا کہ پہلے سے تسلیم شدہ اداروں میں داخلہ لینے والے طلباء کو اپنی ڈگریاں مکمل کرنے کی اجازت دی جانی چاہیے بجائے اس کے کہ انہیں اچانک ہٹا دیا جائے۔ رپورٹس کے مطابق، پاکستان کے میڈیکل ریگولیٹر نے سرکاری اور نجی طبی اور ڈینٹل اداروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ افغان طلباء کی روانگی کے لیے انتظامی طریقہ کار مکمل کریں اور رواں تعلیمی سیشن کے لیے افغان شہریوں کے نئے داخلے معطل کر دیں۔ لاہور کی متعدد یونیورسٹیوں نے افغان طلباء کو نوٹس جاری کرنا شروع کر دیا کہ وہ نان آبجیکشن سرٹیفکیٹ جمع کریں اور نکلنے کی تیاری کریں۔

چین سے انڈونیشیا ایٹومیڈیٹ اسمگل کرنے کا نیٹ ورک بے نقاب، چینی شہری گرفتار

جکارتہ: انڈونیشیا کی پولیس نے چین سے ایٹومیڈیٹ پر مشتمل ویپ کارٹریجز کی مبینہ اسمگلنگ اور تقسیم کے ایک بین الاقوامی نیٹ ورک کا پردہ فاش کرتے ہوئے ایک چینی شہری سمیت تین افراد کو ملزم نامزد کر دیا ہے۔ پولیس کے مطابق کارروائی کے دوران پہلے مغربی جکارتہ کے ایک اپارٹمنٹ سے دو خواتین کو گرفتار کیا گیا اور ان کے قبضے سے ایٹومیڈیٹ پر مشتمل 27 ویپ کارٹریجز برآمد ہوئے۔ تحقیقات کے دوران ایک معروف انسٹاگرام شخصیت جولیا پراستینی المعروف جولے کا نام بھی سامنے آیا، جسے بعد میں حراست میں لیا گیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس کے یورین ٹیسٹ میں ایٹومیڈیٹ کی موجودگی پائی گئی، جس کے بعد اسے بحالی کے پروگرام میں بھیج دیا گیا۔ مزید تحقیقات کے نتیجے میں پولیس نے XC نامی ایک چینی شہری کو گرفتار کیا، جس کے قبضے سے مزید 71 ایٹومیڈیٹ ویپ کارٹریجز برآمد کرنے کا دعویٰ کیا گیا۔ پولیس کے مطابق یہ نیٹ ورک جولائی سے سرگرم تھا اور ہر کارٹریج پر تقریباً سات لاکھ انڈونیشائی روپیہ منافع کمایا جارہا تھا۔ ممنوعہ ویپس کی فروخت مبینہ طور پر سوشل میڈیا اور ذاتی رابطوں کے ذریعے خفیہ انداز میں کی جاتی تھی۔ حکام کا کہنا ہے کہ مجموعی طور پر چار افراد کو حراست میں لیا گیا، جن میں سے تین کو باقاعدہ ملزم قرار دیا گیا ہے۔

یورپ کی عوامیت پسند جماعتیں چین پر تنقید سے کیوں گریز کرتی ہیں؟

یورپی سیاست میں چین بظاہر عوامیت پسند جماعتوں کیلئے ایک آسان ہدف ہوسکتا ہے

برسلز: یورپ کی عوامیت پسند اور قوم پرست سیاسی جماعتیں جہاں امیگریشن، یورپی یونین، عالمی اداروں اور روایتی سیاسی اشرافیہ کو مسلسل تنقید کا نشانہ بناتی ہیں، وہیں چین کے معاملے میں ان کا رویہ نسبتاً محتاط دکھائی دیتا ہے۔ یورپی سیاست میں چین بظاہر عوامیت پسند جماعتوں کے لیے ایک آسان ہدف ہوسکتا ہے۔ یورپی صنعتوں کو چینی کمپنیوں سے سخت مقابلے کا سامنا ہے، چین پر اپنی صنعتوں کو بھاری سرکاری مراعات دینے کے الزامات بھی عائد ہوتے رہے ہیں، جبکہ انسانی حقوق، تجارت اور قومی سلامتی سے متعلق معاملات پر بیجنگ اور یورپی ممالک کے درمیان اختلافات موجود ہیں۔ اس کے باوجود یورپ کی متعدد عوامیت پسند جماعتیں چین کے خلاف وہ سخت زبان استعمال نہیں کرتیں جو وہ دیگر بین الاقوامی یا داخلی معاملات پر اختیار کرتی ہیں۔ اس رجحان کی ایک وجہ چین کے ساتھ اقتصادی تعلقات اور سرمایہ کاری کو قرار دیا جاتا ہے۔ ہنگری اس کی نمایاں مثال رہا ہے، جہاں چینی کمپنیوں نے بیٹریوں، الیکٹرک گاڑیوں اور دیگر صنعتی منصوبوں میں بڑی سرمایہ کاری کی ہے۔ چین کے ساتھ قریبی تعلقات نے بعض یورپی سیاسی قوتوں کو بیجنگ کے ساتھ محاذ آرائی کے بجائے عملی تعاون کی پالیسی اپنانے کی ترغیب دی ہے۔ ایک اور عنصر یہ ہے کہ بعض عوامیت پسند سیاسی رہنما چین کے مضبوط مرکزی اقتدار، قومی خودمختاری پر زور اور مغربی لبرل سیاسی تصورات سے فاصلے کو اپنے سیاسی بیانیے کے بعض حصوں سے ہم آہنگ سمجھتے ہیں۔ اس صورتحال نے یورپی سیاست میں ایک دلچسپ تضاد پیدا کر دیا ہے۔ جو جماعتیں عالمی تجارت، غیر ملکی اثر ورسوخ اور مقامی صنعتوں کے تحفظ جیسے معاملات پر سخت مؤقف اختیار کرتی ہیں، وہ دنیا کی دوسری سب سے بڑی معیشت اور یورپ کے اہم تجارتی حریف چین کے معاملے میں اکثر زیادہ محتاط نظر آتی ہیں۔ چین کے ساتھ یورپ کے بڑھتے اقتصادی روابط کے باعث یہ بحث مزید اہم ہوتی جارہی ہے کہ مستقبل میں یورپی عوامیت پسند جماعتیں بیجنگ کے ساتھ تعلقات کو معاشی مفادات، قومی خودمختاری اور اپنی داخلی سیاسی ترجیحات کے درمیان کس طرح متوازن کرتی ہیں۔

اقوام متحدہ کے ماہرین کا افغانوں کو زبردستی ملک بدری سے بچانے پر زور

اقوام متحدہ کے ماہرین نے پاکستان سے افغانوں کی زبردستی واپسی پر تشویش کا اظہار کیا ہے

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے ماہرین نے پاکستان سے افغانوں کی زبردستی واپسی پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اقوام متحدہ کے ماہرین نے اسلام آباد پر زور دیا کہ وہ افغان شہریوں کو ملک بدر کرنے سے قبل ان کے حالات کا جائزہ لے اور کمزور طبقے سے تعلق رکھنے والے افغانوں، خاص طور پر خواتین اور تنہا بچوں کی ملک بدری کو روکے۔ ایک بیان میں انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ افغان شہریوں کی واپسی کا عمل نان ریفولمنٹ کے اصول کے مطابق ہونا چاہیے۔ اقوام متحدہ کے ماہرین کے بیان کا ایک حصہ یہ ہے: پاکستان واحد ملک نہیں ہے جو افغانوں کو ملک بدر کر رہا ہے۔ ماہرین نے تمام ممالک پر زور دیا کہ وہ نان ریفولمنٹ کے اصول کے تحت اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں؛ یہ اصول بین الاقوامی روایتی قانون کا حصہ ہے اور تمام ریاستوں پر لازم ہے۔ مہاجرین کے حقوق کے کارکن علی رضا کریمی نے کہا کہ انسانی حقوق کی تنظیموں اور اقوام متحدہ کے دفاتر کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ کمزور افراد کے حقوق اور تحفظ کی حمایت کریں۔ دریں اثنا، پنجاب میں حکام کا کہنا ہے کہ اس وقت 213 افغان شہری مہاجرین کے لیے قائم 39 حراستی مراکز میں موجود ہیں اور توقع ہے کہ انہیں طورخم کے راستے افغانستان واپس بھیج دیا جائے گا۔ افغان مہاجرین کی ملک بدری پر تشویش کے ساتھ ساتھ، پاکستان میں موجود افغان میڈیکل طلبہ کی صورتحال بھی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ لاہور ہائی کورٹ نے جمعہ 18 ستمبر کو افغان میڈیکل طلبہ کی واپسی سے متعلق پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے حکم پر عمل درآمد معطل رکھنے کے فیصلے میں توسیع کر دی۔ پاکستان میں افغان مہاجرین کی نمائندگی کرنے والے وکیل صدیق کاکڑ نے کہا: 'طلبہ سے کہا گیا تھا کہ وہ اپنی تعلیم جاری رکھیں اور امتحانات دیں، جبکہ پاکستانی حکام کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ انہیں ایسا کرنے کی اجازت دیں۔ یہ ایک قلیل مدتی فیصلہ ہے۔'' یہ پیش رفت ایسے وقت میں ہوئی ہے جب اسلامک امارات کے ترجمان نے اس سے قبل کہا تھا کہ گزشتہ ایک سال کے دوران تقریباً 20 لاکھ افغان مہاجرین پاکستان، ایران اور ترکی سے وطن واپس آچکے ہیں۔

خیبر پختونخوا کے وزیراعلیٰ نے بگڑتی ہوئی سکیورٹی صورتحال کا ذمہ دار ناکام خارجہ پالیسی کو قرار دیا

خیبر پختونخوا کے وزیراعلیٰ سہیل آفریدی نے ہفتے کے روز کہا کہ ملک میں سکیورٹی کی بگڑتی ہوئی صورتحال گزشتہ 22 سالوں کے دوران اپنائی گئی ناکام خارجہ پالیسی کا نتیجہ ہے

پشاور: خیبر پختونخوا کے وزیراعلیٰ سہیل آفریدی نے ہفتے کے روز کہا کہ ملک میں سکیورٹی کی بگڑتی ہوئی صورتحال گزشتہ 22 سالوں کے دوران اپنائی گئی ناکام خارجہ پالیسی کا نتیجہ ہے۔ کوہاٹ کے دورے کے دوران انہوں نے کہا، ''اگر کوئی پالیسی نتائج نہیں دے رہی اور مسلسل ناکام ہو رہی ہے، تو اسے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔'' یہاں جاری ہونے والے ایک سرکاری بیان کے مطابق، وزیراعلیٰ نے پولیس لائنز پر دہشت گردانہ حملے میں شہید ہونے والے پولیس اہلکاروں اور شہریوں کے لواحقین سے ملاقات کی اور پولیس، محکمہ انسدادِ دہشت گردی، اسپیشل برانچ، ریسکیو 1122، ڈاکٹروں، ضلعی انتظامیہ اور کوہاٹ کے عوام کی ہمت اور استقامت کو سراہا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ جس انداز میں سکیورٹی اہلکاروں اور دیگر امدادی کارکنوں نے تقریباً 20 گھنٹے جاری رہنے والے آپریشن کے دوران دہشت گردوں کا مقابلہ کیا، وہ انتہائی قابلِ تحسین ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کا مقابلہ کرتے ہوئے جانیں قربان کرنے والے پولیس اہلکاروں اور شہریوں نے قوم کے تحفظ کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ مسٹر آفریدی نے کہا کہ خیبر پختونخوا 2004 سے مسلسل دہشت گردی کے خلاف لڑ رہا ہے، جس کا دورانیہ تقریباً 22 سال بنتا ہے، اور اس عرصے کے دوران صوبے کو 80 ہزار سے زائد جانوں کا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں برسرِ اقتدار آنے والی حکومت کا پاکستان کے ''جعلی اور مسلط کردہ'' حکمرانوں نے جشن کے ساتھ خیر مقدم کیا تھا، لیکن بعد میں صورتحال خراب ہو گئی۔ انہوں نے کہا، افغانستان کے ساتھ ہماری تجارت متاثر ہوئی ہے، سرحد بند کر دی گئی ہے، قبائلی اضلاع میں معاشی سرگرمیاں جمود کا شکار ہیں اور خیبر پختونخوا میں دہشت گردی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ افغان سرحد کی بندش کے باعث گزشتہ مالی سال کے دوران خیبر پختونخوا کو 8 ارب روپے سے زائد کا نقصان اٹھانا پڑا، جبکہ رواں مالی سال کے دوران بھی صوبے کو مزید معاشی نقصانات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی پالیسی نتائج نہیں دے رہی اور مسلسل ناکام ہو رہی ہے تو اسے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ مسٹر آفریدی نے کہا کہ خیبر پختونخوا کے عوام اور پولیس دہشت گردی کے خلاف جنگ کا بھاری بوجھ مسلسل اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پولیس اہلکار فرنٹ لائن پر ڈٹے رہ

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ مآخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیبتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

ممبئی ابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۲۱ ستمبر۔ ۲۰۲۶

حیدرآباد، جرائم پر روک ضروری

شہر حیدرآباد جرائم کا مرکز بنتا چلا جا رہا ہے۔ گنگا جمنی تہذیب اور روایات اور اقدار کا شہر اب جرائم کا مرکز بننے لگا ہے۔ شائد ہی کوئی جرم ایسا ہو جو حیدرآباد میں انجام نہیں دیا جا رہا ہو۔ قتل و غارت گری معمول بنتی چلی جا رہی ہے۔ چوری اور رہزنی کے واقعات عام ہو گئے ہیں۔ راہ چلتے لوگوں کو لوٹنا کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ سائبر جرائم الگ سے رونما ہو رہے ہیں۔ عوام کو لالچ دیتے ہوئے ان کی مال و دولت کو لوٹا جا رہا ہے۔ نشہ کی لعنت نے سارے شہر کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ 18 سال سے کم عمر کے لڑکے نشہ کی لعنت کا شکار ہو رہے ہیں۔ حکومت اور ایجنسیوں کی تمام تر کوششوں کے باوجود گانجہ کے استعمال پر قابو نہیں پایا جا سکا ہے۔ پولیس کی جانب سے چیوترہ مشن، کارڈن اینڈ سرچ اور کئی طرح کے اقدامات کئے جا رہے ہیں اس کے باوجود قتل اور اقدام قتل کے واقعات پر بھی کسی طرح کی روک نہیں لگ پائی ہے۔ نشہ آور اشیاء اور ادویات کی خرید و فروخت اور استعمال معمول بن گیا ہے اور اسی کے اثر سے قتل و خون کا بازار گرم کیا جا رہا ہے۔ شہر میں آئے دن قتل کی وارداتیں انجام دی جا رہی ہیں۔ خاص طور پر مسلم نوجوان کئی طرح کی برائیوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ ناجائز تعلقات کیلئے قتل کیا جا رہا ہے، رشتہ ٹھکرانے پر موت کے گھاٹ اتارا جا رہا ہے۔ محبت میں ناکامی پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ گانجہ اور شراب کا استعمال بے تحاشہ بڑھ گیا ہے اور نوجوان نسل ان لعنتوں کا شکار بنتے ہوئے کھوکھلی ہوتی چلی جا رہی ہے۔ معاشرہ کئی طرح کے بگاڑ کا شکار ہو گیا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ ناجائز تعلقات بھی عام ہو گئے ہیں۔ بے راہ روی معاشرہ کا حصہ بن گئی ہے اور افسوس کی بات یہ بھی ہے کہ کئی گوشوں میں اس کو برا بھی نہیں سمجھا جا رہا ہے۔ سود کی لعنت الگ سے معاشرہ میں بگاڑ پیدا کر رہی ہے اور ہماری جڑوں کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ سود جیسی حرام کمائی کو بھی غلط یا ناجائز نہیں سمجھا جا رہا ہے اور حق سمجھتے ہوئے کاروبار کیا جا رہا ہے۔ ان ساری غیر شرعی، غیر قانونی اور غیر سماجی سرگرمیوں کو روکنے پر توجہ نہیں دی جا رہی ہے۔ تیزی سے بدلتے وقت کے ساتھ سماج میں نت نئی تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔ یہ تبدیلیاں اگر مثبت اور بہتری کی سمت ہوں تو ان کا خیر مقدم ہے تاہم ترقی یافتہ دور میں لعنتوں کا عروج زیادہ ہو گیا ہے۔ معاشرہ سے اچھے اور برے، صحیح اور غلط کی پہچان تقریباً ختم ہونے لگی ہے اور لوگ غلط کو غلط سمجھنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ معاشرہ کی ان لعنتوں کو ختم کرنے کیلئے محض زبانی جمع خرچ سے کچھ ہونے والا نہیں ہے۔ معاشرہ کی اصلاح کیلئے ایک منظم اور باضابطہ مہم چلائی جانے کی ضرورت ہے۔ سماج کے ذمہ داروں کو، سیاسی قائدین کو، مذہبی شخصیتوں کو، خانقاہوں میں بیٹھے ہوئے مشائخین کو، مدارس میں تعلیم دینے والے علماء کرام کو اپنی اپنی ذمہ داری کا احساس کرنے کی ضرورت ہے۔ بحیثیت مجموعی سماج سبھی طبقات اور گوشوں پر مشتمل ہوتا ہے اس لئے برائی کو محض برائی سمجھ کر خاموش بیٹھنا اس کا حل نہیں ہو سکتا بلکہ ہر طبقہ اور گوشے کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے برائیوں کے خاتمہ کیلئے آگے آنا چاہئے۔ سماج میں اور خاص طور پر نوجوانوں میں اصلاح معاشرہ کی مہم چلانے کی ضرورت ہے۔ جب تک سماج کے تمام گوشے اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں کریں گے اور ان برائیوں کے خلاف اپنا رول ادا کرنے کیلئے آگے نہیں آئیں گے ہمارا سماج اور معاشرہ اسی طرح کی لعنتوں کا شکار ہوتا رہے گا۔ ہماری جڑیں کھوکھلی ہوتی رہیں گی اور اس کیلئے ہم سب ذمہ دار ہونگے۔ پرانے شہر میں پیش آ رہی قتل کی وارداتیں انتہائی نسنگین ہیں۔ اس کے جو اثرات متاثرہ خاندانوں پر، پاس پڑوس پر، محلہ پر اور سارے معاشرہ پر مرتب ہوتے ہیں اس جانب کسی کی توجہ دکھائی نہیں دے رہی ہے۔ ہمیں جاگنے کی ضرورت ہے قبل اسکے کہ تاخیر ہو جائے۔ ابھی تک ہی کافی تاخیر ہو چکی ہے اور حالات کے قابو سے باہر ہو جانے سے پہلے سماج کے تمام ذمہ دار طبقات کو حرکت میں آنے کی ضرورت ہے۔ یہ سمجھنا چاہئے کہ ان واقعات کی روک تھام سماج کے ہر ذمہ داری طبقہ اور شہری کی ذمہ داری ہے۔

انتظامی اختیارات اور عدالتی احتساب

سرکاری اختیارات کے استعمال، شہری آزادی اور انتظامی فیصلوں پر عدالتی نگرانی کے حوالے سے ستمبر 2026ء میں الہ آباد اور پٹنہ ہائی کورٹ کے فیصلے خاص توجہ کے حامل ہیں۔ ایک معاملہ گوتم بدھ نگر کی ضلع مجسٹریٹ میدھا روپم سے متعلق ہے، جو چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کی بیٹی ہیں، ایک معاملہ بانکا اور دو بہار کے نالندہ سے متعلق ہیں، جن میں بہار کنٹرول آف کرائمز ایکٹ 2024ء کے تحت کیے گئے اقدامات شامل ہیں۔ ان معاملات میں عدالتوں نے انتظامی اختیارات، قانونی طریقہ کار، شخصی آزادی اور افسران کی جواب دہی کو اہمیت دی۔ تاہم، مقدمات کے حقائق، قوانین اور احکامات الگ ہیں۔ میدھا روپم اور آکریتی چودھری کا معاملہ: گوتم بدھ نگر کی ڈی ایم میدھا روپم کا معاملہ ڈی یو کی طالبہ آکریتی چودھری کی قومی سلامتی قانون 1980ء کے تحت حراست سے متعلق ہے۔ اپریل 2026ء میں نوئیڈا میں مزدوروں کے احتجاج کے پس منظر میں حراست میں لی گئی آکریتی چودھری کی حراست الہ آباد ہائی کورٹ نے 2/ستمبر 2026ء کو منسوخ کر دی۔ عدالت نے کہا کہ حراست کی مطلوبہ بنیاد نہیں تھی اور فیصلہ مناسب اطلاقِ ذہن کے بغیر کیا گیا، جس سے آئین کے آرٹیکل 21/ کے تحت شخصی آزادی متاثر ہوئی۔ عدالت نے پانچ لاکھ روپے معاوضہ ادا کرنے اور ذمہ دار افسران کی تنخواہوں سے وصول کرنے کا حکم دیا، جسے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے۔

نالندہ میں بہار کنٹرول آف کرائمز ایکٹ: چندن کمار نالندہ کے خلاف 2018، 2021، 2024 اور 2025 کے دوران درج پانچ مقدمات کی بنیاد پر ستمبر 2025ء میں بہار کنٹرول آف کرائمز ایکٹ، 2024ء کے تحت کارروائی شروع ہوئی۔ 10/اکتوبر کو ضلع مجسٹریٹ نے انہیں دو ماہ تک گھر سے تقریباً 40 کلومیٹر دور سلاؤ تھانے میں ہفتے میں تین دن حاضری اور گرپاک تھانے کی حدود سے باہر جانے کے لیے انتظامیہ کی اجازت کا پابند کیا۔ پٹنہ ہائی کورٹ نے 11/ستمبر 2026ء کو یہ حکم منسوخ کرتے ہوئے انہیں 50/ہزار روپے معاوضہ اور 10/ہزار روپے قانونی اخراجات ادا کرنے کا حکم دیا۔ لکشمی کمار عرف فوکن اور اجے سنگھ، نالندہ کے کترپی سرائے تھانہ علاقے کے باشندے ہیں، جن کے خلاف بہار کنٹرول آف کرائمز ایکٹ، 2024ء کے تحت کارروائی کرتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ نے 10/اکتوبر 2025ء کو پابندی و اخراج کے احکامات جاری کیے۔ پٹنہ ہائی کورٹ نے 11/ستمبر 2026 کو احکامات منسوخ کرتے ہوئے کہا کہ 24 ماہ کی مدت میں قانون کے تحت مطلوبہ پولیس رپورٹ عدالت میں داخل ہونے کی شرط پوری نہیں ہوتی۔ عدالت نے ہر ایک کو ایک لاکھ روپے معاوضہ اور دس ہزار روپے قانونی اخراجات کا حکم دیا اور ذمہ دار افسران سے یہ رقم وصول کرنے کا راستہ رکھا۔

بانکا میں گردھاری یادو کا معاملہ: اسی طرح بانکا کے گردھاری یادو کے معاملے میں 8/ستمبر 2025ء کو ضلع مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ یادو صبح دس سے پانچ بجے تک برہٹ تھانے میں حاضری دیں۔

محمد عارف انصاری

سرکاری اختیارات کے استعمال، شہری آزادی اور انتظامی فیصلوں پر عدالتی نگرانی کے حوالے سے ستمبر 2026ء میں الہ آباد اور پٹنہ ہائی کورٹ کے فیصلے خاص توجہ کے حامل ہیں۔ ایک معاملہ گوتم بدھ نگر کی ضلع مجسٹریٹ میدھا روپم سے متعلق ہے، جو چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کی بیٹی ہیں، ایک معاملہ بانکا اور دو بہار کے نالندہ سے متعلق ہیں، جن میں بہار کنٹرول آف کرائمز ایکٹ 2024ء کے تحت کیے گئے اقدامات شامل ہیں۔ ان معاملات میں عدالتوں نے انتظامی اختیارات، قانونی طریقہ کار، شخصی آزادی اور افسران کی جواب دہی کو اہمیت دی۔ تاہم، مقدمات کے حقائق، قوانین اور احکامات الگ ہیں۔ میدھا روپم اور آکریتی چودھری کا معاملہ: گوتم بدھ نگر کی ڈی ایم میدھا روپم کا معاملہ ڈی یو کی طالبہ آکریتی چودھری کی قومی سلامتی قانون 1980ء کے تحت حراست سے متعلق ہے۔ اپریل 2026ء میں نوئیڈا میں مزدوروں کے احتجاج کے پس منظر میں حراست میں لی گئی آکریتی چودھری کی حراست الہ آباد ہائی کورٹ نے 2/ستمبر 2026ء کو منسوخ کر دی۔ عدالت نے کہا کہ حراست کی مطلوبہ بنیاد نہیں تھی اور فیصلہ مناسب اطلاقِ ذہن کے بغیر کیا گیا، جس سے آئین کے آرٹیکل 21/ کے تحت شخصی آزادی متاثر ہوئی۔ عدالت نے پانچ لاکھ روپے معاوضہ ادا کرنے اور ذمہ دار افسران کی تنخواہوں سے وصول کرنے کا حکم دیا، جسے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے۔

نالندہ میں بہار کنٹرول آف کرائمز ایکٹ: چندن کمار نالندہ کے خلاف 2018، 2021، 2024 اور 2025 کے دوران درج پانچ مقدمات کی بنیاد پر ستمبر 2025ء میں بہار کنٹرول آف کرائمز ایکٹ، 2024ء کے تحت کارروائی شروع ہوئی۔ 10/اکتوبر کو ضلع مجسٹریٹ نے انہیں دو ماہ تک گھر سے تقریباً 40 کلومیٹر دور سلاؤ تھانے میں ہفتے میں تین دن حاضری اور گرپاک تھانے کی حدود سے باہر جانے کے لیے انتظامیہ کی اجازت کا پابند کیا۔ پٹنہ ہائی کورٹ نے 11/ستمبر 2026ء کو یہ حکم منسوخ کرتے ہوئے انہیں 50/ہزار روپے معاوضہ اور 10/ہزار روپے قانونی اخراجات ادا کرنے کا حکم دیا۔ لکشمی کمار عرف فوکن اور اجے سنگھ، نالندہ کے کترپی سرائے تھانہ علاقے کے باشندے ہیں، جن کے خلاف بہار کنٹرول آف کرائمز ایکٹ، 2024ء کے تحت کارروائی کرتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ نے 10/اکتوبر 2025ء کو پابندی و اخراج کے احکامات جاری کیے۔ پٹنہ ہائی کورٹ نے 11/ستمبر 2026 کو احکامات منسوخ کرتے ہوئے کہا کہ 24 ماہ کی مدت میں قانون کے تحت مطلوبہ پولیس رپورٹ عدالت میں داخل ہونے کی شرط پوری نہیں ہوتی۔ عدالت نے ہر ایک کو ایک لاکھ روپے معاوضہ اور دس ہزار روپے قانونی اخراجات کا حکم دیا اور ذمہ دار افسران سے یہ رقم وصول کرنے کا راستہ رکھا۔

بانکا میں گردھاری یادو کا معاملہ: اسی طرح بانکا کے گردھاری یادو کے معاملے میں 8/ستمبر 2025ء کو ضلع مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ یادو صبح دس سے پانچ بجے تک برہٹ تھانے میں حاضری دیں۔

وسیع تر قانونی اصول: ان فیصلوں سے واضح ہوتا ہے کہ احتیاطی حراست، اخراج یا نقل و حرکت پر پابندی جیسے اختیارات مخصوص قانونی خطرات سے نمٹنے کے لیے ہیں، محض پولیس رپورٹ یا خدشے کی بنیاد پر نہیں۔ پٹنہ ہائی کورٹ نے کہا کہ ریاستی طاقت کے غلط استعمال کی صورت میں عدالت معاوضہ یا اخراجات عائد کر سکتی ہے اور ذمہ دار افسران سے وصولی ممکن ہے، تاہم انہیں ساعت کا موقع دینا ضروری ہے۔ میدھا روپم، نالندہ اور بانکا کے معاملات میں قومی سلامتی قانون، آرٹیکل 21، معاوضے، بہار کنٹرول آف کرائمز ایکٹ، قانونی طریقہ کار اور افسران کی جواب دہی کے ساتھ شہری آزادیوں کے تحفظ پر بھی زور دیا گیا۔

سوال صرف زیادتی کا نہیں، افسر کی جواب دہی کا ہے: الہ آباد ہائی کورٹ کا آکریتی چودھری حراست مقدمہ اور پٹنہ ہائی کورٹ کے نالندہ مقدمات اس لیے اہم ہیں کہ عدالتوں نے محض انتظامی حکم منسوخ کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ذمہ دار افسران کی جواب دہی اور بعض صورتوں میں معاوضے کی رقم ان کی تنخواہوں سے وصول کرنے کا راستہ بھی اختیار کیا۔ اس پس منظر میں ان واقعات کو دیکھنے کی ضرورت ہے جن میں مسلمان شہری پولیس یا انتظامیہ کی کارروائی، غفلت، جانبدارانہ تفتیش، غیر قانونی حراست، شواہد کے ضیاع یا امن و قانون برقرار رکھنے میں ناکامی سے متاثر ہوئے۔ مقصد الزام تراشی نہیں، بلکہ ذاتی جواب دہی کے اصول کا جائزہ لینا ہے۔

ہاشم پورہ، میرٹھ: مئی 1987ء میں ہاشم پورہ، میرٹھ سے صوبائی مسلح کانسٹیبلری کے اہلکاروں نے مردوں کو حراست میں لیا، جن میں سے کئی کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا۔ طویل عدالتی کارروائی کے بعد دہلی ہائی کورٹ نے اکتوبر 2018ء میں سولہ سابق پی اے سی اہلکاروں کو قتل، اغوا، مجرمانہ سازش اور ثبوت مٹانے کے جرائم میں عمر قید سنائی۔ اس مقدمے میں سرکاری طاقت کے استعمال، حراست کے بعد شہریوں کی حفاظت میں ناکامی اور ثبوت سے متعلق جرائم ہیں۔ اگر ذمہ دار افسران کی شناخت، نگرانی اور جواب دہی اسی مرحلے پر مؤثر ہوتی تو ریاستی طاقت کے استعمال پر فوری قانونی نگرانی کا سوال زیادہ مضبوطی سے سامنے آتا۔ گجرات کے بیسٹ بیکری، بلقیس بانو اور ذکیہ جعفری معاملات: مارچ 2002ء میں گجرات کے وڈودرا کی بیسٹ بیکری پر حملے میں چودہ افراد ہلاک ہوئے، جبکہ گواہوں کے منحرف ہونے کے بعد نچلی عدالت نے تمام ملزمان کو بری کر دیا۔ سپریم کورٹ نے اپریل 2004ء میں گواہوں پر دباؤ، ناقص تفتیش اور استغاثہ کے طرزِ عمل کے پیش نظر مقدمہ مہاراشٹر منتقل کیا۔ بلقیس بانو مقدمے میں پانچ پولیس اہلکاروں اور دو ڈاکٹروں کو سزا ہوئی، مگر ذکیہ جعفری درخواست میں اعلیٰ سطحی سازش ثابت نہیں ہوئی۔ اس لیے متعلقہ افسران کی انفرادی مجرمانہ ذمہ داری بھی طے نہیں ہوئی۔ یہ سوال بھی اہم ہے کہ اگر بروقت جواب دہی طے ہوتی تو بعد کے واقعات میں نگرانی بہتر ہو سکتی تھی۔

مظفر نگر اور دہلی فسادات: 2013ء کے مظفر نگر فسادات اور 2020ء کے دہلی فسادات سے پولیس و انتظامیہ کی جواب دہی کے مختلف پہلو سامنے آتے ہیں۔ مظفر نگر میں متاثرین نے ناکافی تحفظ، تفتیش میں جانب داری اور بازآبادکاری سے متعلق شکایات کیں، جس پر سپریم کورٹ نے تحفظ، امداد، معاوضے اور قانونی کارروائی کی ہدایات دیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ریاستی معاوضہ اور اہلکار کی انفرادی ذمہ داری الگ سوال ہیں۔ دہلی کے فیضان معاملے میں تفتیش سی بی آئی کو منتقل ہوئی اور دو پولیس اہلکار طلب کیے گئے، تاہم قتل کی دفعہ برقرار نہیں رہی۔ دونوں مثالیں آزاد تفتیش، شہری تحفظ اور قانونی جوابدہی کی اہمیت دکھاتی ہیں۔

حالیہ خوش آئند عدالتی معیار: ستمبر 2026ء میں الہ آباد ہائی کورٹ نے آکریتی چودھری کی قومی سلامتی قانون کے تحت حراست منسوخ کر کے پانچ لاکھ روپے معاوضہ دیا اور افسران کی تنخواہوں سے وصولی کا حکم دیا، جبکہ سروس ریکارڈ میں ناراضگی درج کرنے کی ہدایت بھی دی۔ اسی عرصے میں پٹنہ ہائی کورٹ نے نالندہ کے مقدمات میں انتظامی احکامات منسوخ کر کے معاوضہ دیا۔ یہ رقوم قانونی مفہوم میں افسران پر عائد جرمانہ نہیں بلکہ متاثرہ کا معاوضہ ہے، جس کی وصولی ذمہ دار افسران سے کرنے کا حکم دیا گیا۔ ان فیصلوں سے یہ اصول سامنے آتا ہے کہ اختیار کے غلط استعمال پر فرد کی قانونی جواب دہی بھی زیر غور آ سکتی ہے۔ ریاستی اختیار اور جواب دہی: ان مقدمات کو ایک قانونی خانے میں نہیں رکھا جا سکتا، کیونکہ بعض میں فوجداری جرم ثابت ہوا، بعض میں انتظامی بے قاعدگیوں پر عدالتی تنقید ہوئی اور بعض الزامات سازش تک ثابت نہیں ہوئے۔ تاہم، مشترک سوال ریاستی اختیار کی جواب دہی کا ہے۔ اگر کسی پولیس یا انتظامی افسر نے غیر قانونی حراست، تشدد، ثبوت میں مداخلت، فرض کی دانستہ خلاف ورزی، گواہ کے تحفظ میں سنگین ناکامی یا قانونی طریقہ کار کو جان بوجھ کر نظر انداز کیا ہو تو محض سرکاری معاوضہ کافی نہیں۔ ہر معاملے میں ذاتی کردار، ثبوت اور قانون کی بنیاد پر ذمہ داری طے کرنا ہوگی۔ یہی اصول ادارہ جاتی احتساب کی بنیاد بن سکتا ہے۔ قانونی حقوق کے تحفظ کی عملی راہ: ان عدالتی مثالوں کا اطلاق کسی مخصوص مذہبی برادری یا طبقے تک محدود نہیں، تاہم ان واقعات میں مسلم متاثرین کی موجودگی اس سوال کو اہم بناتی ہے کہ شہری اپنے قانونی حقوق اور عدالتی راستوں کو کس طرح مؤثر طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ کسی بھی انتظامی یا پولیس کارروائی کی صورت میں متاثرین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے قانونی حقوق سے واقف رہیں، کارروائی کی نوعیت اور متعلقہ قانونی دفعات کو سمجھیں اور بروقت قانونی مشورہ حاصل کریں۔ اس عمل میں عدالتوں اور انسانی حقوق کے متعلقہ فورمز سے رجوع کرنا شہری آزادیوں کے تحفظ اور ادارہ جاتی جواب دہی کا اہم ذریعہ بن سکتا ہے۔

قانونی شعور اور منظم جدوجہد: مسلمانوں کے لیے اس بحث کا عملی پہلو یہ ہے کہ غیر قانونی حراست، تشدد، جانبدارانہ تفتیش یا انتظامی زیادتی کی صورت میں احتجاج کے ساتھ قانونی کارروائی کے لیے ٹھوس ثبوت بھی محفوظ کیے جائیں۔ ایف آئی آر، طبی رپورٹس، گواہوں کے بیانات، عدالتی احکامات اور دیگر متعلقہ دستاویزات آئندہ قانونی کارروائی میں اہم ہو سکتی ہیں۔ متاثرین کو مناسب قانونی معاونت فراہم کی جائے اور پولیس و انتظامیہ کے اقدامات کی نگرانی شواہد اور قانون کی بنیاد پر کی جائے۔ گواہوں کے تحفظ اور ذمہ دار اہلکاروں کی جواب دہی کے لیے منظم قانونی کوششیں فرد کی شکایت کو ادارہ جاتی احتساب کے عمل سے جوڑ سکتی ہیں۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

10 برس کی مہمات، درجنوں دعوے، بڑے بڑے جلسے

مسجدوں، میناروں اور اولیاء و صلحاء کی سرزمین مالیگاؤں میں نشہ کوئی نیا مسئلہ نہیں، لیکن افسوس ناک بات یہ ہے کہ گزشتہ ایک دہائی سے شہر میں وقفے وقفے سے نشہ مخالف مہمات کا بازار گرم ہونے کے باوجود نشے کا بازار سرد ہونے کا نام نہیں لے رہا۔ کبھی کسی کے ہاتھ میں نشہ مخالف پرچم نظر آتا ہے، کبھی کسی سماجی کارکن کی قیادت میں ریلی نکلتی ہے، کبھی بڑے بڑے بینر آویزاں ہوتے ہیں، کبھی شہر کے سیاسی، سماجی، تعلیمی اور مذہبی چہرے ایک اسٹیج پر جمع ہوتے ہیں، کبھی پولیس اور بلدیہ اپنی موجودگی درج کراتی ہے، کبھی جذباتی تقاریر ہوتی ہیں، کبھی نوجوانوں کو نشے سے دور رہنے کا حلف دلایا جاتا ہے اور پھر چند دن بعد ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔ سوال یہ نہیں کہ مالیگاؤں میں نشہ مخالف مہمات کتنی ہوئیں؛ اصل سوال یہ ہے کہ ان مہمات کے نتیجے میں نشہ کتنا کم ہوا؟ اگر گزشتہ دس برسوں کی تمام مہمات، جلسوں، ریلیوں، بینروں، نعروں اور تقریروں کو ایک ترازو میں رکھا جائے اور دوسری طرف شہر میں موجود نشے کے مسئلے کو رکھا جائے تو آخر پلڑا کس طرف جھکے گا؟ یہ سوال کسی فرد کی توہین کے لیے نہیں بلکہ ایک پورے شہر کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کے لیے ہے۔

مالیگاؤں میں معروف صحافی محترم امتیاز خلیل کی نشہ مخالف مہم نے ایک وقت میں جس شدت کے ساتھ شہر کو متوجہ کیا، اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح معروف سماجی کارکن احتشام بیکری والا اور رضوان بیٹری والا کی کوششیں بھی اپنی جگہ قابلِ ذکر ہیں۔ خاتون سماجی کارکن سونالی پوار نے بھی نشے کے خلاف آواز بلند کی، جبکہ شہر کا پولیس محکمہ اور مالیگاؤں بلدیہ بھی وقتاً فوقتاً نشہ مخالف سرگرمیوں میں شریک رہے ہیں۔ لیکن ان تمام کوششوں کے باوجود اگر آج بھی نشے کا مسئلہ شہر کے سامنے اسی شدت سے کھڑا ہے تو پھر کہیں نہ کہیں ہماری حکمتِ عملی میں بنیادی خامی ضرور ہے۔ آخر وہ خامی کیا ہے؟ کیا نشے کے خلاف ہماری لڑائی صرف چند دنوں کی ہوتی ہے؟ کیا نشہ مخالف تحریک کا مطلب صرف بینر لگانا، ریلی نکالنا، جلسہ کرنا اور اخبارات میں تصاویر شائع کروانا رہ گیا ہے؟ کیا ایک بڑے جلسے کے اختتام کے ساتھ ہی نشے کے خلاف ہماری ذمہ داری بھی ختم ہو جاتی ہے؟ کیا چند روزہ ہنگامہ آرائی کے بعد شہر کو دوبارہ اسی حال پر چھوڑ دینا ہی ہماری کامیاب مہم کی آخری منزل ہے؟ تلخ حقیقت یہ ہے کہ ایک مہم ختم ہوتی ہے تو ک

بھاگوت نے زور دے کر کہا کہ جنگلات کی تباہی اور ماحولیاتی تنزلی 'ادھرم' (غیر اخلاقی یا غلط عمل) کے زمرے میں آتے ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ اپنی روایات پر قائم رہتے ہوئے عبادت کے دیگر طریقوں کا بھی احترام کریں۔ بھگوت نے کہا کہ ہندوستان کی روایت لوگوں کو تقسیم کرنے کے بجائے متحد کرنے کی کوشش کرتی ہے اور اس بات پر زور دیا کہ ملک نے تاریخی طور پر ان لوگوں کی بھی مدد کرنے کی کوشش کی ہے جو اس سے اختلاف رکھتے تھے یا جنہوں نے اس کے لیے مشکلات پیدا کیں۔ ہندوستانی کاروباری افراد کاروبار پر دھرم پر مبنی نقطہ نظر کے خواہاں: نیویارک، ٹورنٹو اور لندن کے اپنے حالیہ دوروں کا حوالہ دیتے ہوئے بھگوت نے کہا کہ وہاں کے لوگوں اور ہندوستانی کاروباری افراد نے کاروبار اور دولت کی تخلیق کے حوالے سے "دھرم پر مبنی نقطہ نظر" جاننے کی خواہش ظاہر کی۔

دھرم مذہب کے مغربی تصور سے مختلف ہے

بھاگوت اجین میں منعقدہ 'یووا دھرم سنسد' میں 'جنریشن زی' کے تقریباً 1700 شرکاء سے خطاب کر رہے تھے۔ آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت نے جمعہ، 18 ستمبر کو زور دے کر کہا کہ ہندوستان میں سیکولرازم کا تصور مختلف مذاہب کے درمیان عدم امتیاز کے تاریخی عمل میں مضمر ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے خبردار کیا کہ انسانی تکبر اور انا اس غلط فہمی کو جنم دیتے ہیں کہ انسان فطری نظام کو قابو کر سکتا ہے۔ اجین میں 'یووا دھرم سنسد' کے دوران 'جنریشن زی' کے تقریباً 1700 شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے بھاگوت نے کہا کہ 'دھرم' کے بارے میں ہندوستان کا فہم بنیادی طور پر مذہب کے مغربی تصورات سے مختلف ہے؛ مغربی تصورات حکمرانوں اور مذہبی پیشواؤں کے درمیان تاریخی تنازعات کے نتیجے میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا، "ہمارا ملک ہمیشہ سے مختلف عناصر کے باہمی امتزاج پر مبنی رہا ہے۔ یہ اپنے لوگوں کے درمیان کوئی امتیاز نہیں برتتا۔ ہمارے لیے 'پنتھ-نرپیکشتا' (سیکولرازم) کا یہی مطلب ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ جہاں مذہب (مغربی معنوں میں) انسان کو باندھتا ہے، وہیں 'دھرم' آزادی دیتا ہے اور 'موکش' (نجات) کی راہ دکھاتا ہے۔ انسانی تکبر کے خلاف خبردار کرتے ہوئے بھاگوت نے نشاندہی کی کہ انسان کی انا اکثر مکمل اختیار یا کنٹرول کا جھوٹا احساس پیدا کر دیتی ہے۔ آر ایس ایس سربراہ نے کہا، "مثال کے طور پر سورج کو ہی لے لیں۔ اس کا طلوع اور غروب ہونا یقینی ہے۔ انسان اپنے تکبر میں یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ ہر چیز اس کے اپنے اختیار سے چلتی ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ اس غلط فہمی کا شکار رہتا ہے کہ ایسی چیزیں بھی اس کی مرضی کے مطابق چلنی چاہئیں اور چلتی ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ آپ اس معاملے میں کچھ نہیں کر سکتے۔" ان ریمارکس پر طنز کرتے ہوئے کانگریس لیڈر جے رام رمیش نے 'ایکس' پر پوسٹ کیا اور سوال کیا، "کیا وہ کسی ایسی مبینہ 'غیر حیاتیاتی' ہستی کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جس کا 'اوتار ن دیوس' (یوم ظہور) حال ہی میں منایا گیا تھا؟" جنتر منتر پر احتجاج کے بعد 'جنریشن زی' تک رسائی کی کوشش: دہلی کے جنتر منتر پر این ای ای ٹی امتحان کے پرچے لیک ہونے کے خلاف طلبہ کے بڑے پیمانے پر احتجاج کے بعد آر ایس ایس نے 'جنریشن زی' (نوجوان نسل) تک رسائی کی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ اس احتجاج نے نوجوانوں کے عدم اطمینان کو منظر عام پر لایا تھا اور اس کے نتیجے میں اس وقت کے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو استعفیٰ دینا پڑا تھا۔ زندگی اور کاروبار کے حوالے سے 'دھرمک' (دھرم پر مبنی) نقطہ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے بھاگوت نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ تعصبات کو ترک کریں اور ماحولیاتی ذمہ داری کا مظاہرہ کریں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ جنگلات کی تباہی 'ادھرم' (دھرم کے منافی عمل) کے مترادف ہے۔ بھگوت نے کہا کہ انہیں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ نوجوان 'دھرم' پر بات چیت کر رہے ہیں، حالانکہ کچھ لوگ اسے محض بزرگوں کا معاملہ سمجھتے ہیں۔ بھگوت نے کہا کہ سیکولرازم (لادینیت) کا مغربی

تصور حکمرانوں اور مذہبی پیشواؤں کے درمیان تنازعات سے پیدا ہوا تھا، اس لیے یہ اسی طرح ہندوستانی تناظر میں فٹ نہیں بیٹھتا۔ آر ایس ایس کے سربراہ نے کہا کہ ہندوستان نے روایتی طور پر زندگی کے مادی اور روحانی پہلوؤں کو الگ کرنے کے بجائے انہیں یکجا دیکھا ہے۔ 'دھرم' اور مذہب کے درمیان فرق واضح کرتے ہوئے بھگوت نے کہا کہ ان دونوں کو ایک دوسرے کا مترادف نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ انگریزی زبان میں اس ہندوستانی تصور کا کوئی ہو بہو متبادل نہیں ہے، اور تاریخی طور پر مغربی سامعین کو اس کی وضاحت کرنے کے لیے 'ریلیجن' (مذہب) کا لفظ استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ 'دھرم کو پہچاننا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے'۔ بھگوت نے کہا کہ جب مذہب کو 'دھرم' سے الگ کیا جاتا ہے تو وہ فرقہ وارانہ شکل اختیار کر سکتا ہے؛ انہوں نے دھرم کی تعریف سچائی، ہمدردی، پاکیزگی اور خود ضبطی پر مبنی اصول کے طور پر کی۔ انہوں نے کہا، "دھرم کوئی ایسی چیز نہیں جسے دریافت کیا جائے؛ اسے پہچاننا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔" انہوں نے 'دھرم' کو ایک ایسے اصول کے طور پر بیان کیا جو کائنات کو قائم رکھتا ہے، سب کی ترقی کو فروغ دیتا ہے اور ہر جاندار اور شے کی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے فرائض کا تعین کرتا ہے۔ آر ایس ایس کے سربراہ نے مزید کہا کہ 'دھرم' انسانی طرز عمل میں جھلکتا ہے اور نوجوان شرکاء پر زور دیا کہ اگر وہ اسے سمجھنا چاہتے ہیں تو تعصبات کو ترک کر دیں۔ انہوں نے 'دھرم' کا تعلق ماحولیاتی ذمہ داری سے بھی جوڑا اور کہا کہ انسانوں پر فطرت کے تحفظ کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ بھاگوت نے زور دے کر کہا کہ جنگلات کی تباہی اور ماحولیاتی تنزلی 'ادھرم' (غیر اخلاقی یا غلط عمل) کے زمرے میں آتے ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ اپنی روایات پر قائم رہتے ہوئے عبادت کے دیگر طریقوں کا بھی احترام کریں۔ بھگوت نے کہا کہ ہندوستان کی روایت لوگوں کو تقسیم کرنے کے بجائے متحد کرنے کی کوشش کرتی ہے اور اس بات پر زور دیا کہ ملک نے تاریخی طور پر ان لوگوں کی بھی مدد کرنے کی کوشش کی ہے جو اس سے اختلاف رکھتے تھے یا جنہوں نے اس کے لیے مشکلات پیدا کیں۔ 'ہندوستانی کاروباری افراد کاروبار پر دھرم پر مبنی نقطہ نظر کے خواہاں: نیویارک، ٹورنٹو اور لندن کے اپنے حالیہ دوروں کا حوالہ دیتے ہوئے بھگوت نے کہا کہ وہاں کے لوگوں اور ہندوستانی کاروباری افراد نے کاروبار اور دولت کی تخلیق کے حوالے سے "دھرم پر مبنی نقطہ نظر" جاننے کی خواہش ظاہر کی۔ بھگوت نے کہا کہ انہیں اس بات کی فکر تھی کہ ان کے کاروبار نہ صرف خوشی بلکہ تکالیف کا باعث بھی بن رہے ہیں۔ انہوں نے خاندانی زندگی کی قیمت پر بے پناہ دولت کے حصول پر سوال اٹھایا اور ان لوگوں کی مثال دی جو زیادہ پیسہ کمانے کی خاطر صبح پانچ بجے گھر سے نکلتے ہیں اور آدھی رات کو واپس لوٹتے ہیں، صرف یہ پانے کے لیے کہ ان کے بچے ان لوگوں کو بمشکل ہی جانتے ہیں جو چھٹیوں کے دوران ان کے گھر آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ترقی میں اس قسم کا عدم توازن غیر صحت مندانہ ہے اور اس کا موازنہ جسم کے صرف ایک حصے کے بڑھنے سے کیا، جبکہ باقی حصہ جوں کا توں رہے۔ کاروبار کے حوالے سے 'دھرمک' (اخلاقی و اصولی) نقطہ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے بھاگوت نے کہا کہ اس میں معاشرے کو کچھ لوٹانا (معاشرتی فلاح و بہبود میں حصہ ڈالنا) شامل ہے۔ انہوں نے کاروباری برادریوں کی جانب سے 'دھرم شالائیں' (مسافر خانے) اور فلاحی ہسپتال تعمیر کرنے کی روایت کا حوالہ دیا جہاں لوگوں کو مفت خدمات فراہم کی جاتی تھیں اور اس کا موازنہ آج کے دور کے 'کارپوریٹ سماجی ذمہ داری' (سی ایس آر) کے اقدامات سے کیا۔ انہوں نے کہا کہ 'دھرم' انسانی قربانی اور ایثار و سخاوت کے ذریعے پروان چڑھتا ہے۔ انہوں نے مادی اور روحانی زندگی میں تکمیل کے لیے قربانی کی اہمیت پر زور دینے کی خاطر سنسکرت کی ایک کہاوت کا حوالہ بھی دیا۔ بھگوت نے کہا کہ دولت کمانے پر کوئی پابندی نہیں ہے، لیکن لوگوں کو صرف اتنی ہی دولت اپنے پاس رکھنی چاہیے جتنی ان کی ضرورت ہو، اور باقی دوسروں کے ساتھ بانٹ دینی چاہیے۔ انہوں نے کہا، "آپ کی زندگی کو اس طرح آگے بڑھنا چاہیے کہ دوسروں کی زندگیاں بھی آگے بڑھیں۔" انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ انسان کے ذریعہ معاش (روزگار) سے دوسروں کو تکلیف نہیں پہنچنی چاہیے۔ بدھ مت کی ایک تعلیم کا حوالہ دیتے ہوئے بھگوت نے کہا کہ 'دھرم' کا مطلب ہے دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے گریز کرنا، دیانتداری اور مہارت سے روزگار کمانا، اور اس بات کو یقینی بنانا کہ آپ کی کمائی دوسروں کو محروم کر کے یا نقصان پہنچا کر حاصل نہ کی گئی ہو۔ بھگوت نے کہا کہ ہندوستان تقریباً 1600 سال تک معاشی طور پر خوشحال رہا، اور اس دوران ماحولیات کو وہ نقصان نہیں پہنچا جو آج دیکھنے میں آتا ہے۔ انہوں نے ملک کی زرعی روایات کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ کامیاب ہونے کے ساتھ ساتھ بامقصد بھی بنیں اور ایسی دنیا کی تشکیل میں اپنا حصہ ڈالیں جو خوشی اور امن سے عبارت ہو۔ 'سیوا گیا سنستھانم' کے زیر اہتمام منعقدہ یہ تین روزہ تقریب 'یووا دھرم سنسد' کا چھٹا ایڈیشن ہے؛ اس سے قبل یہ تقریبات کاشی، ایودھیا، متھرا، ہریدوار اور کانچی پورم میں منعقد ہو چکی ہیں۔ اگلے سال یہ تقریب دوارکا میں منعقد ہوگی۔

غزلہ

منتظر دائیں ہیں ، بائیں منتظر ہیں
ساتھ چلتے ہیں کہ راہیں منتظر ہیں

چھوڑئے دنیاجہاں کو اپنا کہنا
ہم کو بس اپنا بنائیں منتظر ہیں

عشق کی راہوں سے جو پیچھے ہٹے تھے
حسن چہرے سب وہ لائیں، منتظر ہیں

آرزو اپنی ستاتی ہے انہیں بھی
اور یہاں میری بھی راہیں منتظر ہیں

بم ہیں ڈالے جن گھروں پر کچھ تمہیں نے
ان کی مظلومانہ آہیں منتظر ہیں

شرم ہے اور کچھ حیادیکھو ہے مانع
کس کی خاطر میری بانہیں منتظر ہیں

ہے حقیقت روزی روٹی کے لئے میرؔ
آئیں بائیں اور شائیں منتظر ہیں

میر بیدری

محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی زندگی ہمیں کیا سکھاتی ہے؟

شیخ مصطفی الرحمن

ان کی کتاب ماثبت من السن کا قدیم مطبوعہ نسخہ بھی دستیاب ہے۔ لہٰذا گیارھویں شریف کو سمجھنے کا معتدل اور علمی طریقہ یہ ہے کہ اسے حضرت غوثِ اعظمؒ کی یاد، ان کی سیرت کے تذکرے اور ایصالِ ثواب کی ایک روایتی مجلس سمجھا جائے، نہ یہ کہ اسے اسلام کا ایسا لازمی رکن قرار دیا جائے جس کے بغیر دین مکمل نہ ہو۔ اگر گیارھویں شریف میں قرآن پڑھا جائے، اللہ کا ذکر کیا جائے، رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا جائے، حضرت غوث اعظمؒ کی زندگی اور ان کی اصلاحی تعلیمات بیان کی جائیں، غرباء کو کھانا کھلایا جائے، صدقہ کیا جائے، مرحومین کے لیے دعا کی جائے اور سب سے بڑھ کر اپنے اعمال کی اصلاح کا عہد کیا جائے تو یہ مجلس ایک بامقصد دینی و روحانی اجتماع بن سکتی ہے۔ لیکن اگر پوری مجلس صرف کھانے، دکھاوے، شور، غیر ضروری اخراجات اور ظاہری نمائش میں تبدیل ہو جائے تو پھر ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم نے گیارھویں شریف کی روح کو سمجھا بھی ہے یا نہیں۔ حضرت غوثِ اعظمؒ کی یاد کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ ان کی زندگی سے سبق لیا جائے۔ آج ہماری ذمہ داری یہ بھی ہے کہ نیکی کے نام پر ایسی چیزیں دین کا حصہ نہ بن جائیں جن کی کوئی معتبر شرعی بنیاد نہیں۔ گیارھویں شریف کے نام پر فضول خرچی، دکھاوا، غیر شرعی اختلاط، نمازوں کو گنوا ہی، شور شرابہ، آتش بازی، توہمات، محض عددِ گیارہ کو بذاتِ خود موثر سمجھنا، یا ایسی حرکات جن سے شریعت کی حدود پامال ہوں بی ان سب سے بچنا چاہیے۔ اسی طرح کسی بزرگ کی قبر کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھنا بھی درست نہیں جو اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور اختیارات کے ساتھ خلط ملط ہو جائے۔ بزرگوں سے محبت اپنی جگہ، مگر دعا، عبادت، حقیقی مدد اور غیبی اختیار کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ یہ بات حضرت غوثِ اعظمؒ کی عظمت کم نہیں کرتی بلکہ ان کی تعلیمات کی حفاظت کرتی ہے۔ حقیقی محبت یہ ہے کہ ہم ان بزرگوں کو اس مقام پر رکھیں جو شریعت نے دیا، نہ ان کی شان میں کمی کریں اور نہ ایسی بات کہیں جو عقیدۂ توحید کی حدود سے تجاوز کرے۔ غوثِ اعظمؒ اور معاشرتی امن: حضرت غوثِ اعظمؒ کی زندگی کا ایک نہایت اہم پہلو اصلاحِ معاشرہ ہے۔ ان کے وعظ کا مقصد صرف چند افراد کو روحانی کیفیت میں مبتلا کرنا نہیں تھا بلکہ انسانوں کو گناہوں سے نکال کر اللہ کی اطاعت کی طرف لانا تھا۔ ان کی مجلس علم، تذکیر، توبہ اور اصلاح کا مرکز تھی۔ آج ہمیں ان کی اسی تعلیم کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ ہمارا معاشرہ نفرت، بدگمانی، غیبت، حسد، معاشی ناانصافی، خاندانی اختلافات اور سوشل میڈیا کی تلخیوں سے متاثر ہے۔ ایسے ماحول میں غوثِ اعظمؒ کا پیغام ہمیں یاد دلاتا ہے کہ اللہ والا وہ نہیں جو لوگوں سے نفرت پھیلائے؛ اللہ والا وہ ہے جو اللہ کی محبت کے ساتھ مخلوق کے حقوق پہچانے۔ والدین کا احترام، پڑوسی کا حق، یتیم اور مسکین کی مدد، غریب کے ساتھ حسنِ سلوک، کمزور کے ساتھ انصاف، معاملات میں سچائی اور اختلاف میں شائستگی بی یہ سب اسلامی معاشرے کی بنیادیں ہیں۔ اگر گیارھویں شریف کے اجتماعات ان اخلاق کو زندہ کرنے لگیں تو یقیناً وہ ہمارے معاشرے کے لیے رحمت بن سکتے ہیں۔ غوثِ اعظمؒ کی کرامات اور ہماری ذمہ داری: اولیائے کرام کی کرامات اسلامی روحانی روایت کا معروف موضوع ہیں۔ حضرت غوثِ اعظمؒ سے متعلق بھی بہت سے کرامات کے واقعات صدیوں سے تذکروں میں بیان ہوتے آئے ہیں۔ لیکن کرامت کا مقصد صرف حیرت پیدا کرنا نہیں۔ اگر کسی ولی کی کرامت کا واقعہ سن کر ہماری آنکھ نم ہو جائے، مگر نماز قائم نہ ہو؛ اگر دل میں عقیدت پیدا ہو مگر گناہ نہ چھوٹے؛ اگر زبان پر غوثِ اعظمؒ کا نام ہو مگر معاملات میں خیانت ہو، تو ہم نے اس واقعے کا اصل سبق حاصل نہیں کیا۔ ولی کی کرامت ہمیں اللہ کی قدرت کی یاد دلائے اور ولی کی سیرت ہمیں اپنی اصلاح کی طرف لے جائے بی یہی صحیح فائدہ ہے۔ اگر ہم واقعی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے محبت کرتے ہیں تو ہمیں اپنی زندگی میں ان کی تعلیمات کے چند بنیادی اصول زندہ کرنے ہوں گے: اللہ کا خوف، نماز کی پابندی، علمِ دین کی طلب، سنت کی پیروی، حلال کمائی، گناہوں سے اجتناب، سچی توبہ، حسنِ اخلاق، مخلوقِ خدا کی خدمت، اور ہر حال میں اللہ پر اعتماد۔ حضرت غوثِ اعظمؒ کی زندگی یہ سبق دیتی ہے کہ انسان کی بلندی دنیاوی شہرت سے نہیں بلکہ اللہ کے ساتھ تعلق سے ہوتی ہے۔ وہ علم کے ذریعے بلند ہوئے، عبادت کے ذریعے بلند ہوئے، تقویٰ کے ذریعے بلند ہوئے، مجاہدۂ نفس کے ذریعے بلند ہوئے، مخلوق کی اصلاح کے ذریعے بلند ہوئے اور اپنی زندگی کو اللہ کی اطاعت کے لیے وقف کر کے بلند ہوئے۔ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی زندگی ہمارے سامنے ایک ایسا روشن نمونہ پیش کرتی ہے جس میں علم بھی ہے، عبادت بھی؛ شریعت بھی ہے، روحانیت بھی؛ تقویٰ بھی ہے، معاشرتی اصلاح بھی؛ اللہ سے تعلق بھی ہے اور مخلوقِ خدا کی خیر خواہی بھی۔ گیارھویں شریف اسی عظیم شخصیت کی یاد کو تازہ کرنے کا ایک موقع ہے۔ مگر اس موقع کو صرف ایک رسمی سالانہ تقریب بنا دینا کافی نہیں۔ ہمیں اس دن حضرت غوثِ اعظمؒ کے پیغام کو اپنے گھروں، مدارس، مساجد اور معاشرے تک لے جانا ہوگا۔ ہم قرآن پڑھیں، درود و ذکر کریں، ایصالِ ثواب کریں، صدقہ و خیرات کریں، غریبوں کی مدد کریں، حضرت غوثِ اعظمؒ کی سیرت اور تعلیمات بیان کریں اور پھر اپنے نفس سے کہیں: اے نفس! جس بزرگ کو تو غوثِ اعظم کہہ کر یاد کرتا ہے، اس کی زندگی سے کچھ سیکھ بھی۔ پھر گیارھویں شریف صرف ایک تاریخ نہیں رہے گی؛ یہ ایک اصلاحی تحریک بن جائے گی۔ اور یہی شاید حضرت غوثِ اعظمؒ کی یاد کا سب سے خوبصورت حق ہے کہ ان کے نام پر چراغ جلانے سے پہلے اپنے دل میں تقویٰ کا چراغ روشن کیا جائے؛ ان کی کرامات سنانے سے پہلے ان کے کردار کو سمجھا جائے؛ ان کی محبت کا دعویٰ کرنے سے پہلے نماز، سنت، علم، تقویٰ اور حسنِ اخلاق کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور تمام صالحین کی محبتِ صادقہ عطا فرمائے، ان کی نیک تعلیمات کو سمجھنے اور اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہر قسم کی غلو، خرافات اور غیر شرعی امور سے محفوظ رکھے، ہماری محافل کو قرآن و سنت، ذکر و فکر، علم و عمل اور خدمتِ خلق کا ذریعہ بنائے، اور ہمیں ایسا مسلمان بنائے جس سے اللہ بھی راضی ہو اور اللہ کی مخلوق بھی محفوظ و مطمئن رہے۔ جب صلیبی مسلمانوں کو قتل کر رہے تھے اور ہزاروں مسلمان عورتوں اور جوان لڑکیوں کو غلام بنا کر ان سے زنا کر رہے تھے تو اس وقت بریلوی مذہب کے غوث کو بواسیر ہوگئی تھی کیا؟ کوئی کرامت دکھا کر کسی مسلمان عورت کو ہی ظالموں سے بچا دیتا اور مزے کی بات ے اس وقت شیخ عبدلقادر جیلانی کی عمر 21 سال تھی اور وہ جوان تھا۔ اور بریلوی مزہب کا خدا غوث بغداد میں موجود تھا۔ عبدلقادر جیلانی نے مسلمانوں کو بچانے کے لئے کچھ بھی نہیں کیا۔ اگر مسلمانوں کی مدد کرنے سے اسے قبض ہو جانے کا ڈر تھا تو اپنی کرامت سے قبلہ اوّل مسجد اقصیٰ کو ہی بچا لیتا - کاش کہ قبر پرست بریلوی جو کہ جہالت میں مشرکین مکہ سے بھی دس قدم آگے ہیں سوچتے۔ 1187 میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس دوبارہ صلیبیوں سے چھین لیا اور سلطان ایوبی ایک بار بھی اپنی زندگی میں شیخ عبدلقادر جیلانی سے نہیں ملے اور نہ کبھی مدد کے لیے پکارا اور قبلہ اوّل کو کفار سے آزاد کروالیا۔ یہ ہے مجاہدین کی کرامت قبر پرستو۔ سچ جان کر جیو قبروں کے پجاری مردوں کی پوجا کرنے والے، قبروں کو سجدے کرنے والے، قبروں کے اپر میلے لگا کر ڈھول کی تھاپ پر ناچنے والے کبھی بھی جنگیں نہی لڑ سکتے نچن والے جہاد کو بدنام کرتے صرف جہاد کو بدنام کرتے ہیں۔

اختلافِ رائے سے اختلاف کیوں؟

عدنان شمیم

جس معاشرے میں ہر شخص دوسرے کی ہاں میں ہاں ملانے لگے، وہاں بظاہر سکون ضرور ہوتا ہے، مگر سوال یہ ہے کہ کیا وہاں سوچ بھی زندہ رہتی ہے؟ اختلافِ رائے کسی معاشرے کی بیماری نہیں، اس کی زندگی کی علامت ہے۔ دو انسان مختلف سوچ رکھتے ہیں، دو نسلیں مختلف سوال اٹھاتی ہیں، دو طبقات ایک ہی مسئلے کو مختلف زاویوں سے دیکھتے ہیں۔ یہی فرق گفتگو کو جنم دیتا ہے، یہی سوال نئی راہیں کھولتے ہیں اور یہی اختلاف کسی معاشرے کو اپنی غلطیوں پر نظرِ ثانی کا موقع فراہم کرتا ہے۔ مگر آج صورتِ حال یہ ہے کہ ہم اختلاف سننے سے پہلے مخالف تلاش کرنے لگتے ہیں۔ کسی کی سیاسی رائے ہم سے مختلف ہو تو وہ "اپنا" نہیں رہتا، کسی سماجی مسئلے پر اس کا نقط ؟ نظر الگ ہو تو اس کی نیت پر سوال اٹھنے لگتے ہیں، اور سوشل میڈیا پر کسی بات سے اختلاف کر دیا جائے تو دلیل کے بجائے طنز، تمسخر اور ذاتی حملے سامنے آ جاتے ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہے کہ ہمیں اپنی رائے سے محبت اور دوسرے کی رائے سے نفرت ہونے لگی ہے؟ کیا ہم واقعی دلیل چاہتے ہیں یا صرف اپنی بات کی تصدیق؟

یہ سوال صرف سیاست کا نہیں، ہمارے اجتماعی رویّے کا ہے۔ جمہوریت کا حسن اسی میں ہے کہ اس میں ایک سے زیادہ آوازیں موجود رہتی ہیں۔ حکومت سے سوال ہو سکتا ہے، فیصلے پر تنقید ہو سکتی ہے، کسی پالیسی کے فائدے اور نقصان پر بحث ہو سکتی ہے۔ اگر ہر سوال کو بدتمیزی، ہر تنقید کو دشمنی اور ہر اختلاف کو مخالفت سمجھ لیا جائے تو جمہوری نظام کی روح کمزور پڑ جاتی ہے۔ لیکن مسئلہ صرف یہ نہیں کہ ہم اختلاف برداشت نہیں کرتے؛ مسئلہ یہ بھی ہے کہ ہم اختلاف کرنا بھی بھولتے جا رہے ہیں۔ اختلاف کا مطلب گالی نہیں، اختلاف کا مطلب شور نہیں، اختلاف کا مطلب کسی شخص کو نیچا دکھانا بھی نہیں۔ اختلاف کا مطلب ہے: "میں آپ کی بات سمجھتا ہوں، لیکن میری دلیل مختلف ہے۔" یہ ایک چھوٹا سا جملہ ہے، مگر اس کے پیچھے ایک بڑی تہذیب چھپی ہوئی ہے۔ آج ہمارے پاس معلومات پہلے سے کہیں زیادہ ہیں۔ ایک موبائل فون میں دنیا بھر کی خبریں، تبصرے، ویڈیوز اور آراء موجود ہیں۔ مگر معلومات کی اس فراوانی کے باوجود مکالمہ کم ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ ہم دوسروں کی بات سننے کے بجائے ایسی بات تلاش کرتے ہیں جو ہماری پہلے سے بنی ہوئی رائے کو درست ثابت کر دے۔ نتیجہ یہ کہ سوشل میڈیا پر بحث کم اور گروہ بندی زیادہ نظر آتی ہے۔ ایک ہی خبر دو مختلف حلقوں میں دو مختلف حقیقتیں بن جاتی ہے۔ ہر فریق اپنے پسندیدہ ذرائع سے وہی بات سنتا ہے جس پر وہ پہلے ہی یقین رکھتا ہے۔ پھر دونوں طرف کے لوگ ایک دوسرے کو سمجھانے نہیں، شکست دینے آتے ہیں۔

یہ مکالمہ نہیں، ذہنی خندقیں ہیں۔ اور ان خندقوں کی سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ ان میں انسان صرف دوسرے سے دور نہیں ہوتا، اپنی غلطی دیکھنے کی صلاحیت سے بھی دور ہو جاتا ہے۔ ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ کسی کی رائے کو چیلنج کرنا اور کسی کی عزت کو چیلنج کرنا دو الگ چیزیں ہیں۔ کسی خیال سے شدید اختلاف کیا جا سکتا ہے، مگر اس خیال رکھنے والے انسان کو دشمن بنانا ضروری نہیں۔ دلیل کمزور ہو تو دلیل پیش کی جائے، الزام نہیں۔ معلومات مختلف ہوں تو معلومات سامنے رکھی جائیں، کردار کشی نہیں۔ یہ رویہ صرف سوشل میڈیا تک محدود نہیں۔ ہمارے گھروں میں بھی معمولی اختلاف بعض اوقات انا کا مسئلہ بن جاتا ہے۔ شوہر اور بیوی، والدین اور اولاد، بھائی اور بہن، دوست اور ساتھی ہر رشتے میں اختلاف فطری ہے۔ مسئلہ اختلاف کا ہونا نہیں، مسئلہ یہ ہے کہ ہم اختلاف کو اپنی عزت کے خلاف سمجھنے لگتے ہیں۔ بعض اوقات گھر میں ایک نوجوان کوئی مختلف بات کہتا ہے تو اسے فوراً یہ سننے کو ملتا ہے کہ "ہم نے دنیا دیکھی ہے، تم نے نہیں۔" "تجربہ یقیناً اہم ہے، مگر نئی نسل کے سوال بھی اپنی جگہ اہم ہیں۔ اسی طرح نوجوان نسل کا یہ سمجھ لینا بھی درست نہیں کہ پرانی نسل کی ہر بات فرسودہ ہے۔ مکالمہ تب پیدا ہوتا ہے جب تجربہ اور سوال ایک دوسرے کے سامنے بیٹھیں، ایک دوسرے کو خاموش نہ کریں۔ یہی اصول ہمارے مذہبی اور سماجی تنوع پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ ایک ایسے معاشرے میں جہاں مختلف مذاہب، زبانیں، ثقافتیں اور روایات کے لوگ ساتھ رہتے ہوں، وہاں ہر شخص کا ایک جیسا سوچنا نہ ممکن ہے اور نہ ضروری۔ ایک دوسرے کے عقائد اور ثقافتی شناخت کا احترام کرتے ہوئے بھی سماجی، معاشی اور قومی مسائل پر اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ اختلافِ رائے کو مذہبی یا سماجی دشمنی میں تبدیل کرنا دراصل اصل مسئلے سے توجہ ہٹانا ہے۔ روزگار، تعلیم، مہنگائی، صحت، شہری سہولتیں اور معاشی مواقع جیسے مسائل کسی ایک طبقے کے نہیں ہوتے۔ ان پر مختلف آراء ہو سکتی ہیں، مگر ان مسائل پر بات کرنے کے لیے ایک دوسرے کو سننا ضروری ہے۔

لیکن کیا اختلاف ہمیشہ مفید ہوتا ہے؟ نہیں۔ ایسا اختلاف جو جھوٹ، نفرت، تعصب یا تشدد کو ہوا دے، اسے محض "رائے کی آزادی" کہہ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ آزادیِ اظہار کے ساتھ ذمہ داری بھی آتی ہے۔ الفاظ صرف الفاظ نہیں ہوتے؛ وہ رائے بناتے ہیں، رویے بدلتے ہیں اور کبھی کبھی معاشرے میں ایسے فاصلے پیدا کر دیتے ہیں جنہیں ختم کرنے میں برسوں لگ جاتے ہیں۔ اسی لیے اصل ضرورت اختلاف ختم کرنے کی نہیں، اختلاف کا ادب پیدا کرنے کی ہے۔ ہم اپنے بچوں کو بہت کچھ

سکھاتے ہیں کتابیں، امتحانات، نمبر، مقابلہ اور کامیابی۔ مگر کیا ہم انہیں یہ بھی سکھاتے ہیں کہ اگر سامنے والا ان سے مختلف سوچے تو اس کی بات کیسے سنی جائے؟ کیا ہم انہیں یہ سکھاتے ہیں کہ "مجھے نہیں معلوم" کہنا بھی علم کا حصہ ہے؟ کیا ہم انہیں یہ بتاتے ہیں کہ اپنی رائے بدل لینا شکست نہیں، بلکہ نئی دلیل کو قبول کرنے کی صلاحیت ہے؟ شاید نہیں۔ ہم اکثر بچوں سے کہتے ہیں کہ "میری بات مانو"، مگر کم ہی کہتے ہیں کہ "اپنی بات کی وجہ بھی سمجھاؤ۔" یہی فرق حکم اور مکالمے کے درمیان ہے۔ تعلیمی اداروں سے لے کر گھروں تک ہمیں ایسے ماحول کی ضرورت ہے جہاں سوال کو گستاخی نہ سمجھا جائے۔ سوال غلط ہو سکتا ہے، لیکن سوال کرنے کی عادت اگر ختم ہو جائے تو صحیح جواب تک پہنچنے کا راستہ بھی بند ہو جاتا ہے۔

ایک طالب علم اگر استاد سے سوال کرے تو اسے کم علم سمجھنا درست نہیں؛ ممکن ہے اس کا سوال پوری جماعت کو ایک ایسے پہلو کی طرف متوجہ کر دے جس پر پہلے کسی نے غور نہ کیا ہو۔ تحقیق، سائنس، ادب اور فکر کی تاریخ گواہ ہے کہ بہت سے نئے خیالات کسی نہ کسی پرانے یقین پر سوال اٹھانے سے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ اس لیے سوال کو روکنا دراصل امکان کو روکنا ہے۔ میڈیا کی ذمہ داری بھی یہاں اہم ہو جاتی ہے۔ خبر کا مقصد صرف جذبات بھڑکانا نہیں بلکہ معلومات فراہم کرنا ہے۔ اختلاف رکھنے والے دو فریقوں کو ایک دوسرے کی بات سمجھنے کا موقع ملے تو عوام کو بھی مسئلے کی مختلف جہتیں سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اگر ہر گفتگو کو صرف "کون جیتا، کون ہارا" کے پیمانے سے دیکھا جائے تو پیچیدہ مسائل بھی تماشے میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ سیاست میں بھی یہی اصول لاگو ہوتا ہے۔ عوام کو کسی بھی حکومت، جماعت یا نمائندے سے سوال کرنے کا حق ہے، اور اسی طرح کسی شہری کو کسی سیاسی موقف کی حمایت یا مخالفت کرنے کا حق بھی ہے۔ لیکن اختلاف کو ذاتی دشمنی میں تبدیل کرنا کسی بھی فریق کے لیے مفید نہیں۔ حکومتیں بدلتی ہیں، سیاسی جماعتیں بدلتی ہیں، مگر معاشرہ وہی رہتا ہے۔ آج جس شخص کی رائے ہمیں ناپسند ہے، کل ممکن ہے اسی کے ساتھ کسی مشترکہ

بھارت کی 'جنریشن زی' اسرائیل کو اہم دفاعی شراکت دار سمجھتی ہے

نوجوان بھارتیوں کی نظر میں اسرائیل ایک نمایاں دفاعی اور سفارتی شراکت دار کے طور پر ابھر رہا ہے۔

نئی دہلی: نوجوان بھارتیوں کی نظر میں اسرائیل ایک نمایاں دفاعی اور سفارتی شراکت دار کے طور پر ابھر رہا ہے۔ایک نئے سروے سے 'جنریشن زی' (18 سے 29 سال کی عمر کے نوجوانوں) کی سوچ میں تبدیلی کا پتہ چلتا ہے کہ وہ ان ممالک کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں جو بھارت کے اسٹریٹجک تعلقات میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بھارت بھر میں کیے گئے اس سروے میں 18 سے 29 سال کی عمر کے افراد کی رائے لی گئی، جس میں 52 فیصد نے بھارت اور اسرائیل کے درمیان دفاعی تعلقات کو مضبوط قرار دیا۔اس طرح اسرائیل روس جیسے ممالک کے ساتھ تیسرے نمبر پر رہا۔'انڈیا اسرائیل سینٹر' کے حوالے سے پی ٹی آئی کی رپورٹ کے مطابق، فرانس 51 فیصد کے ساتھ اس کے بعد رہا جبکہ امریکہ 46 فیصد پر تھا۔یہ سروے 16 ستمبر کو جاری کیا گیا اور اسے مصنوعی ذہانت سے لیس ڈیجیٹل ریسرچ پلیٹ فارم کے ذریعے مکمل کیا گیا۔نتائج سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ بھارت کی سفارتی شراکت داریوں کے حوالے سے بھی اسرائیل کی اہمیت کا تاثر بڑھ رہا ہے۔ پی ٹی آئی کی رپورٹ کے مطابق، تقریباً 41 فیصد جواب دہندگان نے اسرائیل کو بھارت کے اہم سفارتی شراکت داروں میں شامل کیا، جبکہ امریکہ کو 39 فیصد لوگوں نے اس فہرست میں جگہ

دی۔'انڈیا اسرائیل سینٹر' نے ان دیگر ممالک کے نام ظاہر نہیں کیے جنہوں نے سفارتی اور دفاعی درجہ بندی میں سرفہرست مقامات حاصل کیے۔سروے اس بات کی نشاندہی کرتا ہے جسے 'انڈیا اسرائیل سینٹر' نے 'نسلی آگاہی میں نمایاں تبدیلی' قرار دیا ہے، کیونکہ نوجوان بھارتی بھارت کے دفاعی اور تکنیکی نظام میں اسرائیل کے کردار سے تیزی سے واقف ہو رہے ہیں۔'انڈیا اسرائیل سینٹر' کے مطابق، دفاع اور تکنیکی جدت طرازی ان اہم عوامل میں شامل ہیں جو دوطرفہ تعلقات کے بارے میں نوجوان بھارتیوں کی رائے تشکیل دے رہے ہیں۔مرکز نے بتایا کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں اسرائیل کی دفاعی درجہ بندی (رینکنگ) میں پانچ فیصد پوائنٹس کا اضافہ ہوا ہے۔مرکز اس تبدیلی کا تعلق ثقافتی بیانیوں، پاپ کلچر اور پوڈ کاسٹس کے ذریعے بھارت۔اسرائیل دفاعی تعاون کی بڑھتی ہوئی نمائش سے بھی جوڑ رہا ہے۔مرکز کا کہنا ہے کہ ان ذرائع نے کارگل تنازعے کے دوران بھارتی مسلح افواج کو ہنگامی بنیادوں پر لیزر گائیڈڈ گولہ بارود اور نگرانی (سرویلنس) (میں مدد فراہم کرنے میں اسرائیل کے کردار کو اجاگر کیا ہے۔مرکز نے نشاندہی کی کہ 'جنریشن زی' کا ایک بڑا حصہ 1999 کی کارگل جنگ کے بعد پیدا ہوا تھا، جس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ بھارت کی روایتی دفاعی شراکت داریوں کے بارے میں ان کی سمجھ بوجھ ایک مختلف معلوماتی ماحول میں تشکیل پائی ہے۔'انڈیا اسرائیل سینٹر' کے ترجمان سریش نکھوانے کہا، "سروے کے حوصلہ افزا نتائج بھارت اور اسرائیل کے عوام کے درمیان گہرے اعتماد اور لگاؤ کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔انہوں نے کہا کہ یہ نتائج دوطرفہ تعلقات کے بارے میں عوامی آگاہی اور قدردانی میں اضافے" کی بھی عکاسی کرتے ہیں۔'انڈیا اسرائیل سینٹر' کے سروے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ 22 سے 25 سال کی عمر کے افراد بھارت اور اسرائیل کے درمیان مضبوط تعاون کے حق میں سب سے زیادہ مثبت رویہ رکھتے ہیں۔سروے میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مستقبل میں دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تعلقات کو نمایاں طور پر مزید مضبوط بنانے کے حامی افراد کی تعداد میں چار گنا اضافہ ہوا ہے۔یہ تازہ ترین نتائج 'انڈیا اسرائیل سینٹر' کے اس گزشتہ سروے کی بنیاد پر سامنے آئے ہیں جس میں 18 سے 29 سال کی عمر کے 500 شہری بھارتی باشندوں کی رائے لی گئی تھی۔اس سروے میں معلوم ہوا تھا کہ 48 فیصد افراد اسرائیل کی شناخت بنیادی طور پر دفاع اور عسکری طاقت سے کرتے ہیں، جبکہ 35 فیصد افراد اس ملک کو جدت اور ٹیکنالوجی سے منسوب کرتے ہیں۔

وِکست بھارت کا انحصار وکست راجیہ پر ہے: چیف اقتصادی مشیر

انہوں نے کہا کہ ریاستوں کو ان اضلاع کی طرف بھی قرض دینا چاہئے جن میں ترقی کی صلاحیت موجود ہے

نئی دہلی: نئی دہلی میں ریاستی وزرائے خزانہ اور عہدیداروں کی ایک کانفرنس میں چیف اکنامک ایڈوائزر وی انتھا ناگیشورن نے کہا کہ ہندوستان کو 2047 کے لیے اپنے ترقیاتی عزائم کی مالی اعانت کے لیے نجی سرمائے سے نمایاں طور پر زیادہ شراکت کی ضرورت ہوگی، کیونکہ حکومت سرمایہ کاری کو گہرا کرنے اور ریاستی سطح کی ترقی کو مضبوط کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ناگیشورن نے ہفتہ کے روز وکست بھارت کی طرف ہندوستان کے سفر کی مالی اعانت کے موضوع پر دو روزہ کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں کہا، وکست بھارت کا انحصار وکست راجیہ پر ہے، ریاستوں سے ایسے حالات پیدا کرنے کا مطالبہ کیا جو اپنے سرمایہ کے اخراجات کو برقرار رکھتے ہوئے نجی سرمایہ کاری کو راغب کر سکیں۔کانفرنس، جس نے مرکزی اور ریاستی وزرائے خزانہ، سینئر حکام، ماہرین اقتصادیات، بینکرس اور صنعت کے نمائندوں کو اکٹھا کیا، اس بات پر توجہ مرکوز کی کہ ہندوستان آنے والی دہائیوں میں کس طرح پائیدار اور وسیع البنیاد ترقی کی مالی اعانت کر سکتا ہے۔ناگیشورن نے کہا کہ بات چیت وسائل پیدا کرنے اور اگلی دو دہائیوں میں ہندوستان کی ترقی کے لیے مالی اعانت کے وسیع چیلنج کی طرف اشتراک کے سوالات سے آگے بڑھ گئی ہے۔انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی بچت کی بنیاد کافی ہے لیکن اسے مزید بڑھنے کی ضرورت ہوگی، جب کہ نجی سرمایہ وکست بھارت کی سرمایہ کاری کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اہم ہوگا۔ناگیشورن نے ریاستوں کے لیے تین ترجیحات کا خاکہ پیش کیا: نجی سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنا، سرمایہ کاری کی تجاویز کے معیار کو بہتر بنانا اور مالی رکاوٹوں کے باوجود اپنے سرمایہ کے اخراجات کو مضبوط کرنا۔انہوں نے کہا کہ ریاستوں کو زمین، بجلی اور لاجسٹکس کی دستیابی کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے، جس کی حمایت موثر سنگل ونڈو کلیئرنس سے ہو، تاکہ نجی سرمایہ کاروں کے لیے پراجیکٹس قائم کرنے میں آسانی ہو۔انہوں نے پراجیکٹ کی تیاری کی مضبوط پائپ لائنز اور قابل اعتماد پروجیکٹ رپورٹس کا بھی مطالبہ کیا تاکہ پراجیکٹس کو گھریلو اور کثیر جہتی فنانسنگ تک رسائی میں مدد ملے۔انہوں نے کہا کہ ریاستوں کو ان اضلاع کی طرف بھی قرض دینا چاہئے جن میں ترقی کی صلاحیت موجود ہے۔سی ای اے نے مہاراشٹرا کے سابق ایڈیشنل چیف سکریٹری سدھیر شریواستو کی تجویز کا حوالہ دیا کہ ریاستی سرمائے کے اخراجات کو فی الحال جی ایس ڈی پی کے تقریباً 4.2٪ سے بڑھا کر 2031-32 تک 3٪ کر دیا جائے۔

لیفٹیننٹ کمانڈر ریشسوی سولنکی نے

صدر کی اے ڈی سی کے عہدہ پر فائز ہو کر تاریخ رقم کی

نئی دہلی: لیفٹیننٹ کمانڈر ریشسوی سولنکی نے مئی 2025 میں ہندوستانی فوج، بحریہ یا فضائیہ کی پہلی خاتون افسر کے طور پر صدرِ جمہوریہ ہند کی ایڈ۔ڈی۔کیمپ (ADC) مقرر ہو کر تاریخ رقم کی۔ راشٹرپتی بھون میں ان کی یہ اہم تقرری مسلح افواج میں خواتین کے لیے ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے اور اس نے ہریانہ میں ضلعی سطح کی کھلاڑی سے لے کر ملک کے اعلیٰ ترین آئینی عہدے پر ایک اہم رسمی ذمہ داری سنبھالنے تک کے ان کے سفر کو نئی توجہ دلائی ہے۔روایتی طور پر صدر کی معاونت کے لیے بیک وقت پانچ اے ڈی سی تعینات ہوتے ہیں۔تین فوج سے اور ایک ایک بحریہ اور فضائیہ سے۔کئی دہائیوں تک یہ باوقار عہدے تقریباً خصوصی طور پر مردوں کے پاس ہی رہے۔سولنکی کو 9 مئی 2025 کو باضابطہ طور پر رسمی ایگیوِلیٹ پیش کیا گیا، جس کے ساتھ ہی ان کی مدتِ ملازمت کا آغاز ہوا؛ توقع ہے کہ یہ مدت تقریباً ڈھائی سے تین سال پر محیط ہوگی۔دلچسپ بات یہ ہے کہ سولنکی نے انٹرویوز میں کہا ہے کہ صدر کی اے ڈی سی بننا کبھی بھی ان کا کوئی خاص خواب یا منصوبہ نہیں تھا، کیونکہ بڑی حد تک یہ موقع کبھی ان کی پہنچ سے باہر محسوس ہوتا تھا۔ان کا انتخاب ایک سخت عمل کے ذریعے عمل میں آیا جس میں صدر دروپدی مرمو کے ساتھ ملاقات، سیکیورٹی کلیئرنس اور ذمہ داریاں باضابطہ طور پر سنبھالنے سے قبل ایک تعارفی یا تربیتی دور شامل تھا۔سولنکی کا تعلق ہریانہ سے ہے اور انہوں نے اپنی ابتدائی زندگی میں ہی کھیلوں میں گہری دلچسپی پیدا کر لی تھی۔ انہوں نے بیڈمنٹن اور والی بال میں ضلعی سطح پر مقابلے کیے؛ ان تجربات نے ان میں نظم وضبط، ارتکاز اور مسابقتی جذبہ پیدا کرنے میں مدد کی جو بعد میں ان کے عسکری کیریئر میں اہم ثابت ہوئے۔انہوں نے 2012 میں شارٹ سروس کمیشن کے ذریعے ہندوستانی بحریہ میں شمولیت اختیار کی اور لاجسٹکس برانچ کا حصہ بنیں۔ برسوں کے دوران، انہوں نے مختلف عہدوں پر خدمات انجام دیں اور بعد ازاں حیدرآباد میں نیول آرمامنٹ ڈپو (NAD) میں ٹیکنیکل آفیسر کے طور پر تعینات ہوئیں۔صدر کی اے ڈی سی کے عہدے کے لیے منتخب ہونے والے افسران کے پاس عام طور پر کئی سالوں کا بہترین سروس کا تجربہ ہوتا ہے۔راشٹرپتی بھون میں یہ تاریخی ذمہ داری سنبھالنے سے قبل، لاجسٹکس اور تکنیکی امور میں سولنکی کے پس منظر نے انہیں بحریہ کے اندر وسیع آپریشنل تجربہ فراہم کیا تھا۔

گزشتہ دہائی میں بھارت کی دفاعی پیداوار اور برآمدات میں نمایاں اضافہ ہوا ہے

وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ نے اتوار کے روز کہا کہ بھارت نے گزشتہ دہائی کے دوران دفاعی پیداوار اور برآمدات میں نمایاں اضافہ دیکھا ہے

میرٹھ: وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ نے اتوار کے روز کہا کہ بھارت نے گزشتہ دہائی کے دوران دفاعی پیداوار اور برآمدات میں نمایاں اضافہ دیکھا ہے اور اب وہ کئی ممالک کو دفاعی سازوسامان برآمد کر رہا ہے۔اتر پردیش کے شہر میرٹھ میں مسلسل دوسرے دن سوریا کرن ایئر شو دیکھنے کے بعد خطاب کرتے ہوئے سیٹھ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے سودیشی اور آتم نربھر بھارت کے وژن کے مطابق ملک کی دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط کیا جا رہا ہے۔انہوں نے کہا، بھارت اب کئی ممالک کو دفاعی سازوسامان برآمد کر رہا ہے اور گزشتہ دہائی میں دفاعی پیداوار اور برآمدات میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔سیٹھ نے انڈین ایئر فورس کی سوریا کرن ایروبیٹک ٹیم کو ملک کا فخر قرار دیا اور کہا کہ یہ ایئر شو نوجوانوں کو مسلح افواج میں شامل ہونے کی ترغیب دے گا۔انہوں نے کہا، "میرٹھ کے بچوں کو دفاعی شعبے کی طرف راغب ہونا چاہیے۔ اس پروگرام کے پیچھے یہی سوچ کارفرما ہے۔ جب نوجوان ان طیاروں کو دیکھیں گے تو وہ سوچیں گے کہ میں ایئر فورس کا پائلٹ کیوں نہیں بن سکتا اور میں دفاعی خدمات میں کیوں شامل نہیں ہو سکتا؟ 1857 کی بغاوت کے ساتھ میرٹھ کے تعلق کا حوالہ دیتے ہوئے سیٹھ نے کہا کہ یہ شہر بہادری کی سرزمین ہے اور اس طرح کے پروگرام نوجوانوں میں حب الوطنی اور خدمت کا جذبہ پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔انہوں نے کہا کہ سوریا کرن ٹیم نے تقریباً تین دہائیوں کے دوران دنیا بھر میں تقریباً 800 مقامات پر اپنے فن کا مظاہرہ کیا ہے اور ان کے فضائی کرتب نوجوانوں کو متاثر کر رہے ہیں۔سیٹھ نے کہا کہ ملک کے سامنے ایک ترقی یافتہ بھارت کا ہدف ہے اور جب بھارت اپنی آزادی کے 100 سال مکمل کرے گا، تو اسے ایک مضبوط اور خود انحصار قوم ہونا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ اس ہدف کے حصول میں نوجوان اہم کردار ادا کریں گے۔دریں اثنا، ایئر شو کے دوسرے دن سوریا کرن ٹیم کے نو ہاک ایم کے-132 طیاروں نے تقریباً 30 منٹ تک فضائی کرتب دکھائے۔منتظمین کے مطابق، تقریباً 50 ہزار لوگوں نے اس مظاہرے کو دیکھا۔طیاروں نے تقریباً 100 فٹ کی بلندی پر پرواز کرتے ہوئے دل کی شکل بنائی اور قومی پرچم کے رنگوں میں دھوئیں کی لکیریں چھوڑیں۔اختتامی مرحلے کے دوران ٹیم نے فضا میں ترنگا تشکیل دیا، جس پر ہجوم نے جوش وخروش کا اظہار کیا، تالیاں بجائیں اور بھارت ماتا کی جے اور جے ہند کے نعرے لگائے۔دو روزہ ایئر شو نیو انگیج ٹیڈ ٹاؤن شپ میں منعقد ہوا، جس کے لیے نو طیاروں نے غازی آباد کے ہنڈن ایئر بیس سے اڑان بھری۔ میرٹھ سے تعلق رکھنے والے تین پائلٹ سوریا کرن ٹیم کا حصہ تھے۔

برکس کے اہم رکن ممالک کو بھارت کی برآمدات میں ۳۴؍فیصد اضافہ ہوا

نئی دہلی: اپریل تا اگست 27-2026 کے عرصے میں برکس کی بڑی معیشتوں اور ایشیا و یورپ کی اہم منڈیوں کے لیے بھارت کی برآمدات میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا، جو تجارتی تعلقات کے پھیلاؤ اور بھارتی مصنوعات کی بڑھتی ہوئی مانگ کی عکاسی کرتا ہے۔وزارتِ تجارت کے اعداد و شمار کے مطابق، چین، جنوبی افریقہ، برازیل اور روس کو کی جانے والی برآمدات 34 فیصد اضافے کے ساتھ 9.19 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جبکہ 26-2025 کی اسی مدت میں یہ حجم 9.14 ارب ڈالر تھا۔ بھارت کی کل برآمدات میں ان ممالک کا مشترکہ حصہ ایک سال قبل کے 1.8 فیصد سے بڑھ کر 2.9 فیصد ہو گیا۔ برکس کی ان چار اہم معیشتوں میں چین کا حصہ سب سے زیادہ رہا، جہاں بھارتی برآمدات 39 فیصد اضافے کے ساتھ 6.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ جنوبی افریقہ میں برآمدات کی شرح نمو سب سے تیز رہی (58 فیصد اضافہ)، جبکہ برازیل اور روس کو کی جانے والی برآمدات میں بالترتیب 13 فیصد اور 11 فیصد اضافہ ہوا۔ایک عہدیدار نے کہا کہ یہ اعداد و شمار برکس کے ساتھ بھارت کے گہرے ہوتے تجارتی تعلقات اور ملک کی برآمدی حکمتِ عملی میں ان بڑی معیشتوں کی بڑھتی ہوئی اہمیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ برکس، جو بنیادی طور پر برازیل، روس، بھارت، چین اور جنوبی افریقہ پر مشتمل تھا، 2024 کے بعد سے کافی وسعت اختیار کر چکا ہے اور اس میں کئی نئے رکن اور شراکت دار ممالک شامل ہوئے ہیں۔ مالی سال کے ابتدائی پانچ مہینوں کے دوران بھارت نے جاپان، اٹلی اور جنوبی کوریا کے لیے بھی برآمدات میں نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا۔ جاپان کو برآمدات 43 فیصد اضافے کے ساتھ 43.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جس میں معدنی ایندھن، الیکٹرانکس اور ایلومینیم کی زیادہ ترسیل کا اہم کردار رہا۔صرف معدنی ایندھن کی برآمدات میں 231.7 ملین ڈالر یا 76 فیصد کا اضافہ ہوا۔

حکومتی اقدامات کی مرہون منت

بے روزگاری کی شرح 3.2 فیصد تک گر گئی: ایل مروگن

نئی دہلی: اطلاعات ونشریات کے وزیر مملکت ڈاکٹر ایل مروگن کے مطابق حکومت کی جانب سے کئے گئے مختلف اقدامات کے نتیجے میں بے روزگاری کی شرح 6 فیصد سے کم ہوکر 3. 2 فیصد ہوگئی ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ ملک میں سٹارٹ اپس کی تعداد، جو کہ 400 کے قریب تھی کہ 2014 میں سٹارٹ اپ کے بانیوں کی ایک قابل ذکر تعداد 30 سال سے کم عمر کے نوجوانوں کی ہے، بڑھ کر 2. 5 لاکھ سے زیادہ ہوگئی ہے۔مورگن نے مسلسل سیکھنے، نئی ٹیکنالوجیز کو اپنانے، اور پیشہ ورانہ مہارتوں کو باقاعدہ اپ گریڈ کرنے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔انہوں نے خلائی ٹیکنالوجی اور جوہری توانائی جیسے فرنٹیئر سیکٹرز میں نوجوانوں کے لیے بڑھتے ہوئے مواقع پر روشنی ڈالی، جبکہ اسپیس، دفاع، تعلیم، گورننس اور پبلک ایڈمنسٹریشن سمیت تمام شعبوں میں خواتین کی بڑھتی ہوئی شرکت کو نوٹ کیا۔وزیر نے مزید کہا کہ روزگار میلوں کے ذریعے اب تک 75.12 لاکھ سے زیادہ تقرری خطوط تقسیم کیے جا چکے ہیں، جو نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے پر حکومت کے وقف زور کی عکاسی کرتا ہے۔انہوں نے کہا کہ سرکاری ملازمت میں نئے بھرتی ہونے والے نوجوان 2047 تک وکست بھارت کے وژن کو حاصل کرنے میں اہم رول ادا کریں گے۔وزیر نے بھرتی کرنے والوں پر زور دیا کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو نہ صرف روزگار کے حصول کے طور پر دیکھیں بلکہ قوم کی خدمت کرنے اور اس کی مجموعی ترقی میں اپنا حصہ ڈالنے کے موقع کے طور پر دیکھیں۔ انہوں نے کہا کہ تقرری کا خط محض تقرری کا حکم نہیں ہے بلکہ قوم کی خدمت کا ایک موقع ہے، انہوں نے نوٹ کرتے ہوئے کہا کہ سرکاری ملازمین شہریوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے نمائندے اور حکومت کے چہرے کے طور پر کام کرتے ہیں۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ دیانتداری، جوابدہی، ہمدردی اور عوام کے تئیں انسانی رویہ عوامی خدمت کا لازمی جزو رہنا چاہیے۔وزیر نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ حکومت کے مختلف فلیگ شپ اقدامات بشمول میک ان انڈیا، اسٹارٹ اپ انڈیا، اسٹینڈ اپ انڈیا، اور مدرلون اسکیم نے نوجوانوں کو ملازمت کے متلاشی ہونے کے ساتھ ساتھ روزگار تخلیق کرنے والے کے طور پر ابھرنے کے قابل بنایا ہے۔ڈاکٹر مروگن نے یہ بھی کہا کہ تمل ناڈو میں نوودیا اسکول پسماندہ اور معاشی طور پر کمزور طلباء کو معیاری تعلیم تک رسائی فراہم کریں گے، ان کی مادری زبان میں پرائمری تعلیم کی سہولت فراہم کریں گے، اور طلباء کو مختلف ہندوستانی زبانیں سیکھنے کے مواقع فراہم کریں گے۔

بھارت کو ریشم کی عالمی پیداوار میں

پہلے نمبر پر لانے کیلئے پرعزم ہیں: گریراج سنگھ

بنگلورو: مرکزی وزیر برائے ٹیکسٹائل مرکزی وزیر برائے ٹیکسٹائل شری گریراج سنگھ نے مانیکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں اور محنت وروزگار کی مرکزی وزیر مملکت محترمہ شوبھا کرندلاجے کے ہمراہ آج بنگلورو کے ہوائے ایس۔ جی کے وی کے آڈیٹوریم میں سینٹرل سلک بورڈ (مرکزی ریشم بورڈ) کے 77 ویں یوم تاسیس کی تقریب اور ریشم کی مصنوعات وٹیکنالوجیز کی نمائش کا افتتاح کیا۔تقریب سے خطاب کرتے ہوئے شری گریراج سنگھ نے کہا کہ مرکزی حکومت ملک کے ریشم کی پیداوار کے شعبے (سیری کلچر (کو وسعت دینے اور ریشم کے کاشتکاروں کی معاشی ترقی کے لیے پرعزم ہے۔ ملک میں ریشم کی پیداوار، جو 2014 میں 000,26 میٹرک ٹن تھی، آج بڑھ کر 000,42 میٹرک ٹن ہوگئی ہے۔اسے 2030-31 تک 000,60 میٹرک ٹن تک بڑھانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے اور 2028-29 تک بھارت کو ریشم کی پیداوار میں عالمی سطح پر پہلے نمبر پر لانے کا عزم کیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ اس سمت میں، شہتوت کے پتوں کی پیداوار بڑھا کر اور کوکون (ریشم کے کیڑے کے خول (کی پرورش کے چکروں میں اضافہ کر کے کاشتکاروں کی سالانہ آمدنی کو 10 لاکھ سے 12 لاکھ روپے تک پہنچانے کا ارادہ ہے۔وزیر نے ریشم کے کاشتکاروں میں مسابقتی جذبہ پیدا کرنے کے لیے ضلعی، ریاستی اور قومی سطح پر بہترین ریشم کاشتکار کے ایوارڈ مقابلوں کے انعقاد پر زور دیا۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ سائنسدانوں کی نئی ایجادات، ہائبرڈ اقسام اور جدید مشینری براہ راست کاشتکاروں تک پہنچنی چاہیے، وزیر نے وضاحت کی کہ بین الاقوامی منڈی میں ہندوستانی ریشم کی مانگ ایسے وقت میں بڑھ رہی ہے جب چین کی پیداوار میں کمی آ رہی ہے۔وزیر نے کہا کہ ریشم کی کاشت سے لے کر ریشم نکالنے اور بُنائی تک کی پوری ویلیو چین کو مضبوط بنانا، ملک کی ٹیکسٹائل مارکیٹ کو 300 بلین ڈالر تک لے جانا اور بنکروں اور مزدور طبقے کے لیے کم از کم معاشی تحفظ کو یقینی بنانا حکومت کی اولین ترجیحات ہیں۔ بنگلورو میں سینٹرل سلک بورڈ (CSB) کے 77 ویں یوم تاسیس کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے ٹیکسٹائل اور ریشم کی صنعت کے حوالے سے درج ذیل اہم نکات اور اہداف کا ذکر کیا۔

آپس میں ٹوٹ کر زندگی گذارنے والی قوم کامیابی کے منازل طے نہیں کر پاتی: مفتی محمد سہراب ندوی

شہر بھبھوا میں تنظیم امارت ضلع کیمور کے عہدہ داران وارکان کی خصوصی میٹنگ اور اسناد کی تقسیم

ملت اسلامیہ ایک امت ایک جماعت کی حیثیت سے برپا کی گئی ہے، پوری اسلامی تعلیمات میں جماعتی نظام کی اہمیت اس کی برکت اور اس کی قوت کو مختلف پہلوؤں سے اُجاگر کیا گیا ہے، دنیا کی قوموں کی تاریخ اور خود اسلام کی لمبی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ عزت وسربلندی اور فلاح و کامیابی ہمیشہ جماعتی قوت اور آپسی اتحاد کی برکت سے نصیب ہوئی ہے اور جب بھی ملت آپسی انتشار، باہمی خلفشار اور منافقانہ راہ پر چلی ہے ہمیشہ ذلت ورسوائی اور ناکامی ونامرادی اس کا مقدر بنی ہے، قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے وحدت کی ایک رسّی کو مضبوطی سے تھامنے آپسی انتشار سے بچنے اور ایک امت اور ایک جماعت بن کر زندگی گذارنے کی واضح ہدایت دی ہے، حدیث پاک میں ملت اسلامیہ کو ایک جسم کے مانند قرار دیا گیا ہے اور بتایا گیا کہ اس کی اصل تصویر یہی ہے کہ جس طرح جسم کا ہر عضو ایک دوسرے سے مربوط اور ایک دوسرے کے دُکھ سُکھ میں شامل ہے، جب تک یہی کیفیت ملت کے جماعتی وجود پر طاری نہ ہو اس وقت تک نہ نصرت خداوندی میسر آسکتی ہے اور نہ ہی یہ جماعتی وجود خدا اور رسول کی نگاہ میں معتبر ہوسکتا ہے، اس لئے ضرورت ہے کہ موجودہ بدلتے ہوئے حالات میں ملت کے علماء وائمہ، سماجی نمائندگان، موثر شخصیات اور دینی و ملی تنظیمات وتحریکات کے علمبرداران اپنے وسائل وصلاحیت کے مطابق تنظیم ملت اور ہر سطح پر آپسی اتحاد کو مستحکم بنانے پر توجہ دیں، اس وقت یہ ملت جن جن ناکامیوں سے دوچار ہے اور جس طرح دنیا کی نگاہوں میں بے وزن ہو رہی ہے اس کی واحد وجہ آپسی انتشار، اتحاد کا فقدان اور ایک دوسرے کے تعاون سے کنارہ کشی ہے۔امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ پھلواری شریف پٹنہ جس کو ملت کے ممتاز اکابر نے تنظیم ملت کے اسی بڑے مقصد اور وحدت کلمہ کی بنیاد پر ایسے ہی جماعتی نظام کے قیام کے لئے قائم کیا تھا، بحمد اللہ اس کے سائے میں شب وروز ایسی کوششوں کا سلسلہ جاری ہے، اتحاد واتفاق کا عمومی شعور ملت میں عام کرنے کے ساتھ امارت کے زیر انتظام قائم شعبۂ تنظیم کے ذریعہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کی مسلم آبادیوں کو ایک امیر شریعت کے ماتحت متحد رکھنے اور گاؤں سے لے کر صوبہ تک ایک تنظیمی کڑی میں مربوط رکھنے کی ہر ممکن کوشش جاری وساری ہے، ان خیالات کا اظہار نائب ناظم امارت شرعیہ جناب مولانا مفتی محمد سہراب ندوی قاسمی صاحب انچارج شعبۂ تبلیغ وتنظیم نے آج مورخہ ۲۰؍ستمبر ۲۰۲۶ کو شہر بھبھوا میں واقع جامع مسجد مدرسہ قاسم العلوم میں منعقد تنظیم امارت ضلع کیمور کے عہدہ داران وارکان کو خطاب کرتے ہوئے کیا، انہوں نے کہا کہ گذشتہ ۹؍مئی کو اسی شہر بھبھوا میں امیر شریعت مفکر ملت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ کی صدارت میں پورے بھبھوا ضلع کی مسلم آبادیوں میں تنظیم امارت کے قیام اور نقباء ونائبین کی نامزدگی کے بعد ضلع کے نقباء کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا تھا، اس موقع پر بلاک اور ضلع کی کمیٹیوں کے لئے نام پیش ہوئے تھے اور اس کی مجوزہ فہرست بھی تیار ہوئی تھی، اب اس کو حتمی شکل دینے کے بعد حضرت امیر شریعت مدظلہ کی ہدایت اور ناظم امارت شرعیہ جناب مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی صاحب کے مشورہ سے یہ خصوصی میٹنگ منعقد ہوئی ہے، جس میں آپ تمام ضلع وبلاک کمیٹیوں کے ذمہ داران وارکان کو حضرت امیر شریعت مدظلہ کی طرف سے جاری کردہ سندوں کی تقسیم کی جارہی ہے اور بحیثیت عہدہ دار رکن آپ کو چند اہم تنظیمی ذمہ داریاں سپرد کی جارہی ہیں، اس سند کے حصول کے بعد آپ اپنے ضلع وبلاک میں امارت شرعیہ کے ترجمان اور حضرت امیر شریعت کے نمائندہ ہیں آپ کی پہلی ذمہ داری ہے کہ آپ خود شریعت کے پابند رہیں اور دوسروں کو بھی شریعت کا پابند رہنے کی تلقین کرتے رہیں، سماج میں آپسی اتحاد کو مضبوط بنائیں، ذات برادری اور مسلک ومشرب کی بنیاد پر پیدا ہونے والی ہر تفریق کو ختم کریں، معاشرتی خرابیوں خاص طور پر تلک جہیز اور نشہ خوری، سودی لین دین اور شادی بیاہ کی فضول خرچی جیسی چیزوں کو روکنے کی کوشش کریں۔

دیا جلانے کیلئے پیسہ ہے، ہمارے ہاسٹل کیلئے کیوں نہیں؟

لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی اندور میں 'چھاتروں کی گونج' پروگرام سے قبل کوٹا، پونے، پریاگ راج اور دہرادون میں طلبہ سے بات کر چکے ہیں۔

لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی ان دنوں 'چھاتروں کی گونج' پروگرام کے ذریعے طلبہ اور نوجوانوں سے مکالمہ کر رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں وہ 19 ستمبر کو مدھیہ پردیش کے اندور پہنچے، جہاں انہوں نے طلبہ سے بات چیت کی اور ان کی تعلیم، ہاسٹل، روزگار اور مسابقتی امتحانات سے متعلق مسائل سنے۔ راہل گاندھی نے دعویٰ کیا کہ اندور میں مکالمے کے دوران ایک طالبہ نے ان سے ہاسٹل اور رہائش کے مسئلے کو لے کر سوال کیا۔ کانگریس رہنما راہل گاندھی نے اتوار (20 ستمبر) کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اس سوال کا ذکر کرتے ہوئے مرکزی حکومت سے جواب مانگا۔ راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں طالبہ کا سوال لکھا کہ "سرکار کے پاس دیا جلانے کے لیے پیسہ ہے، ہمارے ہاسٹل کے لیے کیوں نہیں؟" ان کے مطابق یہ سوال کل اندور میں ایک طالبہ نے مجھ سے پوچھا۔ گاؤں سے تعلیم حاصل کرنے کے لیے شہر آئی طالبہ نے کہا کہ ہاسٹل نہیں ہے، تو پی جی میں رہنا پڑتا ہے۔ صرف محفوظ جگہ پر رہنے کے لیے لاکھوں روپے خرچ ہو جاتے ہیں۔ ہر ماہ کرایے کی فکر اور بے گھر ہونے کا خوف رہتا ہے، اسی میں تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے۔ کئی لڑکیاں اسی وجہ سے تعلیم چھوڑ دیتی ہیں۔ صرف اس لیے کہ رہنے کی جگہ نہیں ہے۔ رہائشی الاؤنس مہنگائی کے ساتھ نہیں بڑھتا اور اوپر سے بدعنوانی کی نذر ہو جاتا ہے۔ راہل گاندھی نے اپنی 'ایکس' پوسٹ میں وزیر اعظم مودی سے اس سوال کا جواب مانگتے ہوئے کہا کہ کیا اس بچی کے سوال کا کوئی جواب ہے؟ اندور میں چھاتروں کی گونج' پروگرام سے قبل راہل گاندھی کوٹا، پونے، پریاگ راج اور دہرادون میں طلبہ سے بات چیت کر چکے ہیں۔ ایک دیگر 'ایکس' پوسٹ میں ہفتہ کو راہل گاندھی نے لکھا تھا کہ "ملک پر ایک سسٹم نے تہہ در تہہ قبضہ کر رکھا ہے۔ یہ سسٹم آخر ہے کیا؟ آر ایس ایس اور 'ہم دو، ہمارے دو' کی قیادت میں گنے چنے لوگوں نے مل کر ہندوستان کے ہر ادارے پر اپنا کنٹرول قائم کر لیا ہے۔ حکومت ہو، کاروبار ہو، تعلیم ہو صحت ہو، کھیل ہو، میڈیا ہو، عدلیہ ہو، الیکشن کمیشن ہو یا بیوروکریسی، اس سسٹم میں ہنر نہیں خطرہ ہے، کیونکہ وہ سوال پوچھتے ہیں اور جوابدہی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اسی خوف کی وجہ سے سسٹم طالب علم نہیں بلکہ اندھ بھکت چاہتا ہے، طلبہ کو ہراساں کرتا ہے اور اندھ بھکتی کو فروغ دیتا ہے، تاکہ کوئی سوال نہ اٹھائے اور سمنمانی چلتی رہے۔" انھوں نے کہا کہ اسکول سے کالج، یونیورسٹی سے روزگار تک کی پوری کڑی کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ تعلیم کے بجٹ، اسکالرشپ اور اساتذہ کی خالی آسامیاں فکر انگیز ہیں، اور ان خامیوں کا براہ راست اثر طلبا کی تعلیم پر پڑ رہا ہے۔ پروگرام میں مدھیہ پردیش کے مختلف علاقوں سے آئے طلبا نے بھی اپنی مشکلات سامنے رکھیں۔ دھار کے ایک طالب علم نے قبائلی علاقوں میں صحت کی سہولتوں، زمین کے پٹوں، سرکاری محکموں میں خالی آسامیوں اور ہاسٹل کی حالت کا مسئلہ اٹھایا۔ اس نے کھرگون میں پٹے منسوخ کیے جانے کی بات کہی، وہیں بالاگھاٹ میں صحت کی سہولتوں کی کمی کا سوال بھی اٹھایا۔ دیواس سے آئے ایک طالب علم نے ایم پی پی ایس سی اور بھرتی امتحانات سے متعلق مسائل بتائے۔ اس نے دعویٰ کیا کہ بھرتی کے مسائل اٹھانے والے طلبا کے خلاف مقدمات درج کیے گئے اور انہیں جیل بھی بھیجا گیا۔ اس نے پیپر لیک سے متعلق شکایات بھی سامنے رکھیں۔ طلبا نے اندور میں تعلیم حاصل کرنے والے نوجوانوں کی دیگر مشکلات بھی بتائیں۔ ان میں کمروں کا بڑھتا کرایہ، سرکاری ہاسٹل میں نشستوں کی کمی، رہائش کی سہولتیں اور تعلیم کے بڑھتے اخراجات شامل ہیں۔ ماکھن لال چترویدی یونیورسٹی کے ایک طالب علم نے ماسٹرز میں داخلے سے متعلق شکایت پیش کی۔ اس کا الزام تھا کہ اچھے گریڈ ہونے کے باوجود اسے داخلہ نہیں ملا۔ انٹرویو کی اسکورشیٹ مانگنے پر اسے بتایا گیا کہ ایسی کوئی اسکورشیٹ رکھی ہی نہیں گئی ہے۔ ایک زرعی طالب علم نے کالج میں مستقل اساتذہ کی کمی، کلاس روم اور لڑکیوں کے لیے ضروری سہولتوں کے فقدان کا مسئلہ اٹھایا۔ بلکہ پیسہ اور پہنچ اہمیت رکھتی ہے۔" راہل گاندھی مزید لکھتے ہیں کہ "اس قبضے کے خلاف، بدعنوانی کے خلاف اور ناانصافی کے خلاف طلبہ کی آواز ہی اس سسٹم کے لیے سب سے بڑا چیلنج ہے۔ اسی لیے سسٹم کو طلبہ سے خطرہ ہے، کیونکہ وہ سوال پوچھتے ہیں اور جوابدہی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اسی خوف کی وجہ سے سسٹم طالب علم نہیں بلکہ اندھ بھکت چاہتا ہے، طلبہ کو ہراساں کرتا ہے اور اندھ بھکتی کو فروغ دیتا ہے، تاکہ کوئی سوال نہ اٹھائے اور سمنمانی چلتی رہے۔" انھوں نے کہا کہ اسکول سے کالج، یونیورسٹی سے

بھارت اور کینیا نے دوطرفہ تعلقات کا جائزہ لیا

نیروبی: کینیا میں تعینات بھارتی ہائی کمشنر آدرش سوائیکا نے ہفتے کے روز افریقی ملک کے پرنسپل سیکرٹری برائے امورِ خارجہ، کوریر سنگ اوئی سے ملاقات کی اور آئندہ ہونے والے اعلیٰ سطحی دوروں سے متوقع نتائج کا جائزہ لیا۔ اس بات چیت کی تفصیلات بتاتے ہوئے، کینیا میں بھارتی ہائی کمیشن نے ایکس پر کہا، "ہائی کمشنر آدرش سوائیکا نے پرنسپل سیکرٹری برائے امورِ خارجہ کوریر سنگ اوئی سے ملاقات کی۔ انہوں نے دوطرفہ تعلقات کے اہم پہلوؤں کا جائزہ لیا، جن میں جاری اقدامات پر پیش رفت اور آئندہ اعلیٰ سطحی تبادلوں سے متوقع نتائج شامل ہیں۔ مشن نے ایکس پر مزید کہا، ہائی کمشنر نے بڑھتی ہوئی دوطرفہ تجارت اور سرمایہ کاری کے تعلقات کو اجاگر کیا اور سرمایہ کاروں کے لیے سازگار کاروباری ماحول کی اہمیت پر زور دیا۔ گزشتہ ماہ، ہائی کمشنر سوائیکا نے کینیا کے پرائم کیبنٹ سیکرٹری اور کیبنٹ سیکرٹری برائے امورِ خارجہ و تارکینِ وطن، مسالیا ڈبلیو مداوادی سے ملاقات کی اور انہیں دوطرفہ تعلقات میں حالیہ پیش رفت سے آگاہ کیا۔ اس ملاقات کے حوالے سے نیروبی میں بھارتی ہائی کمیشن نے ایکس پر کہا، ہائی کمشنر آدرش سوائیکا نے پرائم کیبنٹ سیکرٹری اور کیبنٹ سیکرٹری برائے امورِ خارجہ و تارکینِ وطن ڈاکٹر مسالیا ڈبلیو مداوادی سے ملاقات کی۔ ہائی کمشنر نے معزز پی سی ایس کو دوطرفہ تعلقات میں حالیہ پیش رفت سے آگاہ کیا اور شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے لیے تجاویز اور خیالات پر تبادلہ خیال کیا۔ دریں اثنا، کینیا کی قومی اسمبلی کے اسپیکر موزس ویٹانگولا نے اگست میں بھارت کا دورہ کیا تاکہ نئی دہلی اور نیروبی کے درمیان بین البارلیمانی تعلقات کو مضبوط بنایا جا سکے، جس میں حال ہی میں تشکیل دیے گئے پارلیمانی فرینڈشپ گروپس بھی شامل ہیں۔ اپنے دورے کے دوران، ویٹانگولا نے لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا سے ملاقات کی اور اس بات کا مشاہدہ کیا کہ دونوں ممالک کے درمیان تاریخی اور خوشگوار تعلقات قائم ہیں جن کی بنیاد مضبوط قانون سازی کے باہمی رابطوں پر استوار ہے۔ اسپیکر برلا کے مطابق، ان بات چیت نے بھارت اور کینیا کو جوڑنے والی دیرینہ دوستی پر غور و خوض کرنے کا ایک قیمتی موقع فراہم کیا، جو مشترکہ جمہوری اصولوں اور مشترکہ ورثے سے تقویت حاصل کرتی ہے۔ ادارہ جاتی میکانزم کو اجاگر کرتے ہوئے برلا نے ایکس پر کہا، دونوں ممالک میں حال ہی میں تشکیل دیے گئے پارلیمانی فرینڈشپ گروپس پارلیمانی روابط کو گہرا کرنے، ہماری دونوں پارلیمانوں کے درمیان بہتر تفہیم کو فروغ دینے اور عوام کے درمیان رابطوں کو مضبوط بنانے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کریں گے۔" انہوں نے مزید کہا کہ قانون سازی سے متعلق مہارت اور بہترین طریقوں کا تبادلہ دونوں جمہوریتوں کے درمیان ادارہ جاتی تعاون کو مزید بڑھانے میں معاون ثابت ہوگا۔

تہواروں کے مدنظر آسمان چھونے لگا ہوائی کرایہ، سی ٹی آئی نے کیا حکومت سے لگام لگانے کا مطالبہ

سی ٹی آئی کے چیئرمین برجیش گوئل نے بتایا کہ سی ٹی آئی کی تحقیق میں سامنے آیا ہے کہ چند دنوں قبل جو ہوائی ٹکٹ سستے تھے

سی ٹی آئی کے چیئرمین برجیش گوئل نے بتایا کہ سی ٹی آئی کی تحقیق میں سامنے آیا ہے کہ چند دنوں قبل جو ہوائی ٹکٹ سستے تھے، وہی ٹکٹ اب ڈبل سے زیادہ قیمت پر فروخت کیے جا رہے ہیں۔ تہواروں سے قبل ہوائی کرایے میں زبردست اضافہ ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے عام لوگوں کو کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس دوران صارفین پر پڑنے والے بوجھ کو دیکھتے ہوئے 'صنعتی تنظیم چیمبر آف ٹریڈ اینڈ انڈسٹری' (سی ٹی آئی) نے مرکزی وزیر کو خط لکھا ہے، اور خط میں کرایوں پر لگام لگانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اطلاع کے مطابق تہواروں سے قبل ہوائی جہاز کے کرایوں میں 50 فیصد سے 100 فیصد تک اضافہ کیا گیا ہے، جس وجہ سے ہوائی سفر کرنا کافی مہنگا ہو گیا ہے۔ تہواروں کے موقع پر جلد گھر پہنچنے کے لیے لوگوں کو کافی زیادہ سوچنا پڑ رہا ہے، کرایوں میں اضافے کا براہ راست اثر لوگوں کی جیب پر پڑے گا۔ انہیں باتوں کے پیش نظر سی ٹی آئی نے شہری ہوابازی کے وزیر رام موہن نائڈو کو خط لکھ کر ہوائی کمپنیوں کی منمانی پر لگام لگانے کا مطالبہ کیا ہے۔ سی ٹی آئی کے چیئرمین برجیش گوئل نے بتایا کہ سی ٹی آئی کی تحقیق میں سامنے آیا ہے کہ چند دنوں قبل جو ہوائی ٹکٹ سستے تھے، وہی ٹکٹ اب ڈبل سے زیادہ قیمت پر فروخت کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ چند دنوں میں اچانک انڈیگو، ایئر انڈیا وغیرہ ہوائی کمپنیوں نے ہوائی کرایوں میں 50 فیصد سے 100 فیصد تک اضافہ کر دیا ہے، جس سے متوسط طبقے اور اعلیٰ متوسط طبقے کی کمر ٹوٹ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ گنیتی مہوتسو کے ساتھ ہی ملک میں تہواروں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے، جو دیوالی اور چھٹھ پوجا تک جاری رہے گا، ایسے میں لوگوں کے ہوائی سفر کی فریکوئنسی بھی بڑھے گی۔ وہیں ایسے وقت میں 100 فیصد کرایہ بڑھا دینا ہوائی کمپنیوں کی منمانی ہے۔ کچھ عرصہ قبل تک دہلی- ممبئی آمد و رفت کا ہوائی کرایہ 10000 روپے تھا، وہ اب بڑھ کر 18000 سے 25000 روپے ہو گیا ہے۔ دہلی-احمد آباد کا کرایہ 10000 سے 12000 روپے تھا، وہ اب بڑھا کر 18000 سے 20000 روپے کر دیا گیا ہے۔ دہلی-بنگلورو کا کرایہ 12000 سے 15000 روپے تھا، جو اب بڑھا کر 30000 سے 35000 روپے کر دیا گیا ہے۔ دہلی-کولکاتہ کا کرایہ جو پہلے 11000 روپے تھا، وہ اب بڑھا کر 20000 روپے کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ انڈیگو نے شیر خوار بچوں (3 دن سے 2 سال تک) کا کرایہ بھی 2000 روپے سے بڑھا کر 3000 روپے کر دیا ہے، جبکہ شیر خوار بچے کو ہوائی جہاز میں سیٹ بھی نہیں ملتی ہے۔ برجیش گوئل نے کہا کہ ایوی ایشن ڈاٹا ایجنسی (او اے جی) کے مطابق کمپنیوں نے ستمبر میں ہی گھریلو پروازوں کی گنجائش 6.5 فیصد کم کر دی ہے۔ انڈیگو نے 5.4 فیصد اور ایئر انڈیا نے 8.4 فیصد سیٹیں کم کی ہیں، جبکہ دونوں کمپنیوں کا 90 فیصد سے زیادہ مارکیٹ پر قبضہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ تہواروں کے موقع پر سیٹیں کم کر کے کرایہ بڑھانا لوٹ ہے۔ سی ٹی آئی کا مرکزی حکومت سے مطالبہ ہے کہ حکومت فوری طور پر ہوائی کمپنیوں پر لگام لگائے اور ہوائی کرایوں میں کمی کرائے۔

آرمی چیف جنرل دھیرج سیٹھ کا دورہ روس اختتام پذیر

بھارت اور روس کے بیچ دفاعی تعلقات میں وسعت

ماسکو: ہندوستانی فوج کے سربراہ جنرل دھیرج سیٹھ نے روس کا تین روزہ سرکاری دورہ ختم کیا ہے، جس نے روس کے سینئر فوجی رہنماؤں کے ساتھ ملاقاتوں اور اہم فوجیوں کے دوروں کے ذریعے دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون کو نئی تحریک دی ہے۔ اپنے دورے کے دوران جنرل سیٹھ نے روس کے نائب وزیر دفاع جنرل یونس بیک ایوکوروف اور روسی لینڈ فورسز کے کمانڈر انچیف کرنل جنرل آندرے مورڈویچوف سے ملاقات کی، جس میں مشترکہ صلاحیتوں کی ترقی، تربیتی تبادلے، آپریشنل تجربے اور فوج سے فوج کے تعاون کو بڑھانے پر بات چیت کی گئی۔ اے ڈی جی پی آئی نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ جنرل دھیرج سیٹھ، سی او اے ایس نے روس کے اپنے جاری سرکاری دورے کے دوران رسمی گارڈ آف آنر حاصل کیا اور ماسکو میں نامعلوم سپاہی کے مقبرے پر خراج عقیدت پیش کیا۔ آرمی چیف نے روسی لینڈ فورسز کے ہیڈ کوارٹر کا بھی دورہ کیا، جہاں باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت کی گئی، دوفوجی تعاون کو مضبوط بنانے اور فوجی تعاون کو مضبوط بنانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ جنرل سیٹھ نے روسی وزارت دفاع کا بھی دورہ کیا اور نائب وزیر دفاع جنرل یونس بیک یوکروف کے ساتھ بات چیت کی، جس میں مشترکہ صلاحیتوں کی ترقی، پیشہ ورانہ فوجی تبادلوں اور فوجی سے فوجی مصروفیات کو بڑھانے کے مواقع پر توجہ مرکوز کی گئی۔ اپنے دورے کے دوران، جنرل سیٹھ نے روس میں ہندوستان کے سفیر ونے کمار سے بھی ملاقات کی اور دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعلقات کو مضبوط کرنے کے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا۔ جنرل سیٹھ نے رسمی گارڈ آف آنر بھی حاصل کیا اور ماسکو میں نامعلوم فوجی کے مقبرے پر خراج عقیدت پیش کیا۔ انہیں سینٹ پیٹرزبرگ کے تاریخی پیٹر اینڈ پال فورٹریس پر روایتی توپ فائر کرنے کا اعزاز دیا گیا۔ ہندوستانی فوج کے ایڈیشنل ڈائریکٹوریٹ جنرل آف پبلک انفارمیشن نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ جنرل دھیرج سیٹھ، سی او اے ایس نے روس کے اپنے سرکاری دورے کے دوران سینٹ پیٹرزبرگ میں میخائیلووسکایا ملٹری آرٹلری اکیڈمی کا دورہ کیا اور پیٹر اینڈ پال فورٹریس میں روایتی توپ فائر کرنے کا منفرد اعزاز حاصل کیا۔ اس دورے نے فیکلٹی کے ساتھ تربیتی طریقہ کار اور آرٹلری کی جدید کاری پر بات چیت کا موقع فراہم کیا۔

میں جواب نہیں دوں گا'، الیکشن کمیشن کے نوٹس پر کپل سبل کا ردعمل

راجیہ سبھا رکن کپل سبل نے کہا کہ اگر میرے ساتھ ایسا ہو سکتا ہے، جن کے پاس پرانے ریکارڈ موجود ہیں

راجیہ سبھا رکن اور سینئر وکیل کپل سبل نے دہلی میں جاری ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی یعنی ایس آئی آر کو لے کر الیکشن کمیشن پر سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔ سبل نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کا نام لیتے ہوئے کہا کہ جب ان کے پرانے ووٹر ریکارڈ کا ملان ہو چکا ہے، بی ایل او ان کے دستاویزات اور فارم پر دستخط کر چکا ہے اور ان کا نام ڈرافٹ ووٹر لسٹ میں بھی موجود ہے، تو انہیں 'اَن میپڈ ووٹر لسٹ ایس آئی آر' زمرے میں نوٹس کیوں بھیجا گیا؟ انہوں نے سوال کیا کہ کیا اب وہ شہری نہیں ہیں؟ سینئر وکیل نے پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ انہیں اس نوٹس کی اطلاع خود الیکشن کمیشن سے نہیں بلکہ ایک فون کال کے ذریعے ملی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان کے یہاں بھی نوٹس کی کوئی فزیکل کاپی نہیں پہنچی ہے۔ سبل کے مطابق ویب سائٹ پر نوٹس کی معلومات دیکھنے کے بعد انہوں نے اپنے دفتر سے اس کی تصدیق کرائی، لیکن وہاں بھی نوٹس نہیں ملا۔ پریس کانفرنس میں سبل سے پوچھا گیا کہ کیا وہ نوٹس کے خلاف عدالت جائیں گے؟ اس پر انہوں نے واضح طور پر کہا کہ وہ سپریم کورٹ نہیں جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ "جب ملان ہو چکا ہے تو میں عدالت کیوں جاؤں گا؟ نام کاٹنے دو ان کو۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ وہ اپنے ووٹ کو غلط طریقے سے کاٹے جانے کی شکایت لے کر سپریم کورٹ میں درخواست گزار بن کر نہیں جائیں گے۔ ملک کو یہ دیکھنا چاہیے کہ آخر اس عمل میں کیا ہو رہا ہے۔ کپل سبل نے کہا کہ وہ اس معاملے پر مزید اعداد و شمار جمع کریں گے اور انہیں عوام کے سامنے رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ملک کو یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ووٹر لسٹ تیار کرنے کے عمل میں کس طرح کی بے ضابطگیاں ہو رہی ہیں۔ ان کے مطابق یہ پورا عمل 2029 کے انتخابات کی تیاری سے بھی جڑا ہوا ہے۔ سبل نے آخر میں کہا کہ وہ آئندہ بھی اس معاملے پر بات کریں گے اور مزید اعداد و شمار کے ساتھ سامنے آئیں گے۔ راجیہ سبھا رکن نے یہ بھی کہا کہ اگر میرے ساتھ ایسا ہو سکتا ہے، جن کے پاس پرانے ریکارڈ موجود ہیں، تو عام ووٹر کے لیے صورتحال مزید مشکل ہو سکتی ہے۔ اگر میرے ساتھ ایسا ہو رہا ہے تو آپ سوچ سکتے ہیں کہ کتنے لوگوں کے ووٹ اس طرح کاٹے جائیں گے۔ انہوں نے الیکشن کمیشن کے طریقۂ کار پر بھی سوال اٹھایا اور کہا کہ انہیں یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ ان کے دستاویزات اور بی ایل او کے دستخط ہونے کے باوجود انہیں نوٹس کیوں بھیجا گیا۔

بھارت کوئی جغرافیہ نہیں، ایک ذمہ داری ہے: سی اے ڈی ایس سبرامنی

رڑکی: چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل این ایس راجہ سبرامانی نے ہفتہ کو آئی آئی ٹی روڑکی کے دو روزہ کانووکیشن میں گریجویٹ طلباء سے خطاب کیا، جہاں 2,701 طلباء کو ڈگریاں دی گئیں۔ تقریب کے مہمان خصوصی سبرامانی نے تیزی سے بدلتے ہوئے عالمی منظر نامے اور نوجوان انجینئرز اور تکنیکی ماہرین کے لیے ان چیلنجوں اور مواقع کے بارے میں بات کی۔ فارغ التحصیل طلباء سے خطاب کرتے ہوئے، جنرل سبرامانی نے بدلتے ہوئے عالمی ماحول کو 'دھرا' کے مخفف کے ذریعے بیان کیا اور کہا کہ اس کا مطلب ہے خرابی، ہائپر کنیکٹڈنس، اسمیٹری، ریلائنٹ اور خود مختاری۔ میں تھوڑی دیر بعد بھارت کے بارے میں بات کروں گا، لیکن اس سے پہلے میں بدلتی ہوئی دنیا کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں اور میں آپ کو اس کا ایک مخفف بتاؤں گا۔ وہ ہے DHARA، جس میں خلل ڈالنے والا، ہائپر کنیکٹڈنس، اسمیٹری، ریلائنٹ اور خود مختاری کا مطلب ہے۔ پہلے دو عناصر کی وضاحت کرتے ہوئے، جنرل سبرامانی نے کہا کہ تکنیکی تبدیلی کی رفتار نوجوان انجینئروں اور تکنیکی ماہرین کے لیے اپنی صلاحیتوں کو مسلسل اپ ڈیٹ کرنا ضروری بنا رہی ہے۔ انہوں نے مختلف نظاموں کے درمیان بڑھتے ہوئے باہمی انحصار سے پیدا ہونے والی کمزوریوں کی طرف بھی اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ گریجویٹس کا لچکدار ٹیکنالوجیز کی تعمیر میں اہم کردار ہوگا۔ دنیا بہت زیادہ خلل سے گزر رہی ہے؛ ٹیکنالوجی ہم سے زیادہ تیزی سے بدل رہی ہے۔ بطور گریجویٹس، اگر آپ بدلتی ہوئی دنیا سے ہم آہنگ رہنا چاہتے ہیں تو آپ کو سیکھنا، سیکھنا، دوبارہ سیکھنا اور اپنانا اور تجسس ہونا پڑے گا۔ ہم نہ صرف واٹس ایپ اور سوشل میڈیا میں بلکہ اپنے مالیاتی نظام، ایئر لائنز، نیٹ ورکس، اور یہ توانائی کے نظام کے ساتھ مربوط ہیں۔ آپ کو، مستقبل کے انجینئرز اور تکنیکی ماہرین کے طور پر، ایسے نظام تیار کرنے کی ضرورت ہے جس میں لچک ہو۔ آج دنیا نہ صرف سوشل میڈیا بلکہ مالیاتی نظام، ایئر لائنز اور انرجی گرڈز کے ذریعے آپس میں جڑی ہوئی ہے، جو مواقع کے ساتھ ساتھ حساسیت بھی پیدا کرتی ہے۔ مقامی سپلائی چینز اور دفاعی نظام قائم کرنے کے لیے خود مختاری حاصل کرنا۔

بھارت ۲۰۳۰ تک ۳۵۰ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار والی بلٹ ٹرینیں بنائے گا

نئی دہلی: ممبئی-احمد آباد ہائی اسپیڈ ریل منصوبے کی نظر ثانی شدہ لاگت کی منظوری کے لیے کابینہ کو بھیجی گئی ریلوے کی وزارت کی تجویز کے مطابق، بھارت 2030 تک 350 کلومیٹر فی گھنٹہ کی ڈیزائن کردہ رفتار والی مقامی ہائی اسپیڈ بلٹ ٹرینیں تیار کرے گا۔ یہ ٹرینیں جاپان کی اگلی نسل کی E10 سیریز کی ٹرینوں کے معیار کے مطابق ہوں گی جن کی تیاری بھی اسی سال متوقع ہے۔ کابینہ نے منصوبے کی نظر ثانی شدہ لاگت کو 2 لاکھ کروڑ روپے سے زائد (جو 2015 میں تیار کردہ ابتدائی تخمینے سے تقریباً دوگنا ہے) کی منظوری دے دی ہے، اور لاگت میں اضافے کے باعث درکار تقریباً 1 لاکھ کروڑ کا اضافی خرچ بجٹ سپورٹ کے ذریعے پورا کیا جائے گا۔ ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق وزارت نے کابینہ کو آگاہ کیا کہ انہوں نے B35 ٹرینوں کی تیاری کا عمل اس وقت شروع کیا جب جاپانی فریق نے دسمبر 2024 میں مطلع کیا کہ موجودہ E5 سیریز کی ٹرینوں کی تیاری کا سلسلہ مرحلہ وار ختم کیا جا رہا ہے۔ اس میں یہ بھی ذکر ہے کہ جاپان نے اشارہ دیا تھا کہ E10 ٹرینوں کی تیاری 2030 میں شروع ہوگی اور وہ 2034 تک آپریشنز (چلنے) کے لیے تیار ہو جائیں گی۔ حکام کا کہنا ہے کہ E10 ٹرینوں کی دستیابی پر ان کے استعمال یا تعیناتی کے امکانات کا جائزہ لیا جائے گا۔ وزارت نے کہا ہے کہ مقامی سطح پر B28 ہائی اسپیڈ ٹرینوں کی تیاری کا کام شروع کر دیا گیا ہے اور بھارت اپنا بھارت ٹرین کنٹرول سسٹم بھی تیار کرے گا۔ یہ اقدام چین کے مقامی سی ٹی سی ایس سگنلنگ اور ٹرین کنٹرول سسٹم کی طرز پر ہے، جو روایتی اور ہائی اسپیڈ ریل نیٹ ورکس میں رفتار، ٹرینوں کے درمیان فاصلے اور حفاظت کے نظام کو منظم کرتا ہے۔

بھارت اور جاپان کے فضائی سربراہان نے 'ایکسرسائز ویر گارڈین۔ 2026' میں شرکت کی

جودھپور: بھارتی ایئر چیف مارشل امر پریت سنگھ اور جاپان ایئر سیلف ڈیفنس فورس کے چیف آف اسٹاف جنرل تاکی ہیرو مورینا اتوار کے روز جودھپور ایئر فورس اسٹیشن پر موجود تھے، جہاں بھارت اور جاپان کے درمیان دوطرفہ فضائی مشق ویر گارڈین-2026 جاری ہے۔ بھارتی فضائیہ اور جاپان ایئر سیلف ڈیفنس فورس اس دوطرفہ فضائی مشق کا انعقاد کر رہے ہیں اور دونوں فریقین اپنے جدید ترین لڑاکا طیاروں کے ساتھ اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ بھارتی فضائیہ (IAF) مختلف قسم کے جدید ترین لڑاکا طیاروں کے ساتھ شرکت کر رہی ہے، جن میں مقامی طور پر تیار کردہ لائٹ کومبیٹ ایئر کرافٹ تیجس، Su-30MKI اور رافیل لڑاکا طیارے شامل ہیں۔ جاپان ایئر سیلف ڈیفنس فورس اس مشق میں اپنے F-2A لڑاکا طیاروں کے ساتھ حصہ لے رہی ہے۔ یہ دوطرفہ فضائی مشق ایسے وقت میں ہو رہی ہے جب اس سے قبل 10 ستمبر کو وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ٹوکیو کی جانب سے جودھپور میں ہونے والی ایکسرسائز ویر گارڈین میں شرکت کیلئے اپنے لڑاکا طیارے بھیجنے کے اقدام کو بھارت-جاپان دفاعی شراکت داری کے لیے ایک اہم سنگ میل قرار دیا تھا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ جاپان ایئر سیلف ڈیفنس فورس کے لڑاکا طیاروں کا بھارت کا یہ پہلا دورہ، انڈو پیسیفک خطے میں امن و استحکام کے لیے بڑھتے ہوئے اعتماد اور مشترکہ عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے گزشتہ ماہ نئی دہلی میں اپنے جاپانی ہم منصب کے ساتھ ہونے والی انتہائی نتیجہ خیز بات چیت کا ذکر کیا اور کہا کہ ایکسرسائز ویر گارڈین جیسے باہمی دوروں کا تبادلہ اس باہمی تعاون اور ہم آہنگی کو مزید مضبوط بناتا ہے۔ دریں اثنا، 8 ستمبر کو بھارتی فضائیہ نے دوطرفہ جنگی مشق ویر گارڈین 2026 کے لیے جاپان ایئر سیلف ڈیفنس فورس کے F-2 لڑاکا طیاروں کا خیر مقدم کیا۔ مشترکہ فضائی دفاعی مشقوں کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے، بھارتی فضائیہ نے اس مشق کے اسٹریٹجک مقصد پر روشنی ڈالی۔

ہند-امریکی افواج کی مہاجن رینج میں M777 ہاوٹزر کے ساتھ لائیو فائرنگ کی مشق

بیکانیر: جاری دوطرفہ مشق یودھ ابھیاس 2026 کے حصے کے طور پر، ہندوستانی اور امریکی فوج کے اہلکاروں نے راجستھان کی مہاجن فیلڈ فائرنگ رینج میں M777 الٹرا لائٹ ہاوٹزر کے ساتھ لائیو فائرنگ کا مظاہرہ کیا۔ اس مشق کا مقصد دونوں افواج کے درمیان توپ خانے کی صلاحیتوں، آپریشنل ہم آہنگی اور میدان جنگ کی حکمت عملیوں کے تبادلے کا مظاہرہ کرنا تھا۔ ہندوستانی فوج کی جانب سے جاری کردہ سرکاری معلومات کے مطابق، ہندوستانی دستے کے گن عملے نے درستگی، پیشہ ورانہ مہارت اور جنگی تیاری کا مظاہرہ کیا، جبکہ دورہ کرنے والے امریکی دستے نے بعد میں گن پوزیشنز پر یوایل ایچ-64 بیڑی کے اہلکاروں کے ساتھ بات چیت کی تاکہ آپریشنل معلومات اور بہترین طریقہ کار کا تبادلہ کیا جا سکے۔ لائیو فائرنگ کی یہ سرگرمی ہندوستان اور امریکہ کے درمیان جاری دوطرفہ فوجی مشق کا حصہ تھی، جس کا مقصد دونوں افواج کے درمیان باہمی اشتراک عمل، مشترکہ آپریشنل صلاحیتوں اور ہم آہنگی کو بڑھانا ہے۔

تحسیب کے زیر اہتمام لکھنؤ میں معیاری آل انڈیا شعری محفل کا انعقاد

ڈاکٹر طارق قمر کی صدارت، معین علوی کی نظامت میں شعرا و شاعرات نے کلام پیش کیا

لکھنؤ (پریس ریلیز): ادبی، تہذیبی اور ثقافتی پروگراموں کے انعقاد و اہتمام کے حوالے سے دنیا بھر میں اپنی ممتاز شناخت رکھنے والی بین الاقوامی تنظیم تحسیب کی جانب سے معروف دانشور، صحافی طارق فیضی کی لکھنؤ آمد کے موقع پر شہر کے قلب حضرت گنج میں واقع رائل کیفے میں ایک شاندار اور باوقار شعری محفل کا انعقاد کیا گیا۔ معروف ادیبہ و شاعرہ ماہِ طلعت صدیقی کی جانب سے منعقد کی گئی اس شعری محفل کی صدارت شاعری کی دنیا میں منفرد و ممتاز شناخت رکھنے والے بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر ڈاکٹر طارق قمر نے کی، جبکہ نظامت معروف شاعر و صحافی معین علوی نے اپنے مخصوص اور پُراثر انداز میں انجام دی۔ محفل میں لکھنؤ کے علاوہ دہلی، رائے بریلی، اعظم گڑھ، کانپور اور دیگر شہروں سے آنے والے متعدد شعرا و شاعرات نے شرکت کی اور اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ اس موقع پر خصوصی خطاب کرتے ہوئے تحسیب کے ڈائریکٹر طارق فیضی نے کہا کہ تحسیب کی جانب سے منعقد کیے جانے والے ادبی پروگراموں میں ادیبوں، شاعروں اور دیگر فنونِ لطیفہ سے وابستہ فنکاروں کے انتخاب کے دوران ادبی معیار اور وقار کو خصوصی طور پر ملحوظ رکھا جا

ایشین گیمز 2026: ہندوستان کا کھاتا کھلا

خواتین کی ٹیم نے ۱۰ر میٹر ایئر رائفل میں چاندی کا تمغہ جیتا

الاوینل ولاریون، سونم مسکر اور ودرسا کو چلمکل کی ٹکڑی نے آبچی پر یلفیکچرل جنرل شوٹنگ گیلری میں 16 ٹیموں

کے مقابلے میں 1897 پوائنٹس حاصل کیے اور چین کے بعد دوسرے مقام پر رہی۔ ہندو ستان کی خواتین کی 10 میٹر ایئر رائفل ٹیم نے اتوار کو چاندی کا تمغہ جیتا۔ ایشین گیمز 2026 میں ہندوستان کا یہ پہلا تمغہ ہے۔ الاوینل ولاریون، سونم مسکر اور ودرسا کو چلمکل کی ٹکڑی نے یہاں آبچی پر یلفیکچرل جنرل شوٹنگ گیلری میں 16 ٹیموں کے مقابلے میں 1897 پوائنٹس حاصل کیے اور چین کے بعد دوسرے مقام پر رہی۔ چین نے 1904.2 کے عالمی ریکارڈ اسکور کے ساتھ طلائی تمغہ جیتا۔ میزبان جاپان 1897.1 پوائنٹس کے ساتھ تیسرے مقام پر رہا اور کانسی کا تمغہ جیتا۔ اس دوران ہندوستان کی الاوینیل اور سونم بھی انفرادی کوالیفکیشن میں شاندار کارکردگی کے بعد انفرادی مقابلے کے فائنل میں پہنچ گئی ہیں۔ 57 کھلاڑیوں کے مقابلے میں سونم تیسرے مقام پر رہیں اور انہوں نے 634.1 پوائنٹس حاصل کیے، جبکہ الاوینیل 633.5 کے اسکور کے ساتھ ساتویں مقام پر رہیں۔ تیسری ہندوستانی ویدا رسا 630.4 کے اسکور کے ساتھ 12 ویں مقام پر رہیں۔ پہلی سیریز کے اختتام پر تینوں نے مل کر 316. 9 پوائنٹس حاصل کیے۔ دوسری سیریز میں انہوں نے 316.8 پوائنٹس حاصل کیے، جبکہ تیسری سیریز میں انہوں نے اس سے بھی بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ تینوں نے مل کر 317.9 پوائنٹس حاصل کیے اور شاندار کارکردگی کے ساتھ مجموعی اسکور 951.6 پوائنٹس تک پہنچایا۔ چوتھی سیریز کے اختتام پر تینوں ہندوستانیوں نے 2,316 پوائنٹس حاصل کر کے مجموعی اسکور 1267.8 پوائنٹس کر لیا۔ پانچویں سیریز میں وہ پیچھے رہ گئیں اور 314.8 کا اسکور بنایا، پھر آخری سیریز میں 315.4 کا اسکور بنا کر 1898 پوائنٹس پر مقابلہ ختم کیا، جو تیسرے نمبر پر موجود جاپان سے 0.9 پوائنٹس زیادہ تھا۔ ولاریون آئی ایس ایس ورلڈ کپ میں 2 مرتبہ طلائی تمغہ جیت چکی ہیں۔ انہوں نے 2019 اور 2023 کے ورلڈ کپ میں طلائی تمغہ حاصل کیا تھا۔ سونم نے آئی ایس ایس ورلڈ کپ 2024 کے فائنل میں 3 چاندی کے تمغے جیتے تھے۔ ہندوستانی شوٹرز نے 2023 ایشین گیمز میں ریکارڈ 22 تمغے جیتے تھے، جن میں 7 طلائی، 9 چاندی اور 6 کانسی کے تمغے شامل تھے۔

ایشین گیمز 2026: ہندوستانی خواتین ٹیم نے سیمی فائنل میں

بنگلہ دیش کو ۱۴ر رنز سے ہرایا، فائنل میں سری لنکا سے مقابلہ

ہندوستانی کرکٹ ٹیم سری لنکا کے خلاف فائنل مقابلہ کھیلے گی۔ فائنل منگل کو ہندوستانی وقت کے مطابق صبح 30:10 بجے شروع ہوگا۔ سری لنکا نے اتوار کو کھیلے گئے پہلے سیمی فائنل میں پاکستان کو شکست دی تھی۔ ایشین گیمز 2026 میں خواتین کرکٹ کے کانسی کے تمغے کے لیے پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان مقابلہ ہوگا۔ یہ مقابلہ بھی منگل کو ہندوستانی وقت کے مطابق صبح 30:5 بجے شروع ہوگا۔

ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان فائنل مقابلہ منگل کو ہندوستانی وقت کے مطابق صبح 30:10 بجے شروع ہوگا۔ سری لنکا نے اتوار کو کھیلے گئے پہلے سیمی فائنل میں پاکستان کو شکست دی تھی۔ ایشین گیمز 2026 کے خواتین کرکٹ ایونٹ میں ویمنز ایشیا کپ 2026 جیسی صورتحال دوبارہ بن گئی۔ ویمنز ایشیا کپ 2026 کی طرح ہی ایشین گیمز 2026 خواتین کرکٹ کا فائنل مقابلہ ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان ہوگا۔ اتوار (20 ستمبر) کو کھیلے گئے دوسرے سیمی فائنل میں ہندوستانی ٹیم نے بنگلہ دیش کو 114 رنز سے شکست دے کر فائنل میں جگہ بنالی۔ کوروگی اسپورٹس پارک میں کھیلے گئے مقابلے میں ہندوستانی ٹیم کی کپتان ہرمن پریت کور نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا۔ ہندوستانی ٹیم نے سلامی بلے باز شفالی ورما کی شاندار سنچری کی بدولت 4 وکٹ پر 195 رنز بنائے۔ شفالی ورما نے صرف 49 گیندوں پر سنچری مکمل کی۔ یہ ان کے بین الاقوامی ٹی-20 کیریئر کی پہلی سنچری تھی۔ شفالی نے 49 گیندوں پر 9 چھکوں اور 3 چوکوں کی مدد سے ناٹ آؤٹ 100 رنز کی اننگ کھیلی۔ اس سنچری کے ساتھ ہی شفالی نے اسمرتی مندھانا کے ریکارڈ کی برابری کر لی۔ اسمرتی مندھانا نے 2018 میں نیوزی لینڈ کے خلاف 49 گیندوں پر ہی سنچری بنائی تھی۔ شفالی ورما کے علاوہ اسمرتی مندھانا نے 19 گیندوں پر 2 چھکوں اور 5 چوکوں کی مدد سے 37 رنز، جبکہ کپتان ہرمن پریت کور نے 33 گیندوں پر 6 چوکوں کی مدد سے 40 رنز کی اننگ کھیلی۔ بنگلہ دیش کے لیے معروف اختر، سنجیدہ اختر، رابعہ خان اور ناہیدہ اختر نے 1-1 وکٹ حاصل کی۔ 196 رنز کا ہدف حاصل کرنے اتری بنگلہ دیش کی پوری ٹیم 4.15 اوور میں 81 رنز پر سمٹ گئی۔ سب سے زیادہ 24 رنز اوپنر دلارا اختر نے بنائے۔ ہندوستانی ٹیم کی جانب سے نندنی شرما اور دیپتی شرما نے 3-3 وکٹیں حاصل کیں۔ سری چرنی کو 2 وکٹیں ملیں۔ کرانتی گوڈ اور شریانکا پاٹیل نے 1-1 وکٹ حاصل کی۔ قابل ذکر ہے کہ

ہندوستان نے جاپان کو ہرا کر سیمی فائنل میں قدم رکھا

ایشین گیمز میں ہندوستان کی خاتون کرکٹ ٹیم نے میزبان ٹیم کو ۸ر وکٹوں سے شکست دی، سری چرنی اور شیفالی ورما کی شاندار کارکر دگی۔ ہندوستانی خواتین کرکٹ ٹیم نے سری چرنی کی شاندار گیند بازی اور شیفالی ورما کی جارحانہ بلے بازی کی بدولت جمعہ کو ایشین گیمز کرکٹ مقابلے کے چوتھے کوارٹر فائنل میں جاپان کو ۹۰ گیندیں باقی رہتے ۸ر وکٹ سے شکست دے کر سیمی فائنل میں جگہ بنالی۔ جاپان کی ٹیم ۱۹ء۵ر اوور میں ۵۷ر رنوں پر آل آؤٹ ہوگئی۔ جواب میں ہندوستان نے صرف ۵ر اوور میں ۲ر وکٹ پر ۵۹ر رن بنا کر میچ ۸ر وکٹ سے جیت لیا۔ اب سیمی فائنل میں ۲۰ر ستمبر کو ہندوستان کا مقابلہ بنگلہ دیش سے ہوگا جبکہ دوسرے سیمی فائنل میں اسی دن پاکستان اور سری لنکا کی ٹیمیں آمنے سامنے ہوں گی۔ ہندوستانی ٹیم کی کپتان ہرمن پریت کور نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا تھا۔ جاپان کی ٹیم ۱۹ء۵ر اوور میں ۵۷ر رنوں پر سمٹ گئی تھی۔ ٹیم کو پہلا جھٹکا ساتویں اوور میں لگا۔ تاہم، اس کے بعد جیسے ہی پہلا وکٹ گرا، جاپان کی اننگز تاش کے پتوں کی طرح بکھر گئی۔ ہارونا ایواسا کی ۱۰ر رن، ایا کا کاتو اسٹافورڈ ۷ ۴ر گیندوں میں ۲۵ر رن بنا کر آؤٹ ہوئیں۔ انہوں نے اپنی اننگز میں ۲ر چوکے مارے۔ ان دونوں اوپنرز نے ہی ٹیم کے لئے سب سے زیادہ رن بنائے۔ اس کے بعد کپتان مائی یانا گیدا اپنا کھاتہ کھولے بغیر پویلین لوٹیں۔ وہیں، ایریکا اوڈا ۵ر رن، شما کو کاتو ۳ر رن، اکاری نشیمورا کانو ۲ر رن، ہیناسی گوتو ایک رن بنا سکیں۔

ٹرافیوں کی بھرمار کے باوجود بی سی سی آئی سے کنارہ، اگرکر کے استعفے کی ۳ر بڑی وجوہات

ویجھو سوریہ ونشی کا مکمل غلبہ دیکھنے کو ملا۔ وہ آئی پی ایل کے ایک ہی سیزن میں ۵ر انفرادی ایوارڈز جیتنے والے پہلے کھلاڑی بن گئے۔

بھارتی کرکٹ ٹیم کے چیف سلیکٹر اجیت اگرکر نے تقریباً 3 سال کے کامیاب دور کے بعد عہدہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ عالمی کپ، ایشیا کپ اور چیمپئنز ٹرافی جیسی کامیابیوں کے باوجود روہت شرما کے انتخاب سے متعلق تنازع، وی وی ایس لکشمن سے اختلافات اور کھلاڑیوں کی فٹنس و انجری کے معاملات ان کی رخصتی کی بڑی وجوہات میں شمار کیے جا رہے ہیں۔ بھارتی کرکٹ ٹیم کے چیف سلیکٹر کی حیثیت سے تقریباً 3 سال گزارنے والے اجیت اگرکر نے اپنے عہدے کی مدت میں توسیع نہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کے دور میں ون ڈے عالمی کپ 2023 کا فائنل، ایشیائی کھیلوں 2022 میں طلائی تمغہ، ٹی 20 عالمی کپ 2024 اور 2026 کی کامیابی، چیمپئنز ٹرافی اور 2 ایشیا کپ جیسی بڑی کامیابیاں شامل رہیں۔ اس کے باوجود اگرکر نے عہدہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور بی سی سی آئی نے بھی انہیں روکنے کی کوشش نہیں کی۔ ایسے میں سوال اٹھ رہا ہے کہ اتنی کامیابیوں کے باوجود اگرکر اور بورڈ کے درمیان فاصلے کیوں بڑھے؟ گزشتہ کئی ماہ سے اجیت اگرکر کے مستقبل سے متعلق قیاس آرائیاں جاری تھیں۔ سال کے آغاز میں خیال کیا جا رہا تھا کہ وہ 2027 کے عالمی کپ تک چیف سلیکٹر کے عہدے پر برقرار رہیں گے، لیکن حالات اچانک بدل گئے۔ 18 ستمبر کو ہونے والی بی سی سی آئی کی سالانہ میٹنگ کے بعد یہ واضح ہو گیا کہ 3 اکتوبر کو ان کی مدت مکمل ہوتے ہی وہ عہدے سے الگ ہو جائیں گے۔ رپورٹس کے مطابق، اگرکر نے خود ہی مدت میں توسیع نہ لینے کا فیصلہ کیا۔ انگلینڈ دورے کے لیے روہت شرما کے انتخاب کو لے کر ہونے والے تنازع کو اس فیصلے کی ایک بڑی وجہ سمجھا جا رہا ہے۔ کمیٹی میں پہلے ہی روہت کے مستقبل پر بات ہو چکی تھی اور پرگیان اوجھا کو ذمہ داری دی گئی تھی کہ وہ روہت سے بات کریں۔ تاہم سابق کپتان اس فیصلے سے ناراض ہو گئے اور انہوں نے بورڈ کے عہدیداروں کے سامنے اپنی مخالفت ظاہر کی۔ اس کے بعد جب روہت کے ریٹائرمنٹ کی قیاس آرائیاں سامنے آئیں تو بی سی سی آئی کے سکریٹری نے بیان دے کر واضح کیا کہ روہت کی جگہ کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اجیت اگرکر اور سینٹر آف ایکسیلنس کے سربراہ وی وی ایس لکشمن کے درمیان بھی کئی معاملات پر رائے مختلف رہی۔ ایشیائی کھیلوں 2026 کے لیے اگرکر دوسری ٹیم بھیجنے کے حق میں تھے، جبکہ لکشمن کی رائے تھی کہ اس مقابلے میں مرکزی ٹیم کو بھیجا جائے۔ اسی طرح انڈیا اے کے پروگراموں کی منصوبہ بندی اور شیڈول کو لے کر بھی دونوں کے درمیان اختلافات سامنے آئے۔ سب سے اہم اختلاف کھلاڑیوں کی فٹنس اور بار بار ہونے والی انجریز سے متعلق رہا۔ اگرکر اور ٹیم مینجمنٹ نے کئی مرتبہ سوال اٹھایا کہ کھلاڑیوں کی بحالی یعنی ری ہیبلیٹیشن مناسب طریقے سے کیوں نہیں ہو رہی۔ کھلاڑیوں کی ری ہیبلیٹیشن کی ذمہ داری سینٹر آف ایکسیلنس کی ہوتی ہے۔ اس معاملے نے اگرکر اور سینٹر آف ایکسیلنس کے درمیان عدم اعتماد کو مزید بڑھا دیا۔ کچھ عرصہ قبل بی سی سی آئی اور بھارتی ٹیم کے جائزہ اجلاس میں اگرکر کی غیر موجودگی نے بھی اس بات کے اشارے دیے کہ وہ آئندہ اس ذمہ داری کا حصہ نہیں رہیں گے۔

ہندوستانی خواتین ہاکی ٹیم نے ازبکستان کو 0-19 سے دی شکست

ہندوستانی ٹیم نے جیت میں سب سے بڑی اسٹار دیپیکا رہیں، دیپیکا نے 8 گول کیے۔

ہندوستانی ٹیم کی جیت میں سب سے بڑی اسٹار دیپیکا رہیں، دیپیکا نے 8 گول کیے۔ ان کے علاوہ ایشیکا نے 3، لال تھنٹل وانگی، نیہا نے 2-2 گول کیے۔ بلجیت کور، نونیت کور، لال ریسیامی نے 1-1 گول کیا۔ ہندوستانی خواتین ہاکی ٹیم نے اتوار کے روز گیفیو پر یلفیکچرل گرین اسٹیڈیم میں اپنے پول بی کے پہلے میچ میں ازبکستان کو 19-0 سے شکست دی، اور ایشیائی کھیل 2026 میں اپنے سفر کا دھماکہ خیز انداز میں آغاز کیا ہے۔ ہندوستانی ٹیم کی جیت میں سب سے بڑی اسٹار دیپیکا رہیں، دیپیکا نے 8 گول کیے۔ اس کے علاوہ ایشیکا نے 3، لال تھنٹل وانگی اور نہا نے 2-2 گول کیے۔ بلجیت کور، نونیت کور، لال ریسیامی اور ساکشی رانا نے 1-1 گول کیا۔ دیپیکا کی ہیٹ ٹرک کی بدولت ہندوستانی خواتین ٹیم نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا، اور ہاف ٹائم تک وہ ازبکستان کے خلاف 8-0 سے آگے تھی۔ وقفے کے بعد بھی ہندوستان ازبکستان کو گول کرنے کا کوئی موقع دینے کے موڈ میں نظر نہیں آ رہا تھا اور دیپیکا ایک بار پھر اپنی بہترین فارم میں تھیں۔ انہوں نے مسلسل 4 گول کر کے ہندوستان کی برتری 13-0 کر دی۔ اس کے بعد ایشیکا، لال تھنٹل وانگی، ساکشی اور نونیت بھی ٹیم میں شامل ہوئیں۔ انہوں نے ازبکستان کی تمام امیدیں ختم کر دیں اور 19-0 سے زبردست جیت حاصل کر کے اپنی مہم کا شاندار آغاز کیا۔ ازبکستان کے ساتھ یہ مقابلہ سویتا پونیا کا 320 واں بین الاقوامی مقابلہ تھا۔ وہ وندنا کٹاریا کے ساتھ سب سے زیادہ میچ کھیلنے والی ہندوستانی خاتون ہاکی کھلاڑی بن گئی ہیں۔ بلجیت کے کیریئر کا یہ 50 واں مقابلہ تھا۔ ہندوستانی خواتین ایف آئی ایچ ہاکی ویمن ورلڈ کپ 2026 میں تاریخی پانچویں مقام پر رہنے کے بعد کافی جوش و خروش کے ساتھ ایشیائی کھیلوں میں پہنچی ہیں۔ کپتان سلیمہ ٹیٹے کی قیادت میں ہندوستانی خواتین ہاکی ٹیم 2023 کے ایشیائی کھیلوں میں جیتے کانسے کے تمغے کو سونے کے تمغے میں تبدیل کرنے کی کوشش کرے گی۔ ہندوستان کا اگلا مقابلہ پیر کے روز انڈونیشیا سے ہوگا۔ ایشیائی کھیل ہاکی ٹیموں کے لیے لاس اینجلس 2028 اولمپک کھیلوں میں جگہ بنانے کے لیے بھی انتہائی اہم ہیں۔

اجے دیوگن کی دریشیم ۳ر موہن لال کی فلم کا ریکارڈ توڑ سکے گی!

اجے دیوگن کی دریشیم ۳ر اس سال کی سب سے زیادہ بے صبری سے انتظار کی جانے والی فلموں میں سے ایک ہے

ممبئی: (ایجنسیز) اجے دیوگن کی دریشیم 3 اس سال کی سب سے زیادہ بے صبری سے انتظار کی جانے والی فلموں میں سے ایک ہے۔ موہن لال کی ملیالم فلم پہلے ہی ریلیز ہو چکی ہے جسے شروع میں اجے دیوگن کے لیے خطرہ سمجھا جاتا تھا۔ تاہم فلم کی باکس آفس پر کارکردگی نے شائقین کی توقعات کو کافی حد تک بڑھا دیا ہے۔ اجے دیوگن کی دریشیم 3 رواں سال 2 اکتوبر کو سینما گھروں میں نمائش کے لیے تیار ہے۔ فلم کا متاثر کن ٹریلر پہلے ہی آ چکا ہے۔ لیکن بڑا سوال یہ ہے کہ کیا اجے دیوگن موہن لال کی فلم کا ریکارڈ توڑ پائیں گے۔ اس کے لیے اداکار کو 200 کروڑ روپے سے زیادہ کمانے ہوں گے۔ موہن لال کی دریشیم 213 مئی 2026 کو سینما گھروں میں ریلیز ہوئی۔ اس بار ہدایت کار رجیتو جوزف نے جارج کٹی کے خوف، جرم اور تناؤ پر زیادہ توجہ مرکوز کی۔ ان کے جذباتی تاثرات کو خوب سراہا گیا۔ تاہم، فلم ہندوستانی باکس آفس پر توقعات پر پورا نہیں اتر سکی۔ اس نے دنیا بھر میں 83,239 کروڑ روپے کمائے۔ مداحوں کے لیے دلچسپ بات یہ ہے کہ اجے دیوگن کی فلم کی کہانی ایک مختلف ہے۔ اجے دیوگن کی دریشیم 3 کی کہانی اس بار موہن لال کی فلم سے مختلف ہے۔ یہ فیصلہ پہلے ہی کر لیا گیا تھا۔ بنانے والوں کو پہلے ہی معلوم تھا کہ موہن لال کی فلم جلد ریلیز ہوگی۔ اجے کے ہندی ورژن میں وجے سالگاؤں کر کو کئی نئے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس کے علاوہ جئے دیپ اہلاوت کو کرائم برانچ کے اے سی پی کے طور پر متعارف کروایا گیا ہے، جو پہلے اکشے کھنہ کے پاس تھا۔ اس سب میں اصل مسئلہ یہ ہے کہ اگر اداکار موہن لال کا ریکارڈ توڑنا چاہتے ہیں تو انہیں دنیا بھر میں 83,239 کروڑ روپے سے زیادہ کمانے ہوں گے۔ فلم کا ہندوستانی بجٹ 13,128 کروڑ تھا، جبکہ خالص مجموعہ 110 کروڑ تھا۔ اگرچہ یہ بجٹ بہت زیادہ نہیں ہے، لیکن فلم کے لیے منافع کمانا مشکل ثابت ہو سکتا ہے۔

سپر اسٹار رجنی کانت کی بیٹی سوندریا نے

اداکاری کے بجائے گرافک ڈیزائنر کے طور پر شروع کیا کیریئر

نئی دہلی: سوندریا نے 2010 میں فلم 'گوا' کے ذریعے بطور پروڈیوسر اپنے فلمی کیریئر کا آغاز کیا۔ وہ فلم پروڈکشن کمپنی 'اوچر پکچر پروڈکشنز' کی بانی اور مالک بھی ہیں۔ بعد میں انہوں نے اپنے والد رجنی کانت کو مرکزی کردار میں لے کر موشن کیپچر اینیمیٹڈ فلم 'کوچادائیاں' کی ہدایت کاری کی۔ اس فلم نے انہیں فلمی دنیا میں ہدایت کار کے طور پر بھی نمایاں شناخت دلائی۔ سپر اسٹار رجنی کانت کی بیٹی سوندریا رجنی کانت تمل فلم انڈسٹری کی معروف گرافک ڈیزائنر، فلم پروڈیوسر اور ہدایت کار ہیں۔ مشہور فلمی خاندان سے تعلق رکھنے کے باوجود انہوں نے اداکاری کے بجائے گرافک ڈیزائننگ سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا اور بعد میں فلم سازی اور ہدایت کاری کے میدان میں بھی اپنی شناخت بنائی۔ سوندریا رجنی کانت کی پیدائش 20 ستمبر 1984 کو تمل ناڈو کے شہر چنئی میں ہوئی۔ ان کے والد جنوبی ہند کے سپر اسٹار رجنی کانت ہیں، جنہیں دنیا بھر میں ان کے مداح 'تھلائیوا' کے نام سے بھی جانتے ہیں۔ ان کی والدہ کا نام لتا رجنی کانت ہے۔ سوندریا کی ایک بڑی بہن بھی ہیں، جن کا نام ایشوریہ رجنی کانت ہے۔ عام طور پر فلمی دنیا کے معروف اداکاروں کے بچے بھی اپنے والدین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اداکاری کو بطور کیریئر اختیار کرتے ہیں، لیکن سوندریا نے اس روایت سے ہٹ کر گرافک ڈیزائنر کے طور پر اپنے پیشہ ورانہ سفر کا آغاز کیا۔ انہوں نے اپنے والد رجنی کانت کی کئی فلموں کے لیے ٹائٹل سیکوئنس ڈیزائن کیے، جس کے ذریعے انہوں نے فلمی دنیا میں اپنی الگ شناخت بنانا شروع کی۔ سوندریا نے 2010 میں فلم 'گوا' کے ذریعے بطور پروڈیوسر اپنے فلمی کیریئر کا آغاز کیا۔ وہ فلم پروڈکشن کمپنی 'اوچر پکچر پروڈکشنز' کی بانی اور مالک بھی ہیں۔ بعد میں انہوں نے اپنے والد رجنی کانت کو مرکزی کردار میں لے کر موشن کیپچر اینیمیٹڈ فلم 'کوچادائیاں' کی ہدایت کاری کی۔ اس فلم نے انہیں فلمی دنیا میں ہدایت کار کے طور پر بھی نمایاں شناخت دلائی۔ سپر اسٹار رجنی کانت کی بیٹی سوندریا رجنی کانت تمل فلم انڈسٹری کی معروف گرافک ڈیزائنر، فلم پروڈیوسر اور ہدایت کار ہیں۔ مشہور فلمی خاندان سے تعلق رکھنے کے باوجود انہوں نے اداکاری کے بجائے گرافک ڈیزائننگ سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا اور بعد میں فلم سازی اور ہدایت کاری کے میدان میں بھی اپنی شناخت بنائی۔ سوندریا رجنی کانت کی پیدائش 20 ستمبر 1984 کو تمل ناڈو کے شہر چنئی میں ہوئی۔ ان کے والد جنوبی ہند کے سپر اسٹار رجنی کانت ہیں، جنہیں دنیا بھر میں ان کے مداح 'تھلائیوا' کے نام سے بھی جانتے ہیں۔ ان کی والدہ کا نام لتا رجنی کانت ہے۔ سوندریا کی ایک بڑی بہن بھی ہیں، جن کا نام ایشوریہ رجنی کانت ہے۔ عام طور پر فلمی دنیا کے معروف اداکاروں کے بچے بھی اپنے والدین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اداکاری کو بطور کیریئر اختیار کرتے ہیں، لیکن سوندریا نے اس روایت سے ہٹ کر گرافک ڈیزائنر کے طور پر اپنے پیشہ ورانہ سفر کا آغاز کیا۔ انہوں نے اپنے والد رجنی کانت کی کئی فلموں کے لیے ٹائٹل سیکوئنس ڈیزائن کیے، جس کے ذریعے انہوں نے فلمی دنیا میں اپنی الگ شناخت بنانا شروع کی۔ سوندریا نے 2010 میں فلم 'گوا' کے ذریعے بطور پروڈیوسر اپنے فلمی کیریئر کا آغاز کیا۔ وہ فلم پروڈکشن کمپنی 'اوچر پکچر پروڈکشنز' کی بانی اور مالک بھی ہیں۔ بعد میں انہوں نے اپنے والد رجنی کانت کو مرکزی کردار میں لے کر موشن کیپچر اینیمیٹڈ فلم 'کوچادائیاں' کی ہدایت کاری کی۔ اس فلم نے انہیں فلمی دنیا میں ہدایت کار کے طور پر بھی نمایاں شناخت دلائی۔ سوندریا نے اپنے کیریئر میں بنیادی طور پر 2 فلموں کی ہدایت کاری کی ہے۔ ان میں پہلی 'کوچادائیاں' تھی، جسے ملک کی پہلی موشن کیپچر 3 ڈی فلم قرار دیا گیا۔ فلم میں ان کے والد رجنی کانت نے مرکزی کردار ادا کیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے 'ویلائیلا پٹادھار ی 2' یعنی 'وی آئی پی 2' کی ہدایت کاری کی۔ تمل اور تیلگو زبانوں میں بننے والی اس ایکشن، کامیڈی اور ڈراما فلم میں اداکار دھنوش اور اداکارہ کاجول نے اہم کردار ادا کیے تھے۔ سوندریا رجنی کانت نے 3 ستمبر 2010 کو صنعت کار اشون رام کمار سے پہلی شادی کی۔ دونوں کا ایک بیٹا ہے، جس کا نام ویدہ ہے۔

ہر لڑکی کو اپنے خواب کو ایک موقع ضرور دینا چاہیے: رشمیکا مندانا

اداکارہ رشمیکا مندانا نے ہندوستان کے نئے ٹیلنٹ کو تلاش کرنے اور اسے عالمی سطح پر آگے بڑھانے والی معروف کمپنی ہائپ انڈیا کے ساتھ ہاتھ ملایا ہے۔

اداکارہ رشمیکا مندانا نے ہندوستان کے نئے ٹیلنٹ کو تلاش کرنے اور اسے عالمی سطح پر آگے بڑھانے والی معروف کمپنی ہائپ انڈیا کے ساتھ ہاتھ ملایا ہے۔ اس موقع پر رشمیکا نے کہا کہ وہ اس شراکت داری کو محض ایک پیشہ ورانہ ذمہ داری نہیں بلکہ نوجوانوں کے خوابوں سے جڑنے اور انہیں اپنی صلاحیتیں ثابت کرنے کا موقع دینے کے طور پر دیکھتی ہیں۔ رشمیکا کا فلمی سفر آسان نہیں رہا۔ کریئر کے ابتدائی دور سے لے کر بڑے پروجیکٹس کا حصہ بننے تک انہیں کئی ایسے مواقع کا سامنا کرنا پڑا جہاں خود پر اعتماد برقرار رکھنا انتہائی ضروری تھا۔ اب وہ ہائپ انڈیا کے ٹیلنٹ ہنٹ اور آڈیشن سے وابستہ ہو گئی ہیں، جس کا مقصد ملک کے مختلف حصوں سے نئے اور باصلاحیت فنکاروں کو تلاش کرنا، انہیں تربیت دینا اور آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ ہائپ دنیا بھر میں جنوبی کوریا کے معروف پاپ فنکاروں اور میوزک گروپس کے ساتھ کام کرنے کے لیے جانی جاتی ہے۔ ہائپ انڈیا کے ذریعے اب ہندوستان کے نوجوانوں کو بھی گلوکاری، ڈانس، ریپ اور دیگر پرفارمنگ آرٹس میں اپنی صلاحیت دکھانے کا موقع مل رہا ہے۔ کمپنی نے ٹیلنٹ ہنٹ کا دائرہ مزید وسیع کرتے ہوئے ملک کے کئی نئے شہروں کو بھی آڈیشن مہم میں شامل کیا ہے۔ اس شراکت داری کے بارے میں رشمیکا نے کہا کہ یہ ہندوستان کے نوجوانوں کے لیے ایسا موقع ہے جو انہیں اس مقام تک پہنچا سکتا ہے جس کا شاید انہوں نے کبھی تصور بھی نہ کیا ہو۔ ان کے مطابق ہر سفر کسی نہ کسی موقع سے شروع ہوتا ہے اور اس موقع کو قبول کرنے کے لیے ہمت درکار ہوتی ہے۔ رشمیکا نے اپنے تجربے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پیچھے مڑ کر دیکھنے پر انہیں احساس ہوتا ہے کہ خود پر اعتماد، مسلسل محنت اور نئے امکانات کو قبول کرنا کامیابی کے سفر میں انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اداکارہ نے مزید کہا کہ ہائپ انڈیا کے ساتھ یہ شراکت داری ہندوستان میں اپنی نوعیت کا ایک منفرد موقع ہے۔ ان کے مطابق ہائپ دنیا بھر میں بڑے فنکاروں اور عالمی آوازوں کو تیار کرنے کے لیے جانی جاتی ہے اور اب ہندوستان میں آ کر یہاں کے نوجوان ٹیلنٹ کو تلاش کرنا ایک خاص قدم ہے۔ رشمیکا نے خاص طور پر ملک کی نوجوان لڑکیوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے خوابوں کو خوف یا خود اعتمادی کی کمی کی وجہ سے ترک نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں بے شمار ایسی لڑکیاں موجود ہیں جن کے اندر بے پناہ صلاحیت ہے اور وہ زندگی میں کچھ بڑا کرنا چاہتی ہیں۔ ہر لڑکی کو اپنے خواب کو کم از کم ایک موقع ضرور دینا چاہیے۔ ہائپ انڈیا کا یہ ٹیلنٹ ہنٹ ستمبر ۲۰۲۶ء میں شروع ہوا ہے اور آڈیشن کے لیے درخواستیں ۳۱ر اکتوبر ۲۰۲۶ء تک دی جا سکتی ہیں۔ ملک کے مزید شہروں کو شامل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بڑے شہروں سے باہر رہنے والے نوجوانوں کو بھی اپنی صلاحیت دنیا کے سامنے لانے کا برابر موقع مل سکے۔

شک: ٹرسٹ نوون'' کا ٹریلر جاری، پرینیتی چوپڑا کا او ٹی ٹی پر داخلہ

بالی ووڈ اداکارہ پرینیتی چوپڑا اپنے ڈجیٹل ڈیبیو کے لیے تیار ہیں۔ ان کی آنے والی سنسنی خیز تھرلر سیریز ''شک: ٹرسٹ نوون'' کا ٹریلر جاری کر دیا گیا ہے، جس نے ناظرین کی توجہ اپنی جانب مبذول کر لی ہے۔ ٹریلر میں راز، شک، دھوکے اور رشتوں میں اعتماد کے بحران کو مرکزی موضوع کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ بالی ووڈ اداکارہ پرینیتی چوپڑا اپنے ڈجیٹل ڈیبیو کے لیے تیار ہیں۔ ان کی آنے والی سنسنی خیز تھرلر سیریز ''شک: ٹرسٹ نوون'' کا ٹریلر جاری کر دیا گیا ہے، جس نے ناظرین کی توجہ اپنی جانب مبذول کر لی ہے۔ ٹریلر میں راز، شک، دھوکے اور رشتوں میں اعتماد کے بحران کو مرکزی موضوع کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ ٹریلر میں پرینیتی چوپڑا ایک ایسے کردار میں نظر آتی ہیں جو بظاہر عام زندگی گزار رہی ہے، لیکن حالات تیزی سے اسے ایک پراسرار اور پریشان کن صورتحال میں دھکیل دیتے ہیں۔ کہانی آگے بڑھنے کے ساتھ یہ سوال گہرا ہوتا جاتا ہے کہ آخر حقیقت کیا ہے اور کس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ ''شک: ٹرسٹ نوون'' کا ٹریلر کئی ایسے واقعات کی جھلک دکھاتا ہے جہاں کرداروں کے درمیان اعتماد مسلسل آزمائش سے گزرتا ہے۔ ہر موڑ پر نئے راز سامنے آتے ہیں اور ناظرین کے لیے یہ اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے کہ کون سچ بول رہا ہے اور کون کچھ چھپا رہا ہے۔ یہی تجسس اس تھرلر کو مزید دلچسپ بناتا ہے۔ پرینیتی چوپڑا کے لیے یہ پروجیکٹ اس لیے بھی خاص ہے کیونکہ یہ او ٹی ٹی پلیٹ فارم پر ان کا آغاز ہے۔ فلموں میں مختلف اور چیلنجنگ کردار ادا کرنے کے بعد اداکارہ اب ڈجیٹل اسپیس میں بھی اپنی اداکاری کا نیا رنگ دکھانے جا رہی ہیں۔ ٹریلر میں ان کی پرفارمنس جذباتی کشمکش اور سسپنس سے بھرپور دکھائی دیتی ہے۔ سیریز کی کہانی میں انسانی رشتوں، رازوں اور شکوک کو نمایاں کیا گیا ہے۔ ٹریلر سے اندازہ ہوتا ہے کہ ناظرین کو ایک ایسی کہانی دیکھنے کو ملے گی جس میں ہر کردار کے بارے میں ان کی رائے بدل سکتی ہے اور کہانی کے ساتھ ساتھ نئے سوالات پیدا ہوتے رہیں گے۔ ''شک: ٹرسٹ نوون'' کے ٹریلر نے سوشل میڈیا پر بھی ناظرین کی دلچسپی بڑھا دی ہے۔ پرینیتی چوپڑا کے مداح خاص طور پر ان کے او ٹی ٹی ڈیبیو کے تعلق سے پرجوش ہیں۔ سیریز کی پراسرار کہانی اور سنسنی خیز انداز نے اسے او ٹی ٹی پر آنے والے قابلِ انتظار تھرلر پروجیکٹس میں شامل کر دیا ہے۔ ''شک: ٹرسٹ نوون'' میں پرینیتی چوپڑا ایک نئے اور مختلف انداز میں نظر آئیں گی۔ اب یہ دیکھنا دلچسپ ہوگا کہ سیریز ناظرین کے سامنے موجود رازوں سے پردہ کیسے اٹھاتی ہے اور آخر اس کہانی میں کس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے اور کس پر نہی